نصوص التثویب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدک و نسبحک و نقدس لک یا من ارسلت محمدا شاہدا و مبشرا و نذیرا و داعیا الیک باذنک و جعلتہ سراجا منیرا و انزلت علیہ الکتب تبیانا لکل شیء و تفصیلا فمن یتبع سنتہ و یتبع سبیلہ افلح و تزکی و طھرتہ تطھیرا و من تمسک بغیرہ و تجنب من حبلہ خاب و تردی و یصلی سعیرا و الصلوٰۃ و السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ تعالیٰ و برکاتہ المیمون و السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین من الآل و الاصحاب و الامھات والاباء او ارباب و الازواج و الابناء و البنات و الاحفاد و الاولاد و الذریات و اولیاء الامۃ و علماء الشریعۃ و عامۃ اھل الحق و الذین من الجن و الانس و الملائکۃ اجمعین الی یوم الدین برحمتک یا ارحم الراحمین بعد حمد حمید بے نیاز و درود و سلام بر سرور کائنات و مفخر موجودات محمد یوازی الخلق کلھم ... خدمت ارباب علم و حرمت میں عرض پرداز کہ مسئلہ تثویب بعد الاذان کہ ائمہ علمائے اہل سنت و اکابر فقہائے ملت میں ... مشہور اور کتب معتمدہ فقہیہ میں مسطور اور دیار عرب و ہند میں معروف چلا آتا ہے ... ان کا عمل اور جبل و بدعت کی فراوانی اور ہر کس ... اصلاح شرع مبین ... دین متین کا ... اور انواع شناعات و اقسام قباحات کی ترویج اور ... و دین و مذہب کا مبلغ و داعی بنا ... الا من شاء اللہ تعالیٰ ... علموں کی ... تحریف و تصحیف آیا اور ... صورت تسخیح ... اس سے نزاع ... مسئلہ ... مراجعہ ... اور باطل کو حق ٹھہرایا و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ... اس فتنہ کی لپیٹ میں آئے اور ... تو امداد غیبی و توفیق ایزدی پر بھروسہ کر کے ... تحقیق اوٹھایا ... مسودہ اوراق ہذہ سے ... کر ... نام نصوص التثویب تجویز کیا اور ... مشتہر کیا واللہ الھادی الی سبیل الرشاد و ھو حسبی و نعم الوکیل و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و صحبہ اجمعین

... ١٣٦٢ھ

... کتاب کی عبارت تحریر کی ہے

... ١٣٦٢ھ

وصل (۱) بشرح سفر السعادت میں ہے کہ غار حرا میں پہلی وحی پہنچا چکے تو حضرت جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والسلام
نبی کریم علیہ صلوات اللہ تعالی وسلامہ وعلی آلہ وصحبہ کے ہمراہ زیر کوہ آئے چشمہ پیدا ہوا اور دونوں نے وضو کیا
پھر دو رکعت نماز جبرئیل امین کے پیچھے ادا فرمائی صلی اللہ علیک یا رسول اللہ - حافظ عسقلانی شرح بخاری شریف میں
فرماتے ہیں مسلم ہے کہ قبل سرکار رسالت اور مسلمان نماز پڑھتے تھے مگر علماء کا فرضیت نماز میں اختلاف ہے بعض اس طرف گئے
کہ بغیر آیت کریمہ فسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل الغروب طلوع وغروب کے قبل دو دو رکعت نماز ادا کرنا فرض تھا
میں کہتا ہوں یہ تو نزول آیت سے قبل کیا تھا تو ظاہر کہ ثبوت فرضیت کیلئے دلیل قطعی الثبوت والدلالۃ درکار

امام عبد الرحمن نسائی جزو خصائص امیر المومنین مولی المسلمین علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم میں عفیف سے راوی وہ کہتے ہیں
کہ میں زمانہ جاہلیت میں مکہ گیا اپنے گھر والوں کیلئے مکہ کا کپڑا اور عطر خریدنا چاہتا تھا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالی عنہ کے
پاس آیا وہ تاجر تھے انکے پاس میں بیٹھا تھا کعبہ کے پیش نظر تھا آفتاب بلند ہوا اور ڈھلگیا کہ ایک جوان آیا
پس اس نے آسمان کی جانب دیکھا اور کعبہ رو کھڑا ہوا پھر ذرا بعد ایک لڑکا آیا اور جوان کے جانب راست کھڑا ہوا پھر ذرا بعد
ایک عورت آئی اور دونوں کے پیچھے کھڑی ہوئی جوان نے رکوع کیا تو لڑکے اور عورت نے رکوع کیا جوان سیدھا کھڑا ہوا تو لڑکا
اور عورت بھی اٹھے پھر جوان نے سجدہ کیا تو لڑکا اور عورت بھی سجدہ میں گئے میں بولا عباس یہ امر عظیم ہے عباس نے کہا
امر عظیم ہے تم جانتے ہو یہ جوان کون ہے میں نے جواب دیا نہیں بولے یہ محمد بن عبد اللہ میرے بھتیجے ہیں جانتے ہو یہ لڑکا
کون ہے یہ علی میرے بھائی کے بیٹے ہیں جانتے ہو یہ بیبی کون ہیں یہ خدیجہ بنت خویلد انکی زوجہ ہیں میرے اس بھتیجے نے
مجھکو بتایا کہ انکے رب رب السماء والارض نے انکو اس دین کا جس پر وہ ہیں حکم دیا ہے اور خدا کی قسم روئے زمین پر
ان تینوں کے سوا کوئی بھی اس دین پر نہیں ہے - اور یہی امام نسائی سنن میں انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے نقل کرتے
کہ نماز مکہ میں فرض ہوگئی تھی - یہی امام نسائی روایت کرتے ہیں کہ امام اوزاعی نے امام زہری سے نماز رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے نسبت جب قبل ہجرت مدینہ طیبہ حضور مکہ معظمہ میں سکونت پذیر تھے دریافت کیا تو امام زہری نے
حضرت عروہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کا قول بیان کیا کہ اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم پر
پہلے دو رکعت نماز فرض فرمائی تھی - امام نووی فرماتے ہیں صورۃ مزمل کے اول حصہ سے قیام لیل فرض اور آخر سے
منسوخ فرمایا پھر شب معراج پانچ نمازیں فرض اور باقی سب منسوخ ہوگئیں - باستثنائے امام ابو داؤد باقی جملہ
مصنفین صحاح ستہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا امام ترمذی کے لفظ ہیں نبی
صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم پر شب اسرا پچاس نمازیں فرض کی گئیں پھر کم کی گئیں اور پانچ رکھی گئیں

وقت معراج میں اقوال مختلف ہیں ایک یہ کہ ہجرت سے چند ماہ قبل واقعہ معراج پیش آیا یعنی ماہ
ربیع الاول کی شب ستائیسویں ہجرت سے ایک سال قبل معراج ہوا، دوسرا ابن اسحٰق کا قول کہ مکہ اور قبائل میں اسلام کے افشاء کے بعد
معلوم ہی معراج واقع ہوا مگر ان تینوں میں صحیح اشبہ بصواب امام زہری کا یہ ہی قول ہے کہ معراج سنہ پانچ نبوت
بعد کا واقعہ ہے اسلئے کہ باتفاق اہل روایت ام المومنین خدیجہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پانچوں نمازیں فرض
ہونے کے بعد جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی ساتھ باجماعت نماز پڑھی ہے اور بلا خلاف اقوال
حضور ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات اس عالم سے تین یا پانچ سال قبل ہجرت ہوئی تھی سفر آخرت پیش آیا تھا زہری کا قول
امام کرمانی حنفی نے کا مختار ہے اور اسیکو امام نووی نے شرح صحیح مسلم شریف میں پسند فرمایا ہے۔

وصل (ب) ہجرت مدینہ طیبہ سے قبل مکہ معظمہ پر بت پرستوں کا تسلط تھا اور مسلمانوں میں اتنی قوت نہ تھی
کہ بلا دغدغہ نماز باجماعت ادا کرتے۔ بعد ہجرت جب مدینہ طیبہ ملت اسلامیہ کا مرکز بنا اور اہل ایمان نے وہاں
اطمینان کا سانس لیا تو شب معراج فرض ہونے والی پانچ نمازوں کو باجماعت ادا کرنے کا وقت آیا مسجد نبوی
شریف کی بنیاد رکھی گئی اور نمازیوں کو بیک وقت مجتمع کرنے کی مہم پیش آئی اب تک نمازی وقت کا اندازہ لگا کر
خود آجاتے تھے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارادہ فرمایا کہ کچھ لوگ محلوں میں منتشر کئے جائیں کہ وقت نماز کی
اطلاع پکار کر لوگوں کو دیں اور کچھ لوگ بلندیوں پر کھڑے ہو کر مسلمانوں کو وقت نماز کی اطلاع پکاریں

(۲) سنن امام ابو داود حدثنا عمرو بن مرزوق انا شعبة عن عمرو بن مرة قال سمعت
ابن ابی لیلی ح وحدثنا ابن المثنی ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن عمرو بن مرة قال
سمعت ابن ابی لیلی قال احیلت الصلوٰة ثلاثة احوال قال وحدثنا اصحابنا ان رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم قال لقد اعجبنی ان تکون صلوٰة المسلمین او المومنین
واحدة حتی لقد هممت ان ابث رجالا فی الدور ینادون الناس بحین الصلوٰة وحتی هممت
ان آمر رجالا یقومون علی الآطام ینادون المسلمین بحین الصلوٰة ۱۲
(۳) ترمذی۔ نسائی۔ موطا۔ صحیح مسلم حدثنا اسحٰق بن ابراهیم الحنظلی انا محمد بن بکر ح وحدثنا محمد بن
رافع انا عبد الرزاق انا ابن جریج ح وحدثنی هارون بن عبد اللہ واللفظ له انا حجاج بن محمد قال
ابن جریج انی نافع مولی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما انه قال کان المسلمون حین قدموا المدینة یجتمعون
فیتحینون الصلوٰة ولیس ینادی بها احد الحدیث ۱۲

ابو محمد ابن حیان مشہور بابو الشیخ اصبہانی کتاب الاذان میں حدیث عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً
روایت کرتے ہیں کہ وقت نماز آتا تو کوئی اونچی جگہ پر ہو کر ہاتھ سے اشارہ کرتا جو دیکھتا آجاتا جو نہ دیکھتا اور نہ اُسے
نماز کا علم نہ ہوتا رسول کریم رؤف رحیم علیہ ازکی الصلوٰۃ والتسلیم وعلی آلہ وصحبہ کو تشویش بہ نظر داعیہ گزری
صحیح مسلم و بخاری میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ آدمی زیادہ ہوئے تو حاجت پڑی کہ
وقت نماز کی کوئی علامت مقرر کی جائے جس سے مجلس مبارک میں حاضری منعقد ہو۔ اور اس مہم کو سر کرنے کے مشورہ میں
لوگوں نے پیش کی کہ کوئی بولا نصاریٰ کی طرح ناقوس اختیار کر لیں کسی نے کہا بلکہ یہود کا سا قرن (نرسنگھا)
تیسری رائے تھی کہ آگ روشن کیا کریں جو بتایا گیا تھا کہ مخلوق کو علم ہو کہ کیا کہا رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے ناقوس کو نصاریٰ اور بوق کو یہود اور آگ کو مجوس کا شعار بتاکر مسترد فرما دیا
اور زبان بلند کرنے کی صورت بھی پسند نہ فرمائی غالباً اسے پسند نہ فرمانے کی وجہ یہ تھی کہ اشارہ والے طریقے کا تجربہ
ناکامیاب ہو چکا تھا وہی عیب اس میں بھی موجود تھا جو دیکھ لیتا آجاتا جو نہ دیکھتا رہ جاتا آخری پیشنہاد فاروق اعظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیش کی کہ کوئی آدمی نماز کی آواز بلند کیا کرے جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وصحبہ وسلم کو یہ مشورہ پسند آیا اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا بلال اٹھو ~~الصلوٰۃ~~ نداء الصلوٰۃ بلند کرو

(۳) کتاب الاذان ابو الشیخ عن عبد اللہ بن زید الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اھتم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وصحبہ وسلم للاذان بالصلوۃ وکان اذا جاء وقت الصلوۃ صعد رجل یشیر بیدہ فمن
راٰہ جاء ومن لم یرہ لم یعلم بالصلوۃ فاھتم لذلک ھما شدیدا فقال لہ بعض القوم یا رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم لو امرت بالناقوس قال فعل النصاریٰ قالوا فالبوق قال فعل الیھود الحدیث

(۴) ~~صحیح مسلم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بالاسناد المذکور فتکلموا یوما فی ذلک~~ صحیح مسلم و بخاری
حدثنا محمد نا عبد الوہاب نا خالد الحذاء عن ابی قلابۃ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال لما کثر الناس قال ذکروا ان یعلموا وقت الصلوۃ بشیء یعرفونہ الحدیث ۱۲

(۵) صحیح مسلم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بالاسناد المذکور سابقاً فتکلموا یوما فی ذلک فقال بعضھم
اتخذوا ناقوسا مثل ناقوس النصاریٰ وقال بعضھم بل قرنا مثل قرن الیھود وقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اولا تبعثون رجلا ینادی بالصلوۃ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم یا بلال
قم فناد بالصلوۃ ۱۲

(۶) سنن ابو داود حدثنا عباد بن موسیٰ الختلی و زیاد بن ایوب وحدیث عباد اتم قالا ثنا
ھشیم عن ابی بشر قال زیاد ابو بشر عن ابی عمیر بن انس عن عمومۃ لہ من الانصار قال
اھتم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم للصلوۃ کیف یجمع الناس لھا فقیل لہ انصب رایۃ عند حضور الصلوۃ
فاذا راوھا اذن بعضھم بعضا ۱۲

(۷) [illegible]

بلکہ غفلت انسانی کیلئے ... [illegible] وقت الجلوس فجر و عشا و مغرب میں
شبہ کا وقت ہر ... اذان منعقد فرمایا اور جماعت نمازیوں کا ... [illegible] متمتع ہونا انسان ضعیف البنیان
ممکن ہی نہیں صبح کا وقت کہ ... نیند اور غفلت کا وقت ہے ... [illegible] وقت
... [illegible] عام ... نمازی ایک شخص کی لگا ... [illegible] کوئی غافل ... سے
اسکو دو ایکبار کی ندائے الصلوٰۃ جگا نہ سکیگی پھر ... اتنی وسعت کہاں کہ ... [illegible]
بھی ... اور اول وقت تکبیر تحریمہ میں امام کی شرکت بھی ... غرض لوگوں ... [illegible]
... اور جماعت منعقدہ کا انحلال ہے ۔ واقعات کی ترتیب حافظ ابن حجر عسقلانی نے ... [illegible]
... بیان کی لیکن ابو الشیخ اصفہانی کتاب الاذان میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت ... [illegible]
ظاہر ہوتا ہے کہ ناقوس و بوق و نار والے مشورے ... نمازیوں کو ... [illegible] کوئی شخص ندا و الصلوٰۃ
الصلوٰۃ ... گشت کیا کرتا تھا پس یہ گشت مشورہ فاروقی ... موجب تھا ... بعد ... منعقد ہوا ...
بوق و ناقوس و نار کا مشورہ لوگوں نے دیا ... اور اس سے قبل بھی کبھی ... [illegible] سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
آدمی بھیجکر آواز الصلوٰۃ کی رائے دی تھی ... حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو مکرر ... [illegible] رحمت الٰہی ... سبقت فرمائی
... رضوی ... [illegible]

(۷) کتاب الاذان ابو الشیخ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کانت الصلوٰۃ اذا حضرت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سعی رجل فی الطریق فنادی الصلوٰۃ الصلوٰۃ فاشتد ذلک علی الناس وقالوا لو اتخذنا ناقوسا فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ذلک للنصاری فقالوا لو اتخذنا بوقا فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ذلک للیہود فقالوا لو رفعنا نارا فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ذلک للمجوس فامر بلالا ان یشفع الاذان ۱۲

(۸) مسند بزار و کتاب الترغیب والترہیب ابو القاسم اصفہانی عن امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (قال فی حدیث الاسراء) اخرج ملک من الحجاب (حتی قال) فقال الملک اللہ اکبر اللہ اکبر الی آخر کلمات الاذان قال ثم اخذ الملک بید محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقدمہ فام اہل السماء فیہم آدم ونوح علیہما السلام ذکرہ المحقق ابن الہمام فی فتح القدیر والمولی نظام الدین البہاری فی ... الجامع الرضوی ۱۲

(۹) الجامع الرضوی عن الطبرانی عن سالم عن ابیہ عن رافع بن خدیج فی الاوسط ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لما اسری بہ الی السماء اوحی الیہ بالاذان فنزل بہ فعلمہ جبریل ۱۲

(۱۰) جامع الرضوی مولی نظام الدین بہاری عن ... [illegible] عن علقمۃ بن مرثد عن ابن بریدۃ عن ابیہ ان رجلا من الانصار مر برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم فراٰہ حزینا وکان الرجل اذا طعم تجمع الیہ فانطلق حزینا لما رای من حزن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم وترک طعامہ وما کان یجتمع الیہ ودخل مسجدہ یصلی

اور کان فضل اللہ علیک عظیما کی جلوہ ریزیاں شروع ہوئیں شب اسرا حجاب عظمت اٹھا
اٹھا، ان کی گنتی مرحمت آسمان والوں نے جنہیں سیدنا آدم و سیدنا نوح علیہما الصلوٰۃ والسلام بھی شریک تھے امام الانبیاء والاولین و
سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی تھی عالم باطن کے اس واقعہ نے عالم شہود میں ظہور کیا
حضرت جبریل امین بصورت سبز پوش نازل ہوئے اور اذان تعلیم فرمائی بقول امام غزالی علیہ الرحمۃ ثابت اکابر
جیسے وہ صحابہ نے یہ واقعہ عالم رویا میں دیکھا۔ حضرت عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم کی فکر مندی کا بڑا قلق ہوا اور انہوں نے اسی غم و حزن میں کھانا
بھی چھوڑ دیا اور گھر مسجد میں مصروف نماز ہو گئے صبح کے قریب حالت بین النوم والیقظہ عالم مکاشفہ دیکھا کہ
ایک سبز پوش مجسمہ حسن و جمال ناقوس لئے گزر رہے ہیں انہوں نے کہا بندۂ خدا ناقوس فروخت کرتے ہو بولے تم اس کا کیا کرو گے
عبد اللہ نے جواب دیا میں اس سے لوگوں کو نماز کیلئے بلاؤں گا سبز پوش نے فرمایا میں اس سے بہتر بات تم کو نہ بتاؤں
عبد اللہ نے کہا ہاں سبز پوش کانوں میں انگلیاں دیکر قبلہ رو مسجد کی منڈیر پر کھڑے ہوئے اور آواز بلند کی

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد
ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح
اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ پھر سبز پوش عبد اللہ کے پاس سے تھوڑا ہٹ گئے اور تکبیر کہی اور
کلمات گزشتہ کی تکرار کی مگر انہیں قد قامت الصلوٰۃ دو بار اضافہ کیا۔ سنن ابی داؤد میں ہے یہ واقعہ

فبینما انا کذلک اذ نعست فاتانی آت فی النوم فقال قد علمت ما حزن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم فقال الا قال فمروا ہذا الناقوس فاتہ فمرہ ان یامر بلالا ان یؤذن فعلمہ الاذان اللہ اکبر
اللہ اکبر مرتین اشہد ان لا الہ الا اللہ مرتین اشہد ان محمدا رسول اللہ مرتین حی علی الصلوٰۃ مرتین حی علی الفلاح مرتین
اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ کاذان الناس الیوم قال فاقبل الانصاری فقعد علی باب رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فمر ابوبکر فقال استاذن لی فدخل ابوبکر وقد رای مثل ذلک فاخبر بہ النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ثم استاذن للانصاری فدخل واخبر بالذی رای فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قد اخبرنا ابوبکر بمثل ذلک
فامر بلالا یؤذن بذلک۔ رواہ ابو محمد البخاری والحافظ طلحۃ بن محمد فی مسندہ وابو عبد اللہ الحسین بن محمد بن خسرو البلخی فی مسندہ

(۱۱) کتاب الاذان لابی الشیخ عن عبد اللہ بن زید الانصاری قال فرجعت الی اہلی وانا مغتم لما رایت
من اغتمام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حتی اذا کان قبل الفجر رایت رجلا علیہ ثوبان اخضران وانا بین النائم
والیقظان فقام علی سطح المسجد فجعل اصبعیہ فی اذنیہ ونادی الحدیث ۱۵

(۱۲) سنن امام سعید بن منصور مکی حدثنا ہشیم بن بشیر ثنا حصین بن عبد الرحمٰن ثنا
عبد الرحمٰن بن ابی لیلی ان رسول اللہ اہتم للصلوٰۃ کیف یجمع الناس لہا قال لقد ہممت
ان ابعث رجالا فیقوم کل رجل منہم علی اطم من آطام المدینۃ فیؤذن کل رجل منہم

بتایا جاتا ہے کہ قول قوی یہی ہے کہ سنہ ایک ہجری میں اذان مشروع ہوئی علامہ قسطلانی نے شرح صحیح بخاری میں اور حافظ ابن حجر نے [illegible]
میں صحیح قرار دیا اور علامہ حصکفی کی درمختار اور علامہ حسن بن عمار شرنبلالی کی مراقی الفلاح سے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے
شیخ عبد الحق محدث دہلوی مدارج النبوت شریف میں تحریر فرماتے ہیں کہ تحقیق یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم نے
شب معراج کلمات اذان سماعت فرمائے مگر یہ حکم نہ تھا کہ ان کلمات کو اذان نماز میں استعمال کیا جائے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم
مکہ معظمہ میں بلا اذان نماز ادا فرماتے رہے جب مدینہ طیبہ تشریف لائے اور اس باب میں صحابہ سے مشورہ فرمایا اور بعض صحابہ نے اذان کو
خواب میں سنا تو وحی آئی کہ جو کلمات آسمان پر سنے تھے زمین پر ان کو سنت اذان قرار دیں۔ یہی اصل اذان و اقامت کا
مروجہ طریقہ جو آج تک مسلمانوں میں جاری اور قیامت تک ان شاء اللہ تعالی باقی رہے گا یوں قائم ہوا عہد رسالت و زمانہ
مابعد میں اس میں جو اور ~~[illegible]~~ حوادث رونما ہوئے ان کو ہم آئندہ فصول میں بیان کرتے ہیں

وصل (ج) مجموعہ جماعات خمسہ میں تشریع اذان کے تھوڑی ہی دیر بعد تثویب بھی مشروع ہوئی تھی
تثویب کے معنی لغت عرب میں عود و رجوع ہیں اور یہاں اس سے مراد یہ ہے کہ اذان کے علاوہ دوبارہ نماز کے لیے نمازیوں کو
اطلاع دی جائے کنز میں ہے التثویب ہو الاعلام بعد الاعلام اور ہدایہ میں ہے معناہ العود الی الاعلام یعنی تثویب تکرار
اطلاع کا نام ہے۔ یہ پہلی تثویب عرف فقہ میں بنام اقامت موسوم ہے اسلئے کہ اذان سے اتنے وقفہ کے بعد کہ نمازی جو حوائج [illegible]

من يليه فلم يعجبه ذلك فذكروا الناقوس فلم يعجبه ذلك فانصرف عبد الله بن زيد مهتما
لهم رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم فاري الاذان في منامه فلما اصبح غدا فقال يا رسول الله
رأيت رجلا على سقف المسجد عليه ثوبان اخضران ينادي بالاذان فزعم انه اذن مثنى مثنى الاذان
كله فلما فرغ قعد قعدة ثم دعا فقال مثل قوله الاول فلما بلغ حي على الصلوة حي على الفلاح قال
قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله فقام عمر بن الخطاب فقال يا
رسول الله وانا قد طاف بي الليلة مثل الذي طاف به فقال ما منعك ان تخبرنا فقال سبقني
عبد الله بن زيد فاستحييت فاجيب بذلك المسلمون فكانت سنة بعد وامر بلالا فاذن ۱۲

(سوا) شرح معاني الآثار امام طحاوي مسند امام احمد جامع ترمذي صحيح ابن خزيمة وابن حبان سنن بيهقي وابن ماجه
وابو داود حدثنا محمد بن منصور الطوسي ثنا يعقوب ثنا ابي عن محمد بن اسحق ثني محمد بن ابراهيم
بن الحارث التيمي عن محمد بن عبد الله بن زيد بن عبد ربه حدثني ابي عبد الله بن زيد قال لما امر رسول الله صلى الله تعالى
عليه وآله وسلم بالناقوس يعمل ليضرب به للناس لجمع الصلوة طاف بي وانا نائم رجل يحمل ناقوسا في يده فقلت
يا عبد الله اتبيع الناقوس فقال وما تصنع به فقلت ندعو به الى الصلوة قال افلا ادلك على ما هو
خير من ذلك فقلت له بلى قال فقال تقول الله اكبر الله اكبر الله اكبر الله اكبر اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله
اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله حي على الصلوة حي على الصلوة حي على الفلاح حي على الفلاح الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله قال ثم استاخر
عني غير بعيد ثم قال ثم تقول اذا اقمت الصلوة الله اكبر الله اكبر اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله حي على الصلوة
حي على الفلاح قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله فلما اصبحت اتيت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
فاخبرته بما رأيت فقال انها لرؤيا حق ان شاء الله فقم مع بلال فالق عليه ما رأيت فليؤذن به فانه اندى صوتا منك
فقمت مع بلال فجعلت القيه عليه ويؤذن به قال فسمع ذلك عمر بن الخطاب وهو في بيته فخرج يجر رداءه ويقول والذي
[illegible]

[illegible]

ضروری تھی جس سے نماز شروع کر دی جاتی ہے لیکن مؤذن دوبارہ مسجد میں آتا ہے اور کہتا ہے پھر الفاظ اذان دہرا کر افتتاح نماز کی اطلاع دیتا ہے اذان اور اس کی اس پہلی تثویب میں لفظی اشتراک بھی ہے کہ کلمہ قد قامت الصلوٰۃ دوبارہ الفاظ اذان پر اضافہ کیا گیا ہے اور معنوی فرق بھی ہے کہ اذان اول اعلام وقت نماز اور یہ اعلام افتتاح نماز کیلئے ہے مگر چونکہ دونوں کا مقصود مراتب اوقات نماز کی ہی اطلاع اور باہمی تفاوت عرف قدیم میں اس پر اطلاق تثویب وارد تو یہاں سے معلوم ہوا کہ لفظ و معنی کی تبدیلی تثویب کی حقیقت کے منافی نہیں جب تک وہ اذان کے بعد اعلام للصلوٰۃ کی جامع ہے یہاں بھی فقہائے احناف نے متفقہ اتفاق کیا کہ تثویب کیلئے الفاظ خاص مخصوص نہیں ہر وہ لفظ حتی کہ تنحنح بھی تثویب قرار پایا جو نمازیوں پر حضوری جماعت کا تقاضا ہو کیا گیا۔

تعلیم جبریلی میں اس تثویب کا وجود آپ کو روایات سابقہ سے معلوم ہوا اب دیکھئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے اس القائی جبریلی کو اپنی سنن میں برقرار رکھا پہلی بار حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اذان کہنے کے بعد عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ خواب میں نے دیکھا اور میں ہی اذان کہنا چاہتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تو اقامت تم کہو۔ ایک دوسرے موقع پر حضور نے فیصلہ فرمایا جو اذان کہے وہی اقامت کہے پھر یہ عہد رسالت سے مروی ہوتی چلی آئی اذان کے بعد یہ پہلی تثویب مسنون و متوارث چلی آئی ہے مسلمانوں میں اسلام میں متوارث رہی اور آج تک مسلمانوں میں چلی آتی ہے۔

اقامت پر عرف قدیم میں تثویب کا اطلاق ملاحظہ ہو سنن امام بیہقی و دارمی و نسائی و ابوداؤد و صحیح مسلم و موطا و صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم کا ارشاد مروی ہے، نماز کی ندا دی جاتی ہے تو شیطان گوز زناں واپس ہوتا ہے تاکہ اذان نہ سنے جب اذان پوری ہو جاتی ہے تو لوٹ آتا ہے

(۱۵) سنن امام ابوداؤد حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ ثنا حماد بن خالد ثنا محمد بن عمرو عن محمد بن عبد الرحمن عن عمہ عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیثا قال فیہ فقال القہ علی بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فالقاہ علیہ فاذن بلال فقال عبد اللہ انا رأیتہ وانا کنت ارید قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فاقم انت ۱۲

(۱۶) جامع ترمذی و سنن ابوداؤد حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ ثنا عبد اللہ بن عمر بن غانم عن عبد الرحمن بن زیاد یعنی الافریقی انہ سمع زیاد بن نعیم الحضرمی انہ سمع زیاد بن الحارث الصدائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال (حدیثا قال فیہ) ان اخا صداء ھو اذن ومن اذن فھو یقیم قال فاقمت ۱۲

(۱۷) سنن بیہقی و دارمی و نسائی و ابوداؤد و موطا و صحیح بخاری و مسلم حدثنا قتیبۃ بن سعید نا المغیرۃ یعنی الحزامی عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم قال اذا نودی للصلوٰۃ ادبر الشیطان ولہ ضراط حتی لا یسمع التأذین فاذا قضی النداء اقبل اذا ثوب بالصلوٰۃ ادبر حتی اذا قضی التثویب اقبل الحدیث ۱۲

[illegible] جب نماز کو تثویب کہا گیا ہے [illegible]

کسی نماز میں اقامت کیساتھ مخصوص نہیں [illegible] اذان ہر نماز میں مشروع ہے اور ہر نماز میں تثویب [illegible]

اقامت ہی ہو تو تثویب سے مقصود یہاں اقامت ہے نہ کلمہ الصلوۃ خیر من النوم کہ یہ صرف فجر میں ہے تو نہ کسی اور وقت

حافظ قسطلانی ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں نماز کیلئے تثویب کیجائے یعنی اس سے مراد یہ ہے کہ نماز کیلئے دوبارہ بلایا جائے اور مقصود اقامت ہے نہ فجر والی الصلوۃ خیر من النوم کیونکہ یہ تو فجر کیلئے مخصوص ہے اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم شریف میں لکھا ہے اقامت کا نام تثویب اسلئے ہوا کہ یہ بدرجۂ ثانیہ دعا ہے یعنی اقامت کہکر نماز کیلئے بلایا جاتا ہے

امام محمد موطا میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جب نماز کیلئے تثویب کیجائے تو دوڑ کر نہ آؤ یہاں تثویب اگر یہی فعل مراد ہے جسکو [illegible] حرام بتا رہے ہیں تو اذان پر صد افسوس اور اقامت مراد ہے تو ہمارا مطلب ثابت کہ اقامت [illegible] شریعت میں تثویب ہے

امام طبرانی معجم میں حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا مومن کیلئے یہی شقاوت وخسارہ ہے کہ موذن کی تثویب سنے اور تعمیل نہ کرے

تثویب سے مراد یہاں اقامت ہے بوجوہ اولاً صحیح بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مرفوعاً مروی ہے اذا سمعتم الاقامۃ فامشوا الی الصلوۃ جب اقامت سنو تو نماز کیلئے چلو ثانیاً صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کا عمل کہ جب اقامت شروع ہوتی نماز کو کھڑے ہوتے امام طحاوی شرح معانی الآثار میں ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی جب موذن کلمہ قد قامت الصلوۃ

---

(۱۶) ارشاد الساری قسطلانی ای لیعید الدعاء الیہا والمراد الاقامۃ لا قولہ فی الصبح الصلوۃ خیر من النوم لانہ خاص ۱۲

(۱۷) امام نووی سمیت الاقامۃ تثویبا لانہا دعاء الی الصلوۃ بعد الدعاء بالاذان من قولہم ثاب اذا رجع ۱۲

(۱۸) موطا امام محمد حدثنا العلاء بن عبدالرحمن بن یعقوب عن ابیہ انہ سمع ابا ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اذا ثوب بالصلوۃ فلا تاتوہا تسعون الحدیث ۱۲

(۱۹) فتح القدیر میں امام معجم طبرانی عن معاذ بن انس رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسب المومن من الشقاوۃ والخیبۃ ان یسمع المؤذن یثوب فلا یجیبہ ۱۲

(۲۰) شرح معانی الآثار امام ابوجعفر طحاوی حدثنا ابن مرزوق ثنا ابن جریر ثنا شعبہ عن ابی جعفر الفراء عن مسلم مؤذن کان لاہل الکوفۃ عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال کان الاذان علی عہد النبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم مرتین مرتین والاقامۃ مرۃ مرۃ غیر انہ اذا قال قد قامت الصلوۃ قالہا مرتین فعرفنا انہا الاقامۃ فیتوضأ احدنا ثم یخرج ۱۲

[illegible] اور لائق شمول نہیں [illegible] تنقیص عن الصحابۃ یعنی عن الشق و [illegible] رد بیشک نے کہ سلت ثابت اور اقامت جلد ہونے میں بھی سستی (دونوں) ممنوع ہے اور کلمہ الصلوۃ خیر من النوم جزو داخل اذان فجر اور سکا سننے پر بھی آنا

(۲۱) صحیح امام بخاری حدثنا عبد اللہ بن یوسف نا مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لقد ھممت ان امر بحطب فیحطب ثم امر بالصلوۃ فیؤذن لھا ثم امر رجلا فیؤم الناس ثم اخالف الی رجال فاحرق علیھم بیوتھم ۱۲

(۲۲) جامع امام ترمذی حدثنا احمد بن الحسن نا المعلی بن اسد نا عبد المنعم وھو صاحب السقا نا یحیی بن مسلم عن الحسن وعطاء عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم قال لبلال یا بلال اذا اذنت فترسل فی اذانک واذا اقمت فاحدر واجعل بین اذانک واقامتک قدر ما یفرغ الآکل من اکلہ والشارب من شربہ والمعتصر اذا دخل لقضاء حاجتہ ولا تقوموا حتی ترونی ۱۲ امام ترمذی نے بعد تخریج تنقید کی ھذا حدیث لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ من حدیث عبد المنعم وھو اسناد مجہول اقول امام ترمذی نے اسکو حاجت تک روایت کیا اور بتایا منہ حدیث لیس باسنادہ مطعون فیہ تو عبد المنعم پر کوئی طعن ثابت نہیں اور ضعف جہالت نا قابل التفات کہ عبد المنعم اتباع تابعین اور داخل مسلم من مشروع علو شہدہ الذین من بعد جعل المساح لصفات الراوی لا لیغیر لان المعتبر ان الناقل عدل ضابط فلا یتہم والغفلۃ عن حال الرواۃ ولا یجزم بنقل الحدیث مالم یسمعہ من عدل [illegible] مسلم التبوت [illegible]) ما بہ یا رفعتہ وھو مجہول العین باصطلاح ۱۲ تنقیح صدر الشریعۃ مع [illegible] اما المجہول فان روی عنہ السلف وشہدوا لہ بصحۃ الحدیث صار مثل المعروف بالروایۃ وان سکتوا عن الطعن بعد النقل فکذا لان السکوت عند الحاجۃ الی البیان بیان وان قبل البعض ورد البعض مع نقل الثقات عنہ یقبل ان وافق قیاسا کحدیث معقل بن سنان فی بروع مات عنہا ہلال بن مرۃ وما سمی لہا مھرا وما دخل بہا فقضی علیہ السلام لہا بمھر مثل نسائہا فقبلہ ابن مسعود وردہ علی رضی اللہ تعالی عنہما وقال ما نصنع بقول اعرابی بوال علی عقبیہ وقد روی عنہ الثقات کابن مسعود وعلقمۃ ومسروق وغیرہم فعملنا بہ لما وافق القیاس عندنا فان الموت کالدخول ولم یعمل الشافعی بہ لما خالف القیاس عندہ وان رد فلا نقل فھو مستنکر لا یعمل بہ کحدیث فاطمۃ بنت قیس ان النبی علیہ السلام لم یجعل لہا نفقۃ ولا سکنی وقد طلقہا زوجہا ثلاثا فردہ عمر وغیرہ من الصحابۃ وان لم یظہر حدیثہ فی السلف کان یجوز العمل بہ فی زمان ابی حنیفۃ اذا وافق القیاس لان الصدق فی ذلک الزمان غالب واما بعد القرون الثلثۃ فلا لغلبۃ الکذب فلہذا صح عندہ القضاء بظاہر العدالۃ وعندہما لا فھذا الاختلاف الفقہ ۱۲ علاوہ برین روایت عبد المنعم کی مؤید مسند امام احمد میں حدیث ابی بن کعب اور کتاب الاذان ابو الشیخ میں حدیث سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہما موجود ہے قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم یا بلال اجعل بین اذانک واقامتک نفسا یفرغ الآکل من طعامہ فی مہل ویقضی المتوضی حاجتہ فی مہل اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی قال ینتظر المؤذن فی الصلوات کلہا بین الاذان والاقامۃ قدر ما یغتسل الرجل ویتوضأ قدر ما یتوضو ۱۲ ذکرہ ابن الہمام فی الفتح۔

[illegible] اذان [illegible] بلال [illegible] حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اذان [illegible] بلا نیت [illegible] کاشانۂ اقدس میں
استراحت فرما ہے بلال حاضر ہو کر تثویب کرتے [illegible] تشریف لاتے جس تثویب پر [illegible] عمل [illegible]
وہ بھی اقامت ہی ہے [illegible] بین الاذان والاقامۃ کہی تثویب کل کے نزدیک واجب خامساً علماء نے یہاں تثویب سے
مراد اقامت بتائی فتح القدیر میں ہے باب الاقامت میں ہے یہاں تثویب سے مراد اقامت ہے اقامت کا
نام تثویب اس لیے ہے کہ اعلام بالاذان کے بعد اقامت تکرار اعلام ہے سادساً اذان فجر کو اذان اول سے تعبیر کرنا بھی تثویب
عرفی شرعی کی تائید کی قوت دیتا ہے امام بخاری ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی نماز فجر کی پہلی اذان
کہہ کر جب موذن سکوت کرتا، ابن ابی شیبہ مسند اور امام طحاوی شرح معانی الآثار میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی
پہلی اذان میں فلاح کے بعد الصلوۃ خیر من النوم تھا، کتاب الاذان میں ابو الشیخ اور مصنف میں عبد الرزاق
شرح معانی الآثار میں امام طحاوی ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے ان کو صبح کی پہلی
اذان میں کلمہ الصلوۃ خیر من النوم تعلیم فرمایا" جامع ترمذی و سنن ابو داؤد میں زیاد بن حارث صدائی سے مروی "صبح کی
پہلی اذان" ان بیانات سے روشن کی طرح آشکارا ہوا کہ عہد قدیم میں اقامت پر اطلاق تثویب شائع و ذائع تھا اور جمہ

---

(۲۲) فتح القدیر ابن امام (فی روایۃ للطبرانی عنہ علیہ الصلوۃ والسلام کفی بالمرء من الشقاء والخیبۃ ان یسمع المؤذن
یثوب بالصلوۃ فلا یجیبہ والتثویب ههنا الاقامۃ سماہ بہ لان الاقامۃ عود الی الاعلام بعد الاعلام بالاذان اما
التثویب بین الاذان والاقامۃ فلم یکن علی عہدہ علیہ الصلوۃ والسلام غیر ان ھذا یفید تعلیق الوجوب بسماع الاقامۃ ۱۲
(۲۳) صحیح امام بخاری حدثنا ابو الیمان ثنا شعیب عن الزھری قال اخبرنی عروۃ بن الزبیر ان عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
قالت کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اذا سکت المؤذن بالاولی من صلوۃ الفجر قام فرکع
رکعتین خفیفتین قبل صلوۃ الفجر بعد ان یستبین الفجر ثم اضطجع علی شقہ الایمن حتی یاتیہ المؤذن للاقامۃ ۱۲
(۲۴) مسند ابن ابی شیبہ شرح معانی الآثار امام طحاوی حدثنا علی بن شیبۃ ثنا ابو نعیم ثنا سفیان عن محمد بن عجلان
عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کان فی الاذان الاول بعد الفلاح الصلوۃ خیر من النوم الصلوۃ خیر من النوم ۱۲
(۲۵) کتاب الاذان ابو الشیخ المصنف عبد الرزاق شرح معانی الآثار امام طحاوی حدثنا علی بن معبد ثنا
روح بن عبادۃ ثنا ابن جریج عن عثمان بن السائب عن ام عبد الملک بن ابی محذورۃ عن
ابی محذورۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم علمہ فی الاذان الاول من الصبح
الصلوۃ خیر من النوم الصلوۃ خیر من النوم ۱۲

وصل دوم: بیان میں اسکے کہ خود ہی واضح ہوا کہ اذان کی اصل وضع ہی اعلام کیلئے ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو لوازم و اسباب کمال اعلام اونچی جگہ ہونا اسی لئے ہے چنانچہ فرشتہ کا کھڑے ہو کر اذان کہنا اور کانوں میں انگلیاں دینا اور بلند جگہ
کھڑا ہونا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اس کو برقرار رکھنا بلکہ خدمت اذان کیواسطے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی
آواز بلند ہونے کے سبب منتخب فرمانا اور حیعلتین پر تحویل وجہ سنت ہونا سب اسی کی بنا پر ہے علامات ہیں کہ اذان میں مقصود تشہیر
اعلام کا بابلغ وجوہ واقع ہونا ہے کھڑا ہونا اور بلند مقام پر کھڑا ہونا کانوں میں انگلیاں دینا اور حیعلتین میں دہنے بائیں منہ پھیرنا
ان سب امور میں احادیث و فقہ کی روایات باہم متفق اور ائمہ مجتہدین و مشائخ مابعد کی مجمع علیہ و معمول بہا ہیں حدیثیں سنئے

---

(۲۶) جامع ترمذی ہول ظفرالدین بہاری کتاب الاذان ابوالشیخ وسنن بیہقی عن ابی برزۃ الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال من السنۃ الاذان فی المنارۃ والاقامۃ فی المسجد ۱۲

(۲۷) سنن بیہقی و ابوداؤد حدثنا احمد بن محمد بن ایوب ثنا ابراھیم بن سعد عن محمد بن جعفر بن الزبیر عن عروۃ بن الزبیر عن امرأۃ من بنی النجار قالت کان بیتی من اطول بیت حول المسجد فکان بلال یؤذن علیہ الفجر الحدیث ۱۲

(۲۸) سعایہ مولوی عبدالحی قال ابن سعد حدثنی محمد بن عمر ثنی معاذ بن محمد عن یحیی بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن سعد بن زرارۃ قال اخبرنی من سمع النوار ام زید بن ثابت تقول کان بیتی اطول بیت حول المسجد
فکان بلال یؤذن فوقہ من اول ما اذن الی ان بنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم المسجد ۱
فکان یؤذن بعد علی سقف المسجد وقد رفع لہ شیء فوق ظہرہ ۱۲

(۲۹) سعایہ وفاء الوفا للسمہودی عن عمر ابن شبۃ ان الاذان فی زمنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کان علی اسطوانۃ فی دار عبداللہ بن عمر التی فی قبلۃ المسجد وقال ابن زبالۃ حدثنی محمد بن اسمٰعیل وغیرہ قال کان فی دار عبداللہ بن عمر اسطوانۃ فی قبلۃ المسجد یؤذن علیہا بلال یرقی علیہا باقتاب وہی الاسطوانۃ مربعۃ قائمۃ الی الیوم وہی فی منزل عبید اللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم یقال لہا المطمار (۳) واسند یحیی من طریق عبدالعزیز بن عمران عن قدامۃ عن نافع عن ابن عمر قال کان بلال یؤذن علی منارۃ فی دار ام المومنین حفصۃ بنت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا التی تلی المسجد وکان یرقی علیہا باقتاب والظاہر انہ تجوز فی تسمیۃ الاسطوانۃ منارۃ ۱۲

(۵) عالمگیری عن البحر السنۃ ان یؤذن فی موضع عال یکون اسمع لجیرانہ ویرفع صوتہ ۱۲

(۶) نہایہ شرح ہدایہ مندوب ان یرفع صوتہ حتی یستحب ان یعلو المنارۃ او اعلی المواضع عند الاذان ۱۲

(۷) بحر الرائق السنۃ ان یکون الاذان فی المنارۃ ۱۲

(۸) جامع صغیر محمد عن یعقوب عن ابی حنیفۃ الافضل للمؤذن ان یجعل اصبعیہ فی اذنیہ وان لم یفعل فحسن ویستقبل بالشہادتین القبلۃ ویحول راسہ یمینا وشمالا بالصلوۃ والفلاح وان استدار فی الصومعۃ فحسن ۱۲

(۹) بدائع ونہایہ وہندیہ من السنۃ ان یاتی بالاذان والاقامۃ جہرا رافعا بہما صوتہ الا ان الاقامۃ اخفض منہ ۱۲

... حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ... روایتوں میں آئی ...
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اسے سنت کہنا اذان ... امام ترمذی ابن ماجہ و ابو داؤد و ترمذی و
ابن حبان اصفہانی و طبرانی و دارمی و حاکم و بیہقی و ابوبکر بن ابی شیبہ و مسلم و بخاری نے حضرت ابو جحیفہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اذان دیتے دیکھا کہ کلمات اذان
کہتا ہوا مونہہ ادھر ادھر پھیرتے تھے اور امام مسلم نے اس واقعہ کو اس طرح بیان کیا کہ حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح
کہتے ہوئے داہنے بائیں مونہہ پھیرتے تھے جس کا ذکر پایا اور امام مسلم کی علاوہ دیگر ائمہ حدیث کی روایت میں ہے
میں نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اذان کہتے گھومتے ادھر ادھر مونہہ پھیرتے دونوں کانوں میں انگلیاں رکھے ہوئے دیکھا
امام ابو عبد اللہ بن ماجہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ مؤذن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا تھا کہ اپنی دو انگلیاں دونوں کانوں میں
رکھیں اور اس کی وجہ بھی ظاہر فرمائی تھی کہ یہ عمل آواز بلال کو بلند کر دیگا اسی روایت کو امام طبرانی نے معجم صغیر اور حاکم نے
مستدرک اور ابوالشیخ نے کتاب الاذان میں بھی بیان کیا ہے۔ اذان میں بلند آہنگی کا مطلوب شرعی ہونا یہاں سے
بھی نکلتا ہے کہ فتح مکہ کے بعد بمقام حنین سیدنا ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے
بہ نفس نفیس اذان سکھائی اور انہوں نے کلمات اذان آہستہ ادا کئے تو سرکار رسالت مدار صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ
اذان ... بلند آواز ... کلمات اذان کہلوائے شرح معانی الآثار میں امام ابو جعفر طحاوی نے یہ واقعہ تحریر کیا ہے اور
اس سے ائمہ حنفیہ نے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے کہ اذان آہستہ کہی گئی تو اعادہ ... اگر اذان ... اذان کہنا کہ ... مسجد ...

---

(۸) سنن ابن ماجہ حدثنا هشام بن عمار ثنا عبد الرحمن بن سعد بن عمار بن سعد مؤذن رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وصحبه وسلم حدثني أبي عن أبيه عن جده أن رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم أمر بلالا أن يجعل إصبعيه في أذنيه وقال إنه أرفع لصوتك ۱۲

(۹) نسائی و ابن ماجہ و ابو داؤد و ترمذی و ابوالشیخ و طبرانی و دارمی و حاکم و بیہقی و ابوبکر ابن ابی شیبہ و مسلم و بخاری حدثنا محمد بن یوسف ثنا سفیان عن عون بن أبي جحيفة عن أبيه أنه رأى بلالا يؤذن فجعلت أتتبع فاه ههنا وههنا بالأذان أقول ولمسلم فجعلت أتتبع فاه ههنا وههنا يمينا وشمالا يقول حي على الصلوة حي على الفلاح ولغيرهما قال رأيت بلالا يؤذن ويدور وأتتبع فاه ههنا وههنا وإصبعاه في أذنيه ۱۲

(۱۰) شرح معانی الآثار امام طحاوی خالف أبو محذورة في الترجيع في الأذان فاحتمل أن يكون الترجيع الذي حكاه أبو محذورة إنما كان لأن أبا محذورة لم يمد بذلك صوته على ما أراد النبي صلى الله عليه وسلم منه فقال له النبي صلى الله تعالى عليه وآله وصحبه وسلم ارجع وامدد من صوتك

(۱۱) خانیہ أهل المسجد إذا أدوا ... صلوا بجماعة على وجه المخافتة بحيث لم يسمع غيرهم ثم حضر قوم من أهل المسجد ولم يعلموا ما صنع الفريق الأول فأذنوا على وجه الجهر والإعلان ثم علموا ما صنع الفريق الأول فلهم أن يصلوا بالجماعة على وجهها ولا عبرة للجماعة الأولى لأنها ما أقيمت على وجه السنة بإجهار الأذان والإقامة ۱۲

(۱۲) ہندیہ یکرہ الأذان قاعداً ۱۲

چشمہ بنا مشرکین امیدوں سے جس کی وجہ سے منافقین بالکل ہی ایک ایک ہو گئے اس گھڑی کی مہم
سے تک پہنچی تھی اسی وجہ سے اسکو جنگ احزاب اور اہل مدینہ نے خندق تیار کر کے مدینہ طیبہ کی حفاظت اور
حملہ آوروں کی مدافعت کی تھی اس سبب سے اسکو غزوہ خندق بھی کہتے ہیں اس وقت تک صلوٰۃ خوف کا
حکم نازل نہ ہوا تھا اور یہ صورت بحال معرکہ جنگ نماز ادا کرنے کا طریقہ مسلمانوں کو نہ بتایا گیا تھا جسکے اکثر روز مسلسل
جنگ کے سبب ظہر عصر مغرب کے علاوہ نمازیں قضا ہو گئیں کچھ رات گئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وصحبہ وسلم نے ہر نماز باجماعت علیحدہ علیحدہ اذان واقامت کے ساتھ ادا فرمائی۔ یہاں سے وقت ہی
متعدد فوت شدہ نمازوں کی ادا میں اذان واقامت کی تکرار شروع ہوئی۔ محقق ابن الہمام
فتح القدیر میں ارقام فرماتے ہیں امام ابو یوسف نے ان نمازوں کے لئے علیحدہ علیحدہ اذانیں روایت کی ہیں
ہدایہ میں ہے اگر متعدد نمازیں فوت ہوں تو پہلی کے لئے اذان واقامت کہے اور بقیہ میں اختیار ہے چاہے تو اذان واقامت کہے
صحیح بخاری میں تعلیقا اور مسند ابو یعلی میں موصولا مذکور کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں پہنچے وہاں نماز ہو گئی تھی
انہوں نے اذان واقامت کہی اور باجماعت نماز ادا کی۔ یہ ایک ہی مسجد میں ایک ہی وقت کی نماز کیلئے اذان واقامت کی
تکرار ہے قسطلانی شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں حافظ عبد الرزاق نے باسناد صحیح روایت کیا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

---

(۱۴۲) فتح القدیر ابن الہمام قد صح وروی اصحاب الاملاء عن ابی یوسف باسنادہ الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
حین شغلہ الکفار قضاہن باذان واقامۃ یعنی الاربع صلوات ۱۲

(۱۴۳) جامع ترمذی سنن الترمذی عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم
شغل یوم الخندق عن صلوۃ الظہر والعصر والمغرب والعشاء حتی ذہب ساعۃ من اللیل فامر بلالا فاذن
واقام فصلی الظہر ثم امرہ فاذن واقام فصلی العصر ثم امرہ فاذن واقام فصلی المغرب ثم امرہ فاذن واقام
فصلی العشاء الحدیث ۱۲

(۱۴۴) ہدایہ فان فاتتہ صلوات اذن للاولی واقام وکان مخیرا فی الباقی ان شاء اذن واقام ۱۲

(۱۴۵) صحیح امام بخاری تعلیقا ومسند ابو یعلی موصولا (وجاء انس) ولابی ذر وابن عساکر انس بن مالک
فیما وصلہ ابو یعلی فی مسندہ وقال وقت صلاۃ الصبح (الی مسجد) فی روایۃ البیہقی انہ مسجد بنی رفاعۃ وفی روایۃ
ابی یعلی انہ مسجد بنی ثعلبۃ (قد صلی فیہ فاذن واقام وصلی جماعۃ) قال البیہقی فی روایۃ جاء انس
فی عشرین من فتیانہ ۱۲ ملخصا من الارشاد الساری

(۱۴۶) مسند عبد الرزاق باسناد صحیح قسطلانی شرح صحیح بخاری کان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یؤذن
للصبح اذانین فی السفر ۱۲

سفر میں صبح کیلئے دو اذانیں کہی جاتی تھیں ـ ایک سحری کیلئے اور ایک نماز فجر کیلئے ایک اذان صبح صادق سے
قبل اور دوسری بعد طلوع صبح کما ھو المشہور ـ ایک بار عہد فاروقی میں مؤذن نے قبل طلوع صبح صادق اذان کہی
تو فاروق اعظم نے اس کا اعادہ کرایا ـ ایک بار حضرت بلال نے کچھ رات رہے اذان کہی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ
وعلی آلہ وصحبہ وسلم نے ان سے جواب طلب کیا اور ان کو اپنے پاس بٹھائے رکھا جب فجر طالع ہوئی تو فرمایا
اب اذان کہو ـ مختلف علل و اسباب کی بنا پر تحت عہد رسالت و خلافت قرون صحابہ میں تکرار اذان کے
یہ واقعات پیش آئے مگر ایک عظیم حدث عہد عثمانی میں ہوا یہی حدث قطعی فیصلہ کر دیا کہ ہر آئینہ اذان تکرار حقیقی
قابل تکرار نہیں ہے اور متوجہ متاخرین کیلئے یہ وزنی سنگ بنیاد ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ عہد رسالت
اور عہد صدیقی و فاروقی میں ہر جمعہ امام کے منبر پر تشریف لانے کے وقت منبر کے سامنے دروازہ مسجد پر ایک مؤذن
اذان کہا کرتے تھے عہد فاروقی میں فتوحات صحابہ کا سیلاب عظیم آیا اور مصر و شام و عراق و ایران پر پرچم اسلام لہرایا
اس وقت مدینہ طیبہ دار الخلافت تھا قطرۃً لوگ وہاں کھنچ کر جمع ہونے لگے اور آبادی میں توسیع واقع ہوئی تو حضرت
کہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے دو مؤذنوں کو باہر مسجد میں مقرر کیا کہ جمعہ کے دن لوگوں کو بلانے کیلئے اذان کہیں

---

(۳۷) جامع ترمذی روی عبد العزیز بن ابی رواد عن نافع ان مؤذنا لعمر رضی اللہ تعالی عنہ اذن بلیل فامرہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان یعید الاذان وہذا لا یصح لانہ عن نافع عن عمر منقطع اقول و یوجہ بعد تعدد الروات ۱۲

(۳۸) جامع رضوی میں [illegible] سنن بیہقی عن ابن عمر ان بلالا اذن بلیل فقال لہ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ما حملک علی ذلک قال استیقظت وانا وسنان فظننت ان الفجر قد طلع فاذنت فامرہ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم ان ینادی فی المدینۃ ثلاثا ان العبد قد رقد ثم اقعدہ الی جنبہ حتی طلع الفجر ثم قال قم الآن الحدیث ۱۲

(۳۹) سنن ابو داود حدثنا النفیلی نا محمد بن سلمۃ عن محمد بن اسحق عن الزہری عن السائب بن یزید رضی اللہ تعالی عنہ قال کان یؤذن بین یدی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اذا جلس علی المنبر یوم الجمعۃ علی باب المسجد وابی بکر وعمر ثم ساق نحو حدیث یونس

اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور صدیق کے سامنے جیسے اذان ہوتی تھی ویسی ہی اذان سیدنا عثمان غنی نے مقرر کی
اور فرمایا کہ کثرت مسلمین کی وجہ سے ہم نے پہلی اذان نکالی یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی سنت ہے اور
نیز علامہ عینی ابن عبدالبر مالکی کا قول نقل کرتے ہیں کہ امام ابن القاسم تلمیذ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ امام مالک سے نقل کرتے ہیں
جب امام منبر پر بیٹھے اور موذنین اذان شروع کریں تو بیع حرام ہوگی (~~[illegible]~~ بلفظ جمع موذنین ذکر کیا اور امام زہری کی
روایت ثعلبہ بن ابی مالک قرظی سے ~~[illegible]~~ اسکی شہادت دیتی ہے کہ زمانہ عمر بن خطاب میں بروز جمعہ لوگ نماز پڑھتے
رہتے یہاں تک کہ عمر برآمد ہوتے اور منبر پر تشریف لیجاتے اور موذنین اذان کہتے اور اسی طرح امام طحاوی نے امام ابو حنیفہ اور حتی کہ
ان کے شاگردوں سے حکایت کیا عبدالرحمٰن بن ~~[illegible]~~ لوگ جانتے ہیں کہ ہر نماز میں موذنوں کی وحدت اور
جماعت جائز ہے جبکہ اذان ایک بعد دیگرے کہیں اور اقامت ایک ہی وقت میں واقع ہو پھر ابن عبدالبر کا
یہ بھی قول ہے کہ ابن عبدالحکم نے امام مالک سے روایت کیا "جب منبر پر امام بیٹھے اور منادی ندا دے تو اس وقت لوگوں کو
بیع سے باز رکھا جائے" اس سے ثابت ہوتا ہے کہ امام مالک کے نزدیک ایک ہی اذان ہے اور امام شافعی نے اسکی تصریح فرمائی۔
اور اسکی گواہ سائب بن یزید کی یہ حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا ایک سے زیادہ موذن نہ تھا
ابن عبدالبر کہتے ہیں وحدت موذن کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بالاستقلال اور علی الدوام حضور کے موذن بلال تھے نہ ابن ام مکتوم وغیرہ
داودی مالکی لکھتے ہیں یہ موذن امام کے سامنے نہیں بلکہ پائیں مسجد میں اذان کہتے تھے پھر عہد عثمانی آیا تو سیدنا عثمان ذوالنورین
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زوراء پر اذان بڑھائی جو مثل صومعہ (گنبد) تھا پھر جب ہشام بن عبدالملک بادشاہ ہوا تو اس نے
کل یا کچھ موذنوں سے اپنے سامنے اذان کہلوائی ~~[illegible]~~ ہمارے فریق مخالف کو ... اول یہ کہ روایت جو یہ

---

(۱۴) شرح صحیح بخاری امام عینی و وقع فی تفسیر جویبر عن الضحاک عن برد بن سنان عن مکحول عن معاذ ان عمر امر ... ہو الذی زاد
فلما کانت خلافۃ عمر وکثر المسلمون امر موذنین ان یوذنا للناس بالجمعۃ خارجا فی المسجد حتی یسمع الناس الاذان وامر ان یوذن
بین یدیہ کما کان یفعل الموذن بین یدی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم وبین یدی ابی بکر ثم قال عمر اما الاذان الاول فنحن
ابتدعناہ لکثرۃ المسلمین فہو سنۃ من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ماضیۃ ۱۲

(۱۵) شرح صحیح بخاری علامہ عینی قال ابو عمر اختلف الفقہاء ایؤذن بین یدی الامام واحد او موذنون فذکر ابن عبد الحکم عن مالک اذا جلس الامام علی المنبر
ونادی المنادی منع الناس من البیع تلک الساعۃ وہذا یدل علی ان النداء عندہ واحد بین یدی الامام ونص علیہ الشافعی ویشہد لہ حدیث السائب
لم یکن لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم غیر موذن واحد وہذا یحتمل ان یکون اراد بلالا لمواظبتہ علی الاذان دون ابن ام مکتوم وغیرہ وذکر ابن القاسم
عن مالک اذا جلس الامام علی المنبر واخذ المؤذنون فی الاذان حرم البیع فذکر المؤذنون بلفظ الجماعۃ ویشہد لہ حدیث الزہری عن ثعلبۃ
بن ابی مالک القرظی انہم کانوا فی زمن عمر بن الخطاب یصلون یوم الجمعۃ حتی یخرج عمر فاذا خرج وجلس علی المنبر واذن المؤذنون ... وحکی الطحاوی
عن ابی حنیفۃ واصحابہ ... قال ابو عمر ومعلوم عند الناس انہ جائز ان یکون المؤذنون واحدا وجماعۃ فی کل صلوۃ اذا کان ذلک مترادفا لا یمنع
من اقامۃ الصلوۃ فی وقتہا وقال الداودی کانوا یؤذنون فی اسفل المسجد لیسوا بین یدی الامام فلما کان عثمان جعل من یؤذن علی الزوراء
وہی کالصومعۃ فلما کان ہشام جعل المؤذنین او بعضہم یؤذنون بین یدیہ فصاروا ثلثۃ فسمی فعل عثمان ثالثا ۱۲

[illegible] ثعلبہ بن ابی مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت خود وہیں [illegible]

[illegible] ثابت [illegible] یہ کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]

گیا مروی ہے اور اول کے متعلق [illegible] جویبر عن الضحاک کا ضعف اور روایات میں مردود ہے جیسا کہ

جلال سیوطی نے لکھا ہے جویبر کی روایت ضحاک سے بہت زیادہ ضعیف ہے جویبر شدید الضعف متروک ہیں ابن جریر

وابن ابی حاتم نے اس طریق سے کچھ نہ لیا ابن مردویہ وابو الشیخ ابن حیان نے اس طریق کو روا رکھا ابن حبان کی ہی جویبر

اگرچہ تدوین اول کے رجال ہیں [illegible] ضبط و اتقان میں اہل فن کے نزدیک [illegible] ~~کی روایت [illegible]~~

~~[illegible]~~ کے متعلق تخریج و قطعی فیصلہ علمائے جرح و تعدیل کا ضعیف جدا ہے تو اتفاق کہ عمر فاروق [illegible]

علاوہ اذان منبر کے دو اور موذن باب مسجد میں مقرر کئے تھے محتاج ثبوت ہے ثعلبہ بن ابی مالک کی روایت سے اس کی

تائید نہیں ہوتی اس لئے کہ امام زرقانی [illegible] عبد [illegible] ~~[illegible]~~

~~[illegible]~~ تو اذان موذنوں کی دلالت اس امر پر کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر شریف

لیجاتے تو دو موذن باب مسجد اور ایک منبر کے سامنے اذان کہے [illegible]

عہد میں خدمت اذان پر چند لوگ متعین ہوں جو علی سبیل البدلیت اذان کہا کرتے ہوں [illegible] سیدنا فاروق

اذان جماعت اور [illegible] ~~[illegible] اذان ہوتی تھی~~ قرادی فرادی [illegible] اذان ہوتی

[illegible] اس روایت کے ہوتا اور [illegible] ضعیف [illegible] کے علاوہ ~~[illegible]~~

~~حدیث~~ سائب بن یزید ہے جو اسناداً صحیح روایت جویبر سے اقویٰ اور دلالۃً حدیث ثعلبہ سے ادل

~~[illegible]~~ ابن عبد البر کا یہ کہنا کہ وحدت موذن سے مراد [illegible] مواظبت ~~[illegible]~~

~~[illegible]~~ نفی موذن آخر احتمال بے ثبوت اور ناقابل التفات ہے کیونکہ جس میں مواظبت بلال رضی اللہ تعالیٰ

(۱۶) الکان من روایۃ جویبر عن الضحاک فانہ ضعفاً لان جویبر اشد بد الضعف متروک ولم یخرج ابن جریر

ولا ابن ابی حاتم من ہذا الطریق شیئاً انما اخرجہا ابن مردویہ وابو الشیخ بن حیان ۱۲

(۱۷) تحریر حافظ عسقلانی جویبر ضعیف جداً انتہیٰ ملتقطاً

(۱۸) توضیح صدر شریعۃ لام التعریف اما للعہد الخارجی او الذہنی واما للاستغراق وجنس وراما تعریف الطبیعۃ

لکن العہد ہو الاصل ثم الاستغراق ثم تعریف الطبیعۃ ۱۲

(۱۹) مسند امام احمد حدثنا یعقوب ثنا ابی عن ابن اسحٰق ثنی محمد بن مسلم بن عبید اللہ الزہری عن السائب بن یزید

بن اخت نمر قال لم یکن لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم الا موذن واحد فی الصلوٰۃ کلہا فی الجمعۃ وغیرہا یوذن ویقیم قال

کان بلال یوذن اذا جلس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم علی المنبر یوم الجمعۃ ویقیم اذا نزل ولابی بکر وعمر حتی کان عثمان ۱۲

(۲۰) حدثنا یحییٰ بن آدم ثنا ابن ادریس وابو شہاب عن محمد بن اسحٰق عن الزہری عن السائب بن یزید بن اخت نمر قال

ما کان لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم الا موذن واحد یوذن اذا قعد علی المنبر ویقیم اذا نزل وابو بکر کذلک وعمر کذلک ۱۲

(۲۱) [illegible] ابن [illegible] عن محمد بن اسحٰق عن الزہری عن السائب بن یزید قال ما کان لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم الا موذن

کسی دوسرے کا اذان کہنا کسی صحیح کتاب میں مروی نہیں اور روایت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحیح بخاری وغیرہ [illegible]

موذن کی نفی ہے پھر حدیث [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں [illegible] صحیح [illegible] موذن [illegible] مروی ہے یعنی روایت

عہد فاروقی میں تعدد موذنین [illegible] دلیل واہی خیال سے زیادہ [illegible] وقعت نہیں رکھتا۔

امام برہان الدین فرغانی متوفی ۵۹۳ھ ہدایہ متن ہدایہ میں تحریر فرماتے ہیں جب موذن پہلی اذان کہتا تو لوگ بیع و شرا چھوڑ دیں اور جمعہ کیلئے جائیں اور جب امام منبر پر [illegible] موجود [illegible] بیٹھے اور موذن منبر کے سامنے اذان کہیں [illegible] تحریر کرتے ہیں توارث اسی طرح جاری ہوا [illegible] زمانہ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے [illegible] ہدایہ میں [illegible] ہدایہ نے موذنون بلفظ جمع [illegible] استعمال کیا کہ اذان جمعہ متعدد موذنون مجتمع [illegible] متوارث ہے تاکہ آواز [illegible] اور [illegible] ہدایہ میں بھی قول صاحب الہدایہ المؤذنون پر تحریر کیا کہ یہی متوارث ہے یعنی امام فخر الدین فرغانی نے خانیہ میں فرمایا جمعہ کے دن جب [illegible] منارہ پر موذن اذان کہیں، مشائخ کے ان اقوال سے [illegible] کہ شاید امام الائمہ ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تعدد موذنین کے [illegible] مگر عبارت عینی [illegible] حکاہ الطحاوی عن ابی حنیفۃ واصحابہ اس باب میں [illegible] کہ تعدد موذنین عہد فاروقی کا احداث ہے [illegible] کہ یہ توارث عہد فاروقی کے بعد پیدا ہوا [illegible] مجتہدین [illegible] واجتہاد [illegible] ہو اور [illegible] استعمال عام [illegible] اکثر دیار [illegible] ہو گیا [illegible] روایت [illegible] امام جلیل الشان [illegible] ثبوت [illegible] لیا جائے

[illegible] سال خلافت [illegible] فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]

اور حضرت عثمان ذو النورین [illegible] خلافت [illegible] جمعہ مدینہ [illegible] جمعہ کے وقت اذان جدید [illegible] فرمائی اور [illegible] مجتہدین وصحابہ کرام [illegible] اجماع سکوتی [illegible] واقعہ [illegible] بالکل [illegible] کر دیا کہ اذان [illegible] میں قابل تکرار ہے اور ایک ہی نماز کی اطلاع کیلئے [illegible] ضرورت بار بار کہی جا سکتی ہے اس [illegible] عثمانی اجماعی [illegible] جمہور علماء کی [illegible] ہے کہ یہ بالفاظ [illegible] تکرار اذان کی

[illegible] واحد اذا خرج اذن واذا نزل اقام وابو بکر وعمر کذلک فلما کان عثمان وکثر الناس زاد النداء الثالث علی دار فی السوق یقال لہا الزوراء فاذا خرج اذن واذا نزل اقام ۱۲

(۴۳) ابو داود لم یکن لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا موذن واحد بلال ثم ذکر معناہ

(۴۴) موطا امام محمد اخبرنا مالک عن الزہری عن السائب بن یزید ان عثمان [illegible] صحیح بخاری حدثنا [illegible] عن الزہری عن السائب بن یزید ان الذی زاد التاذین الثالث یوم الجمعۃ عثمان بن عفان حین کثر اہل المدینۃ ولم یکن للنبی علیہ الصلوۃ والسلام موذن غیر واحد [illegible] ۱۲

(۴۵) [illegible] عن الزہری عن السائب [illegible] لم یکن لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیر اذان واحد [illegible] ۱۲

(۴۶) سنن ابو داود [illegible] عن السائب لم یکن لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر موذن واحد [illegible]

(۴۷) ابن ماجہ [illegible] عن الزہری عن السائب ما کان لرسول اللہ [illegible] الا موذن واحد [illegible]

(۴۸) موطا امام محمد اخبرنا مالک عن الزہری عن السائب بن یزید ان عثمان بن عفان زاد النداء الثالث یوم الجمعۃ قال محمد [illegible] والنداء الثالث الذی [illegible] الاول [illegible] قول ابی حنیفہ ۱۲

[illegible] (۱۸) [illegible] نے تسلیم کیا [illegible]

کہ یہ اذان [illegible] اذان [illegible] سے فرق نہ پایا اسے محدث

جماہیر اہل سنت و اجماع مجتہدین بعد ائمہ کرام یہ اذان بھی اور یہ محدث بدعت اذان ہو یا بدعت اسی پر

تو دنیائے اسلام کا اجماع و اتفاق ہو گیا کہ اذان [illegible] رسالت کے علاوہ اذان جدید و محدث و حادث ہے یہی

حسب حاجت ندا للصلوٰۃ مشروع [illegible] یہی وہ بنیاد ہے جس پر مجتہدین مابعد نے [illegible] کی

تعمیر فرمائی اور یہی متاخرین کو استحسان مشروع کی [illegible] منصوص علیہ مسائل میں قیاس مخالف نص [illegible]

باطل مگر مسکوت عنہ [illegible] خود اجازت سرکار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم سے مشروع [illegible] اس کی حقانیت کا

انکار بھی بدعت و بدمذہبی ہے تو بیان سے ثابت کہ قیاس شرعی صحیح کا انکار کریں وہی بدعتی و بدمذہب ہیں

نہ وہ جو اس پر چلیں قیاس شرعی شریعت اسلامیہ کا ایک رکن [illegible] ضروری ہے [illegible] اس کو نہ ماننے [illegible] ظاہری [illegible]

اور مذہب ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے [illegible] مسکوت عنہ میں قیاس کا حکم [illegible] فرمایا

تو ظاہر ہوں کہ جو اس کو نہ مانے وہ مخالف رسول ہے ہم نے یہاں یہ چند جملے اس ضرورت سے تحریر کیے کہ اس زمانہ

نا فہم [illegible] مسائل فقہ کو بعضوں کی خود خواستہ [illegible] عقلی گھڑے سمجھتے ہیں اور نہیں جانتے کہ

[illegible] قیاس [illegible] نہیں ہوتا بلکہ قیاس شرعی اسکو کہتے ہیں کہ حکم منصوص کی

حکم کی علت مؤثرہ تلاش کی جائے اور اس علت مؤثرہ کو غیر منصوص الحکم میں متحقق ہو بشرائط معلومہ اور اس غیر منصوص الحکم پر

حکم بھی اسی منصوص الحکم کا [illegible] حکم جاری کیا جاتا ہے۔ اور یہ [illegible] الاصول

[illegible]

(۱۹) ہدایہ اذا اذن المؤذن الاذان الاول ترک الناس البیع و توجہوا الی الجمعۃ و اذا صعد الامام المنبر جلس و اذن المؤذنون بین یدی المنبر ۱۲

(۲۰) کفایہ و ذکر المؤذن بلفظ الجمع اخراجا للکلام مخرج العادۃ فان المتوارث فی اذان الجمعۃ اجتماع المؤذنین لتبلیغ اصواتہم الی اطراف المصر الجامع ۱۲

(۲۱) خانیہ اذا اذن واحد بعد واحد علی المنارۃ یوم الجمعۃ ۱۲

[illegible]

(۲۲) سنن ابی داود و ترمذی حدثنا ھناد ثنا وکیع عن شعبۃ عن ابی عون عن الحارث بن عمرو عن رجال من اصحاب

معاذ عن معاذ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بعث معاذا الی الیمن فقال کیف تقضی فقال اقضی بما فی کتاب اللہ قال

فان لم یکن فی کتاب اللہ قال فبسنۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال فان لم یکن فی سنۃ رسول اللہ قال اجتہد رأیی قال الحمد للہ الذی وفق

رسول رسول اللہ [illegible] لما یرضی رسول اللہ [illegible] قال الترمذی ھذا حدیث لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ

ولیس اسنادہ عندی بمتصل [illegible] ابو بکر [illegible] انتہی [illegible] الحارث بن عمرو [illegible] مجہول

واصحاب معاذ من اہل حمص لا یعرفون [illegible] عمر بن الخطاب وابن مسعود وزید بن ثابت وابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم

اخرجہا البیہقی [illegible] وتلقاہ [illegible] بالقبول [illegible] فی الکتب [illegible] القیاس [illegible]

بالاعتبار [illegible] ۱۲

[illegible] مستحب ہے [illegible] ابن امیر الحاج

[illegible] اذان اگر مسجد [illegible] مؤذن تو یکے بعد دیگرے [illegible] جائز نہیں

اذانیں کہیں [illegible] امام نووی کی کتاب روضہ سے نقل کئے ہیں [illegible]

جماعت ہوتی ہیں [illegible] مکروہ ہے۔ امام نووی شرح صحیح مسلم شریف میں فرماتے ہیں [illegible] ہمارے اصحاب

فرماتے ہیں کہ جب دو سے [illegible] تو تین یا چار یا پانچ سے بھی زائد بقدر حاجت۔ عثمان بن عفان نے

کثرت ناس پر جماعت [illegible] اذان [illegible] بالترتیب [illegible] اور اقامت میں بھی

تعدد اشخاص کی ضرورت [illegible] مسجد میں اگر ایک سے زائد مؤذن ہوں تو [illegible] اذان [illegible]

تو فرصت پہلی اذان سے ہو جاتی ہے اور امام فخر الدین [illegible] شمس الائمہ حلوانی [illegible]

آئے [illegible] مؤذن اذان کہیں تو [illegible] پہلی اذان سے ہو جاتی ہے علامہ ابن عابدین کا حاشیہ [illegible]

~~لکھتے ہیں [illegible] اذا اذن المؤذن [illegible]~~

~~[illegible]~~ ہدایہ کے قول اذا اذن المؤذن الاذان الاول پر صاحب نہایہ نے تحریر کیا

کہ یہی عبارت [illegible] اس قول سے معلوم ہوا کہ اذان [illegible] مکروہ نہیں اور یہی [illegible] قول اذان [illegible]

پر اذان جماعت بدعت [illegible] علامہ شامی [illegible] صاحب ہدایہ [illegible] مسند [illegible]

چند فرمایا [illegible] مختار میں علامہ علاء الدین حصکفی [illegible]

شرح [illegible] قہستانی جلابی [illegible] ایک سے زائد مؤذن [illegible] اذان کہیں [illegible]

مفتی [illegible] فتح المعین [illegible] مسجد وسیع اور [illegible] کی آواز [illegible] اور [illegible]

[illegible] اذان [illegible] یکے بعد دیگرے [illegible] مسجد کے ایک جانب اذان [illegible]

[illegible]

---

(۳۲) السنة المتقدمة في الاذان ان يؤذن واحد بعد واحد فالكائن [illegible] واحدا بعد واحد في الصلوات التي اوقاتها ممتدة ۱۲

(۳۳) مدخل ابن حاج وكذلك الحكم في مذهب الشافعي قال الشيخ الامام النووي في كتاب الروضة [illegible] الاذان [illegible] فالمستحب ان لا يترسلوا بل ان اتسع الوقت ترتبوا فيه ۱۲

(۳۴) شرح صحيح مسلم للامام النووي قال اصحابنا فاذا احتاج الى اكثر من مؤذنين اتخذ ثلاثة واربعة فاكثر بحسب الحاجة وقد اتخذ عثمان بن عفان اربعة للحاجة عند كثرة الناس قال اصحابنا ويستحب ان لا يزاد على اربعة الا لحاجة ظاهرة قال اصحابنا واذا ترتب للاذان اثنان فصاعدا فالمستحب ان لا يؤذنوا دفعة واحدة بل ان اتسع الوقت ترتبوا فيه فان تنازعوا في الابتداء اقرع بينهم وان ضاق الوقت فان كان المسجد كبيرا اذنوا متفرقين في اقطاره وان كان ضيقا وقفوا معا واذنوا وهذا اذا لم يؤد اختلاف الاصوات الى تهويش فان ادى الى ذلك لم يؤذن الا واحد فان تنازعوا اقرع بينهم ولا يقيم في المسجد الواحد الا واحد الا اذا لم يحصل الكفاية بواحد وقال بعض اصحابنا لا بأس ان يقيموا معا اذا لم يؤد الى تهويش ۱۲

(۳۵) وفي التتارخانية اذا كان في المسجد اكثر من مؤذن اذنوا واحدا بعد واحد فالحرمة للاول [illegible] فتح القدير

(۳۶) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عسقلانی شرح ملتقی اور علامہ حسن شرنبلالی
مراقی الفلاح اور [illegible] مستفاد ہیں کہ [illegible] اذان مشروع ہے — اور بعہد [illegible] مؤذنوں کا یکے بعد دیگرے منارہ پر
یا منبر کے محاذی ہی قرأت [illegible] بار بار اذان کہنا ثابت نہیں نہ عہد فاروقی میں تعدد مؤذنین کا
مجموعہ لائق التفات ہوا مگر [illegible] ائمہ ثلاثہ کے نزدیک [illegible] احداث اذان نہ ہوا البتہ مؤذنین کا
اتفاق پر عہد [illegible] سیدنا عثمان [illegible] رضی اللہ تعالی عنہ کو بعہد [illegible] امام نووی نے [illegible] ۹
[illegible] سیدنا عثمان رضی اللہ تعالی عنہ [illegible] صلوات خمسہ کی اذان پر قیاس فرمایا [illegible] حافظ ابن حجر عسقلانی ۵
خیال ہے کہ [illegible] اذان ہی کو [illegible] قابل [illegible] فرمایا [illegible] ائمہ حنفیہ [illegible] متوارث [illegible] بموجب اذان کو دو بارہ
احداث فرمایا اور عہد صحابہ و مجتہدین سے اتفاق کیا اسی نظیر عہد فاروقی کی جماعت تراویح ہے جسکا نعمت البدعۃ ہونا حدیث
ناطق صدق ہوا اب سیدنا عمر [illegible] مروج [illegible] بالفرض امر حدیث عثمانی پر صحابہ کا اجماع [illegible]
تو زائد بر حقیقت کہ یہ صحابہ کا [illegible] سنت ٹھہرایا اور بحیثیت سنت خلفاء راشدین [illegible] اقتداء کیلئے کافی ہوتا جبکہ
متوارث عملی و مجتہدین [illegible] حدیث [illegible] مارآہ المؤمنون حسنا فہو عند اللہ حسن وما رآہ المسلمون قبیحا
فہو عند اللہ قبیح اسے [illegible] موثق و مستحکم کر دیا اور امر متوارث تابعین کی مثال خطبات جمعہ میں صحابہ کرام و اہلبیت
ذکر بابرکت ہے جو عہد رسالت و خلافت راشدہ کے بعد مروج و معمول ہوا تابعین و تبع تابعین سے چلا اور امت نے
قبول کیا اب کوئی نہیں کہہ سکتا کہ خطبہ کا موضوع حمد و ثنا و تذکیر و موعظت ہے نہ مناقب صحابہ و اہلبیت —

---

(۲۸) کفایہ حاشیہ ہدایہ ذکر المؤذنون بلفظ الجمع اخراجا للکلام مخرج العادۃ فان المتوارث فی اذان الجمعۃ اجتماع المؤذنین لتبلیغ اصواتہم الی اطراف المصر الجامع ۱۲

(۲۹) درمختار المؤذنون اثنان اکثر من واحد اذنوا واحدا بعد واحد ولا یجتمعون کما فی الجلابی والتمرتاشی ذکرہ القہستانی ۱۲

(۳۰) ردالمحتار قال الرملی فی حاشیۃ البحر لم ار نقلا صریحا فی جماعۃ الاذان المسمی فی دیارنا باذان الجوق [illegible] الخطیب [illegible] وکراہتہ [illegible] فی النہایۃ فی الاذان الاول عند قول صاحب الہدایۃ واذا اذن المؤذنون [illegible] المتوارث [illegible] انہ [illegible] وکذلک [illegible] فی الاذان [illegible] الخطیب [illegible] انتہی ملخصا اقول [illegible] ذکر [illegible] کلام صاحب الہدایۃ

(۳۱) فتح المعین [illegible] المسجد [illegible] ثم قال [illegible] خصوصا [illegible] اذا المؤذنون الخمسۃ تحتاج الی الاعلام ۱۲ [illegible] اجتماع المؤذنین [illegible] الاذان [illegible] یجتمعون [illegible] لکل مؤذن [illegible] جمیعہم [illegible]

(۳۲) فتح الباری ابن حجر عسقلانی [illegible] ان عثمان رضی اللہ تعالی عنہ احدثہ لاعلام الناس [illegible] وقت الصلوۃ قیاسا علی بقیۃ الصلوات فالحق الجمعۃ بہا ۱۲

(۵۰) موطا امام محمد باب قیام رمضان وقد روی عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم انہ قال
ما راہ المؤمنون حسنا فہو عند اللہ حسن وما راہ المسلمون قبیحا فہو عند اللہ قبیح ۱۲

ذی الحجہ ۳۵ھ میں سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے ان کے بعد حضرت علی [illegible]
علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ [illegible] ۱۷ رمضان ۴۰ھ میں [illegible] شہید ہوئے اور ربیع الاول یا الآخر
۴۱ھ میں سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام حکومت امیر معاویہ کو سونپ دی [illegible] رجب ۶۰ھ میں [illegible]
وفات پائی اور سلطنت یزید کو ملی پھر ربیع الاول ۶۴ھ میں یزید [illegible] اور سیدنا عبد اللہ بن الزبیر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خلافت قائم ہوئی ان پر مروان بن الحکم اموی باغی ہو کر [illegible] اور شام ومصر پر مسلط ہو گیا
۶۵ھ میں مرا اور اسکا بیٹا عبد الملک بن مروان بادشاہ بنا عبد الملک نے ۷۳ھ میں حجاج [illegible] کو بھیجا جس نے
سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حرم مکہ معظمہ میں لڑائی کی [illegible] اذان سنت کی [illegible]
یعنے جمعہ کے دن [illegible] ایک تیسری اذان [illegible] سنت کیلئے [illegible]
[illegible] کیلئے اذان مشروع نہیں [illegible] فرائض [illegible] واجبات [illegible] اذان مشروع
ہوئی [illegible] شوال ۸۶ھ میں عبد الملک مرا اور اسکا بیٹا ولید جانشین ہوا اسکے بعد جمادی الآخرہ ۹۶ھ میں اسکا
بھائی سلیمان بن عبد الملک بادشاہ ہوا اور صفر ۹۹ھ میں وفات [illegible] عمر بن عبد العزیز [illegible] خلافت [illegible]
اور رجب ۱۰۱ھ میں وفات پائی [illegible] کے بعد یزید بن عبد الملک بن مروان تخت نشین ہوا اور شعبان ۱۰۵ھ میں
ہشام بن عبد الملک کی سلطنت ہوئی ابن الحاج مدخل میں لکھتے ہیں ہشام نے اپنے زمانہ حکومت میں اذان
موذنوں کو [illegible] خطبہ کے وقت [illegible] اذان [illegible] اذان [illegible] اور اذان
منارہ پر منتقل کیا [illegible]
[illegible] ہشام [illegible] اذان [illegible]
[illegible] اذان [illegible]
[illegible] اذان [illegible]

(۲۳) مدخل ابن الحاج مالکی [illegible] فی اذان الجمعۃ اذا صعد الامام علی المنبر ان یکون المؤذن علی المنار کذلک
کان علی عہد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وابی بکر وعمر وصدر من خلافۃ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم وان المؤذنون ثلثۃ یؤذنون
واحدا بعد واحد ثم زاد عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذانا آخر بالزوراء وھو موضع بالسوق لما ان کثر الناس
وابقی الاذان الذی کان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم علی المنار والخطیب علی المنبر [illegible] ثم ان
[illegible] ہشام بن عبد الملک [illegible] ھذا الاذان الذی فعلہ عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بالزوراء وجعلہ علی المنار
وکان المؤذن واحدا یؤذن [illegible] ثم نقل الاذان الذی کان علی المنار [illegible] المنبر علی عہد النبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وابی بکر وعمر وصدر من خلافۃ عثمان بن عفان [illegible] وکانوا یؤذنون ثلثۃ [illegible]
یؤذنون جماعۃ ثم قال فیہ وقد تقدم ان اول من احدث الاذان جماعۃ ہشام بن عبد الملک فجعل المؤذنین الثلثۃ
الذین کانوا یؤذنون واحدا بعد واحد علی المنار علی عہد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وابی بکر وعمر وعثمان یؤذنون بین یدیہ
جمیعا اذا صعد الامام علی المنبر ۱۲
[illegible] مصطلحات [illegible] احادیث [illegible] ۱۲
(۲۵) تاریخ الخلفاء سیوطی [illegible] ابن ابی شیبۃ فی المصنف [illegible] قال اول من احدث الاذان [illegible]
[illegible] عبد الملک [illegible] ۱۲
(۲۶) [illegible] اذان [illegible] ۱۲
(۲۷) فتح القدیر [illegible]

تنبیہ یہ نوعِ ہی [illegible] اذان [illegible] بعض مواقع [illegible] مسجد کی [illegible] نمازیوں کا بلانا ہے بلکہ [illegible]

اذان کا ورود ایسے مواقع میں بھی آیا ہے جہاں اعلان کا بلانا نماز کیلئے مسجد میں نہیں آنا امام محمد بن [illegible]

ماہِ رمضان میں بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو سحری کیلئے رات سے اذان کہتے اور ابن ام مکتوم طلوعِ فجر پر اذان کہتے

امام طحاوی نے فرمایا یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا کہ بلال کی یہ اذان خوابیدہ کو بیدار اور غائب کو واپس بلانے کیلئے

تھی نماز کیلئے نہ تھی امام مسلم کی روایت سے قائم کو واپس اور خوابیدہ کو بیدار کرنے کو اسلئے بلال اذان دیتے تھے یہ اذان قدوم

استفتاح وقت نماز کیلئے نہ تھی ثانیاً سنن ابوداود و نسائی میں ہے مامی [illegible] یہ اذان و اقامت کہ بعد نماز تھی اللہ تعالیٰ

اوسکا گناہ معاف فرماتا ہے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً ~~[illegible]~~ ابن ابی صعصعہ انصاری سے مرفوعاً فرماتے ہیں تم ریوڑ

یا جنگل میں ہو تو بلند آواز سے اذان کہو اور بلند آواز سے کہو آواز پہنچے گی [illegible] جن و انس اور ہر شئی روز قیامت موذن کی

گواہ ہونگی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد بیان فرمایا کہ آدمی کو

خالی زمین کو بیابان آ جائے تو وضو کرے پانی نہ ہو تو تیمم کرے پھر اقامت کہکر نماز پڑھے تو اوسکے ساتھ دو فرشتے نماز پڑھیں گے

اور اذان و اقامت سے نماز ادا کریگا تو اوسکے پیچھے خدا کی اتنی مخلوق نماز پڑھے گی کہ دونوں کنارے [illegible]

محقق ابن الہمام فتح القدیر میں فرماتے ہیں یہ اور اسکے امثال سے معلوم ہوتا ہے کہ مقصود اذان اعلام ہی میں منحصر نہیں ۱۲

---

(۵۱) سنن امام نسائی و شرح معانی الآثار امام طحاوی و صحیح بخاری و موطا مالک میں بروایت امام محمد مالک عن عبداللہ بن دینار عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال ان بلالا ینادی بلیل فکلوا واشربوا حتی ینادی ابن ام مکتوم قال محمد کان بلال ینادی بلیل فی شہر رمضان لسحور الناس وکان ابن ام مکتوم ینادی للصلوٰۃ بعد طلوع الفجر فلذلک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلوا واشربوا حتی ینادی ابن ام مکتوم ۱۲

(۵۲) شرح معانی الآثار امام طحاوی عن ابن مسعود مرفوعا لا یمنعن احدکم اذان بلال من سحورہ فانہ ینادی او یؤذن لیرجع قائمکم و لینتبہ نائمکم ثم قال الطحاوی فقد اخبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان ذلک النداء کان من بلال لینتبہ النائم ولیرجع القائم لا للصلوٰۃ اقول ولفظ رواہ الامام مسلم الا انہ قال لیرجع قائمکم و یوقظ نائمکم ۱۲

(۵۳) سنن ابوداود و نسائی اخبرنا محمد بن سلمۃ ثنا ابن وہب عن عمرو بن الحارث ان ابا عشانۃ المعافری حدثہ عن عقبۃ بن عامر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یقول یعجب ربک من راعی غنم فی راس شظیۃ الجبل یؤذن بالصلوٰۃ و یصلی فیقول اللہ عزوجل انظروا الی عبدی ہذا یؤذن و یقیم الصلوٰۃ یخاف منی قد غفرت لعبدی و ادخلتہ الجنۃ ۱۲

(۵۴) امام مالک و شافعی و نسائی و ابن ماجۃ و بخاری حدثنا عبداللہ بن یوسف نا مالک عن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعۃ الانصاری ثم المازنی عن ابیہ انہ اخبرہ ان ابا سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لہ انی اراک تحب الغنم والبادیۃ فاذا کنت فی غنمک او بادیتک فاذنت للصلوٰۃ فارفع صوتک بالنداء فانہ لا یسمع مدی صوت المؤذن جن ولا انس ولا شیء الا شہد لہ یوم القیامۃ قال ابوسعید سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ۱۲

(۵۵) فتح القدیر ابن الہمام روا عبدالرزاق عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اذا کان الرجل بارض قی فحانت الصلوٰۃ فلیتوضا فان لم یجد ماء فلیتیمم فان اقام صلی معہ ملکان وان اذن و اقام صلی خلفہ من جنود اللہ ما لا یری طرفاہ ۱۲

(۵۶) [illegible] ان المقصود من الاذان لم ینحصر فی الاعلام [illegible] من الاعلان بہذا الذکر نشر ذکر اللہ و دینہ فی ارضہ [illegible] تعظیم اللہ تعالیٰ [illegible] العباد [illegible] فتح القدیر ابن الہمام

[illegible] امام قوام الدین [illegible] مسجد میں [illegible]
الصلوٰۃ جامعۃ اور اذان اقامت [illegible] اذان مشروع ہوئی [illegible] امام نووی [illegible]
علما نے فرمایا اذان کی فضیلتیں چار ہیں شعار اسلام و کلمۂ توحید کا اظہار دخول وقت نماز کا اعلام اور مقام نماز کا
اور جماعت کی طرف بلانا۔ قہستانی میں جلابی سے ہے کہ اذان مسجد یا [illegible] یعنی [illegible] مسجد [illegible]
مطلب یہ ہے کہ دور تک پہنچنا اسلام [illegible] نماز [illegible] ایسی جگہ ہونا [illegible] مسجد [illegible]
[illegible] تفصیلات و اجمال [illegible] میں تکثیر و توافق [illegible] شریعت میں متعدد موجود ہیں [illegible] تتبع سے [illegible]
مثال [illegible] بیان سجدۂ تلاوت و رکوع نماز [illegible] پیش کر رہا ہوں اس مسئلہ کی پوری کیفیت دیکھنا ہو تو کتب اصول و فقہ
الاشباہ والنظائر وغیرہ دیکھو۔

وصل ۵ – تشریع اذان اور اس کے لوازم و حوادث بعد ششم ہجری کے بعد پھر ایک بار قرون اولیٰ پر نظر ڈالی۔ جمعہ و جماعات
خمسہ کے لیے اذان مشروع ہوئی تو تداعی بندا الصلوٰۃ الصلوٰۃ نماز عیدین و کسوف آفتاب میں بدستور قائم رہی چنانچہ صحیح بخاری
شریف میں ہے کہ عہد رسالت میں کسوف آفتاب ہوا تو الصلوٰۃ جامعۃ کی ندا بلند کی گئی صحیح مسلم شریف میں ہے عہد رسالت میں
سورج گہن ہوا تو حضور نے منادی بھیجا الصلوٰۃ جامعۃ کی ندا [illegible] کسوف آفتاب [illegible] ابراہیم علی ابیہ
وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے دن ہوا تھا تو یہ تشریع اذان کے بعد کا واقعہ ہے۔ امام شافعی سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وصحبہ وسلم عیدین میں موذن کو حکم فرماتے کہ الصلوٰۃ جامعۃ کی ندا بلند کرے۔ ابن الہمام صحیح مسلم سے روایت جابر بن سمرہ
لائے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے ساتھ اور نیز متعدد بار نماز عیدین بلا اذان و اقامت ادا کی عبد الرزاق [illegible]

---

(۵۶) صحیح بخاری حدثنی اسحٰق [illegible] ثنا یحیی بن صالح ثنا معاویۃ بن سلام بن ابی سلام [illegible] ثنا یحیی بن ابی کثیر
قال اخبرنی ابو سلمۃ بن عبد الرحمٰن بن عوف الزہری عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ قال لما کسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم نودی ان الصلوٰۃ جامعۃ ۱۲

(۵۷) صحیح مسلم [illegible] ثنا محمد بن مہران الرازی ثنا الولید بن مسلم قال الاوزاعی [illegible] سمعت ابن شہاب الزہری یخبر عن عروۃ عن عائشۃ ام المومنین
الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت ان الشمس خسفت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فبعث منادیا الصلوٰۃ جامعۃ ۱۲

(۵۸) صحیح بخاری و صحیح مسلم [illegible] ثنا عبد اللہ بن نمیر [illegible] واللفظ [illegible] عن المغیرۃ بن شعبۃ قال
انکسفت الشمس [illegible] یوم مات ابراہیم ابن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم الحدیث ۱۲

(۵۹) شرح صحیح بخاری قسطلانی روی الشافعی عن الثقۃ عن الزہری قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم
یامر المؤذن فی العیدین فیقول الصلوٰۃ جامعۃ [illegible] الصلوٰۃ الکسوف [illegible] ۱۲

(۶۰) [illegible] صحیح مسلم حدثنا یحیی بن یحیی و حسن بن الربیع و قتیبۃ بن سعید و ابو بکر بن ابی شیبۃ قال یحیی اخبرنا
وقال الآخرون ثنا ابو الاحوص عن سماک عن جابر بن سمرۃ قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العیدین غیر مرۃ ولا مرتین
بغیر اذان ولا اقامۃ ۱۲

(۴۹) خانیہ الاذان شرع للاعلام [illegible] للصلوٰۃ [illegible] وقت الصلوٰۃ [illegible] الانتظار [illegible] ۱۲
(۵۰) شرح صحیح مسلم للنووی ذکر العلماء فی حکمۃ الاذان [illegible] اظہار شعار الاسلام وکلمۃ التوحید والاعلام بدخول وقت الصلوٰۃ وبمکانہا والدعاء الی الجماعۃ
(۵۱) قہستانی عن الجلابی انہ یؤذن فی المسجد او ما فی حکمہ لا فی البعید ۱۲

[illegible]

[illegible] یا ارشاد کرے حی [illegible] جملہ عیدین میں نماز جماعت کی آواز بلند کرنا [illegible] سے متوارث و مقبول [illegible] اذان [illegible] مروانیہ اور امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایجاد [illegible] بھی [illegible] عید کا [illegible] نہیں کہ [illegible] معلوم ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے خطبہ سے پہلے بلا اذان و اقامت نماز عید پڑھی ہے — امام شافعی کا قول ہے کہ امام الصلوٰۃ جامعۃ کی آواز بلند کرائے تو کچھ حرج نہیں ہے اسے اگر [illegible] کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم عیدین میں [illegible] فرمایا [illegible] کہ الصلوٰۃ جامعۃ کہو فتح القدیر میں ابن الہمام لکھتے ہیں کہ نماز عید واجب ہے تو اس کے لئے اذان کا حکم [illegible] اذان فرائض و واجبات کے لئے ہے یہاں سے دو باتیں نکلتی ہیں ایک یہ کہ غیر فرائض و واجبات میں اذان کی تشریع واقع نہیں [illegible] اضافہ بنی مروان یا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مطلقاً اجتہاد کہ نہ مانا — دوسری یہ کہ نماز عید کیلئے نداء الصلوٰۃ جامعۃ رسالت سے متوارث ہے اس پر الصلوٰۃ سنۃ التراویح کا قیاس ہو سکتا ہے اور اسکی مثال سنت عید کیلئے الصلوٰۃ الصلوٰۃ چنانچہ شرح مشکوٰۃ میں شیخ عبد الحق محدث دہلوی تحریر فرماتے ہیں اما اذان دیگر از وی کہ در وقت سنت میگویند نہ در زمان نبوت بود و نہ در زمان صحابہ و نہ بعد از ایشان و محل نیست بران در اکثر بلاد اسلام و معلوم نیست کہ از کے باز حادث شدہ و کہ کردہ پس ناچار آنست کہ سنت ہم باذان اول ادا کنند و اگر بگویند السلام الصلوٰۃ الصلوٰۃ سنۃ رسول اللہ گویند ممکن است —

(٦١) صحیح مسلم حدثنی محمد بن رافع نا عبد الرزاق انا ابن جریج اخبرنی عطاء ان ابن عباس ارسل الی ابن الزبیر اول ما بویع له انه لم یکن یؤذن للصلوٰۃ یوم الفطر فلا تؤذن لها قال فلم یؤذن لها ابن الزبیر یومه الحدیث ۱۲

(٦٢) سنن نسائی اخبرنا قتیبۃ ثنا ابو عوانۃ عن عبد الملک بن ابی سلیمان عن عطاء عن جابر قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم فی عید قبل الخطبۃ بغیر اذان ولا اقامۃ ۱۲

(٦٣) صحیح مسلم حدثنا محمد بن عبد اللہ بن نمیر ثنا ابی ثنا عبد الملک بن ابی سلیمان عن عطاء عن جابر بن عبد اللہ قال شهدت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم الصلوٰۃ یوم العید فبدأ بالصلوٰۃ قبل الخطبۃ بغیر اذان ولا اقامۃ الحدیث ۱۲

(٦٤) شرح صحیح مسلم للامام النووی [illegible] فیه دلیل علی انه لا اذان ولا اقامۃ للعید وهو اجماع العلماء الیوم وهو المعروف من فعل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم والخلفاء الراشدین [illegible] ویستحب ان یقال فیها الصلوٰۃ جامعۃ ۱۲

(٦٥) هدایۃ الاذان سنۃ للصلوات الخمس والجمعۃ لا سواها للنقل المتواتر ۱۲

(٦٦) فتح القدیر لابن الہمام فلا یؤذن للعید والکسوف والوتر وان کان واجبا لکن اذان [illegible] وقتیا [illegible] بیان کا اقول واما ما اخرجه الامام مسلم عن جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنهما ان لا اذان للصلوٰۃ یوم الفطر حین یخرج الامام ولا بعد ما یخرج ولا اقامۃ ولا نداء ولا شیء لا نداء یومئذ ولا اقامۃ قال النووی [illegible] الصلوٰۃ جامعۃ کما قد [illegible] فیما دل علی ان [illegible] لا اذان ولا اقامۃ [illegible] ولا شیء [illegible] قلت ویحتمل النفی [illegible] الصلوٰۃ جامعۃ [illegible] التاویل [illegible]

وصل (ق) اب جس چیز کی ابتداءً بلا نکیر جمہور وارد ہوا کہ ثبوت میں ماشروع عملی کی شرع اول سے تقدیم ایک
وہ ارتفاع جواز عامہ ممنوعہ مدعین و کسوف احادیث بھی ممنوع ہوئی تو مگر کچھ عبادات فرائض میں ایسا حکم شرعی کیا ہوا ہے ثابت فعلاً
بالشبہ نہ عراق سیکنڈ ہے کہ تنسیخ کے بعد مامور بہ کا جواز باقی رہتا ہے اور اسلئے بقاء جواز تداعی بالنداء کے اثبات کیلئے اوس کو
دلیل مستانف کی اصلاً حاجت نہیں مگر جمہور حنفیہ کہ تنسیخ وجوب کے بعد جواز عینی کو بلا ثبوت سمجھتے ہیں اثبات جواز کیلئے
دلیل مستانف کے محتاج ہیں اب عہد رسالت کے مسائل دائرہ پر غور کیجئے ہجرت کے بعد سولہ سترہ ماہ بعد قبلہ نماز تبدیل ہوا اب تک
نماز بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھی جاتی تھی مگر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی خواہش تھی کہ بنائی ابراہیمی قبلہ ہو اور
اس باب میں لطیفۂ غیبی کے منتظر تھے آخر ضمیر حقیقت منیر کی طلق وحی آسمانی آئی **قول وجہک شطر المسجد الحرام** (مسجد حرام کی
سمت منہ پھیری) اور اوس وقت سے قبلۂ نماز کعبۂ مکرمہ بنا مدینہ طیبہ جانے و توقع کی جاسکتی ہے کہ اب توجہ الی القدس بمعنی ممکن جائز
جائز نہیں ہو کیونکہ (ملاحظہ) اہل مدینہ بیت المقدس کی جانب منہ کر کے پڑھیں تو کعبہ مکرمہ سے روگردانی ہوتی ہے اسلئے کہ مدینہ طیبہ
دونوں کے بیچ میں واقع بیت المقدس اوس کی جانب شمال اور کعبہ معظمہ جانب جنوب تو یہ نفس تنسیخ توجہ الی القدس کی مانع لیں
نسخ وجوب کیساتھ جواز توجہ الی القدس بھی یہاں باقی نہ رہا سجدہ تحیت امم سابقہ میں مشروع بلکہ واجب تھا شریعت اسلام نے اسکو منسوخ
و ممنوع فرمایا اب اوسکی اباحت اصلاً باقی نہیں ہے اور اسی نوع کے مسئلہ کا تتبع ثابت کرتا ہے کہ مامور بہ منسوخ ہو کر ممنوع
ہو گیا مسئلہ زیر بحث پر غور کیجئے تو تشریع اذان میں کوئی بات ایسی نہیں جو تداعی بالنداء کی منافی ہو بلکہ خاص اذان کہ اعلام اور
تداعی بالنداء ہی میں اوسی کی تائید و استحکام ہے نہ کہ رد و انکار تا قرون اولیٰ میں کوئی ایسا مادہ پایا جاتا ہے جو صورت تداعی بالنداء کا
امتناع ثابت کرتا ہو بلکہ اسکے برعکس تثویب خواص و تثویب عوام عہد رسالت و خلافت میں موجود جو تداعی بالنداء کی
ایک صنف ہے تو نفس تشریع اذان امتناع تداعی کا موجب نہیں بلکہ تثویب سیدنا بلال اوسکی اباحت کی مثبت ہے اور اسکے
نظائر بکثرت موجود … جیسا امام … بعض علماء مشہور ہے … روزے فرض ہوئے آیت کریمہ … صوم منکم فلیصمہ
او کو منسوخ … اور صیام رمضان کو فرض کیا اور … منسوخہ کی ممانعت [illegible] پایا جاتا بلکہ فرضیت منسوخ ہونے کے بعد بھی
اوسکی تعیین قرون اولیٰ میں پایا گیا مامور منسوخ کے مباح و مندوب ہونے کی ایک مثال یہ بھی قیام لیل کی اباحت بعد النسخ ذکر کی
… اب … کی تائید قرون اولیٰ سے … مسئلہ … امام بخاری ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ مقام
ابطح میں اونہوں نے دیکھا کہ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت میں حاضر آئے اور نماز کی اطلاع دی
پھر نیزہ لیا اور حضور کے سامنے (سترہ) گاڑ دیا اور اقامت کہی

---

(۴۶) صحیح بخاری شریف حدثنا اسحق ثنا جعفر بن عون ثنا ابو العمیس عن عون بن ابی جحیفة عن ابیه
قال رأیت رسول الله صلی الله تعالی علیه وآله وصحبه وسلم بالابطح فجاءه بلال فاذنه بالصلوة ثم خرج بلال بالعنزة
حتی رکزها بین یدی رسول الله صلی الله تعالی علیه وآله وصحبه وسلم بالابطح واقام الصلوة ۱۲

[illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم [illegible] حضرت [illegible]
سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوا [illegible] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم [illegible]
مولی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما [illegible] اور [illegible] نماز پڑھائی سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]
جانب [illegible] اور جانب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] مطابق ارکان [illegible]

(۶۵) صحیحین [illegible] بطریق الاعمش عن ابراہیم عن الاسود عن ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اما الامام مسلم فقال حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ
ثنا ابو معاویۃ و وکیع ح وحدثنا یحیی بن یحیی واللفظ لہ انا ابو معاویۃ عن الاعمش واما الامام البخاری فقال حدثنا مسدد ثنا عبد اللہ بن داود
حدثنا الاعمش ثم قالا عن ابراہیم عن الاسود عن ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت [illegible] (النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ [illegible]) وقال الامام [illegible]
حدثنا [illegible] ثنا احمد بن یونس ثنا ابو معاویۃ ثنا الاعمش عن ابراہیم عن الاسود عن ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت لما ثقل رسول
وعند البخاری لما مرض النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم [illegible] مرضہ الذی مات فیہ اتاہ [illegible] یؤذنہ بالصلوۃ فقال
وعند البخاری ومسلم مروا ابا بکر فلیصل بالناس قالت [illegible] عند البخاری بالناس قالت فقلت یا رسول اللہ لو امرت عمر ان یصلی بہم فقال ائتوا
ابا بکر رجل اسیف ومتی یقوم مقامک لم یسمع الناس قال مروا ابا بکر فلیصل بالناس فامروا ابا بکر یصلی بالناس فلما دخل فی الصلوۃ وجد
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خفۃ فقام یہادی بین رجلین ورجلاہ تخطان فی الارض فلما سمع ابو بکر حسہ ذہب [illegible]
ان صل کما انت فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتی جلس عن یسار ابی بکر وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یصلی بالناس وابو بکر
یقتدی بالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہو قائم والناس یقتدون بصلوۃ ابی بکر [illegible] عند ما ان الثالثۃ او الرابعۃ انکن صواحب
یوسف وعند البخاری وابو بکر یسمع الناس التکبیر [illegible] فعنیۃ [illegible] ابو بکر بصلوۃ رسول اللہ والناس مقتدون بصلوۃ ابی بکر [illegible]
وقد اخرج [illegible] الثلثۃ [illegible] عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ عن ام المؤمنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اما البخاری فقال حدثنا احمد بن یونس
ثنا زائدۃ عن موسی بن ابی عائشۃ عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ وقال [illegible] فقال حدثنا احمد بن عبد اللہ بن یونس ثنا زائدۃ ثنا موسی بن ابی عائشۃ واما
الامام الطحاوی فقال حدثنا ابن ابی داود ثنا احمد بن یونس ثنا زائدۃ ثنا موسی بن ابی عائشۃ عن عبید اللہ بن عبد اللہ قال دخلت علی
عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فقلت الا تحدثینی عن مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقالت بلی ثقل النبی [illegible] المسجد ینتظرون
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لصلوۃ العشاء الآخرۃ [illegible] ثقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] ثقل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ثم قال النبی [illegible] فقال اصلی الناس قلنا لا ہم ینتظرونک [illegible] للصلوۃ [illegible] یا رسول اللہ قال ضعوا لی ماء فی المخضب ففعلنا فاغتسل ثم ذہب
لینوء فاغمی علیہ ثم افاق فقال اصلی الناس قلنا لا ہم ینتظرونک یا رسول اللہ فقال ضعوا لی ماء فی المخضب ففعلنا فاغتسل ثم ذہب لینوء
فاغمی علیہ ثم افاق فقال اصلی الناس قلنا لا ہم ینتظرونک یا رسول اللہ قالت والناس عکوف [illegible] الامام الطحاوی اختصر الحدیث ولم یذکر
[illegible] الناس عکوف فی المسجد ینتظرون رسول اللہ [illegible] لصلوۃ العشاء الآخرۃ فارسل رسول اللہ [illegible]
[illegible] الی ابی بکر ان یصلی بالناس قال [illegible] فکان یصلی بہم تلک الایام [illegible] قالت فصلی بہم ابو بکر [illegible] الامام قال الطحاوی
ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وجد من نفسہ خفۃ [illegible] فخرج بین رجلین احدہما العباس لصلوۃ الظہر [illegible]
فخرج بین رجلین احدہما العباس لصلوۃ الظہر الحدیث [illegible] علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ اقول کما رواہ
الاسود عن ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا من اذان بلال وخروجہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کان لصلوۃ الظہر الحدیث [illegible] عن ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا
وقد اورد [illegible] المحقق [illegible] قال [illegible] البیہقی لا تعارض [illegible] الترمذی انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خلف ابی
قاعدا قال البیہقی فی الصلوۃ التی کان [illegible] صلوۃ الظہر [illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فیما [illegible] الاثنین
وہی آخر الصلوۃ [illegible] رواہ الترمذی [illegible] عن الزہری [illegible]
ثم ارخانہ [illegible] و کشف [illegible]
[illegible] بکر [illegible] فی مغازی عن الزہری
[illegible] ابی بکر [illegible]
[illegible]

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ نماز صبح کی اطلاع دینے بلال آئے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو
خواب استراحت میں مشغول پایا آواز الصلوۃ خیر من النوم بلند کی یہ کلمہ اذان صبح میں بڑھا دیا گیا [illegible] فرماتے ہیں کہ ایک بار بلال آئے نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو نماز صبح کیلئے بلانا چاہا تو کہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وآلہ وسلم استراحت میں ہیں تو بلال بلند آواز سے چلائے الصلوۃ خیر من النوم اور بعدہ حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے
کہ وہ ایکدن نماز صبح کی اطلاع دینے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے حضور کو آرام میں پایا کہا الصلوۃ خیر من النوم
کہا حضور سید الرسل صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے یہ کلمہ [illegible] بہت اچھا ہے اسکو اپنی اذان میں داخل کرلو حضرت سعد قرظ حضور نبی کریم
علیہ الصلوۃ والسلام کے مؤذن فرماتے ہیں بلال صبح کو حی علی خیر العمل کی آوازیں لگایا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے
اونکو حکم فرمایا کہ اوسکی جگہ الصلوۃ خیر من النوم کہا کریں حضرت ابی محذورہ مؤذن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم فرماتے ہیں
مجکو نبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے نماز صبح میں الصلوۃ خیر من النوم تعلیم فرمایا غرضکہ عہد رسالت میں کلمہ الصلوۃ خیر من النوم کا
خیر من استعمال [illegible] صحابہ سے بحمد اللہ شہرت منقول ہے حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے اسکو بطور تثویب [illegible] کہا تھا
حضور سید رسالت نے اسکو داخل اذان کرادیا حضرت بلال تثویب میں دوسرے الفاظ سے کام لیتے رہے یہی [illegible] رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم [illegible] استعمال بطور تثویب دوسرے اوقات میں ممنوع فرمادیا تھا عہد فاروقی میں مؤذن نے کلمہ الصلوۃ

---

(۷۵) جامع صغیر بحوالہ طبرانی و کتاب الاذان ابو الشیخ عن ام المومنین الصدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا قالت جاء بلال الی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ
یؤذنہ لصلوۃ الصبح فوجدہ نائما فقال الصلوۃ خیر من النوم فاقرت فی اذان الصبح ۱۲

(۷۶) مسند احمد و صحیح ابن خزیمہ وابن حبان عن عبد اللہ بن زید قال فجاءہ فدعاہ ذات غداۃ الی الفجر فقیل لہ ان رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نائم فصرخ بلال باعلی صوتہ الصلوۃ خیر من النوم ۱۲

(۷۷) معجم طبرانی کبیر حدثنا محمد بن علی الصائغ المکی ثنا یعقوب بن حمید ثنا عبد اللہ بن وہب عن یونس بن یزید عن الزہری
عن حفص بن عمر عن بلال رضی اللہ تعالی عنہ انہ اتی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم یؤذنہ بالصبح فوجدہ راقدا فقال الصلوۃ خیر من النوم
مرتین فقال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ما احسن ہذا یا بلال اجعلہ فی اذانک ۱۲

(۷۸) کتاب الاذان ابو الشیخ عن سعد القرظ قال کان بلال رضی اللہ تعالی عنہ ینادی بالصبح فیقول حی علی خیر العمل فامرہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وآلہ وصحبہ ان یجعل مکانہا الصلوۃ خیر من النوم وترک حی علی خیر العمل ۱۲

(۷۹) موطا امام محمد قال مالک بلغنا ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ جاءہ المؤذن یؤذنہ لصلوۃ الصبح فوجدہ نائما فقال
الصلوۃ خیر من النوم فامرہ عمر ان یجعلہا فی نداء الصبح

(۸۰) مرقاۃ شرح مشکوۃ [illegible] فامرہ عمر ان یجعلہا ای ہذہ الکلمۃ فی نداء الصبح ای اذان الصبح [illegible] لا لایقاظ النائم فی غیر الاذان قال
[illegible] سنۃ [illegible] من رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم [illegible] علیہ حدیث ابی محذورۃ رضی اللہ تعالی
[illegible] استعمال الصلوۃ خیر من النوم فی غیر ما شرع فیہ [illegible] ۱۲

(۸۱) تاریخ الخلفاء [illegible] عن الزہری [illegible] یوقظ الناس بالصلوۃ ۱۲

(۸۲) [illegible] لا اعلام باوقات الصلوۃ [illegible] ۱۲

(۸۳) تاریخ الخلفاء سیوطی [illegible] فقال الصلوۃ [illegible] ینادی [illegible] الصلوۃ [illegible]

(۸۴) تاریخ الخلفاء [illegible] الاوائل [illegible] الصلوۃ [illegible]

... بن امام ... نقل کرتے ہیں کہ امام مالک کو معلوم ہوا کہ نماز صبح کی اطلاع دینے کیلئے مؤذن ...
... الصلوٰۃ خیر من النوم کی ندا بعد ... فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم دیا کہ اسکو ندائے صبح ...
... جلال سیوطی امام زہری سے ... شہادت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ناقل کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو ...
... کہ نماز ... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اوقات جماعات کی اطلاع ...
نیز جلال سیوطی تاریخ الخلفاء میں ابن سعد سے ناقل کہ ابن النباح مؤذن حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ...
اور کہا الصلوٰۃ تو امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دروازہ سے باہر تشریف لائے لوگوں کو الصلوٰۃ الصلوٰۃ کی ندا دیتے جاتے
کہ ابن ملجم شقی آڑے آیا اور امیر المؤمنین پر تلوار چلائی امام مسلم نیشاپوری صحیح میں راوی[۸۰] کہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس مؤذن
نماز کیلئے بلانے آیا تاریخ الخلفاء میں حافظ سیوطی اوائل عسکری سے ناقل کہ سب سے پہلے کلمہ السلام علیک یا امیر المؤمنین
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الصلوٰۃ یرحمک اللہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے کہا گیا مگر کلمہ السلام علیک ایہا النبی و
حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت اور سیدنا فاروق و مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر بھی تثویب مؤذنین مروی تو ایسا یہ معنی
ہو سکتے ہیں کہ یہ الفاظ بعد خلفائے راشدین کسی پر تثویب نہ ہوئی پہلی بار بعہد رسالت ہے بعد امیر معاویہ کیلئے ... یہ الفاظ ...

وصل (۷)

فصول ماسبق میں تشریع اذان و حوادث مابعد کی کیفیت اور اقامت و تثویب خواص و عوام کی حالت بالجملہ جو منفعہ شہود پر پیدا ہوئی اب ہم اس باب میں اقوال علمائے قدیم و حدیث پر تنقید اور مذہب حق کی تائید اور باطل کی تزییف کریں وعلی اللہ التکلان وبہ الوصول الی ذروۃ التحقیق — اذان و اقامت و تثویب تینوں کے متعلق لوگوں میں غلط فہمیاں پیدا ہوئیں اذان میں ترجیع یعنی شہادتین کو چار چار بار تکرار اسکا نتیجہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اذان تعلیم فرمائی اور شہادتین کو حسب مقصود شرعی بلند آواز سے ادا نہ کیا تو حضور رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تکرار شہادتین کا حکم فرمایا حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سمجھے کہ اذان میں شہادتین کو دو دو بار آہستہ اور دو دو بار بلند آواز سے کہنا چاہئے مگر یہ رائے ... اسلئے کہ دیگر مؤذنوں کو یہ نہیں بتایا گیا نہ اذان بلال میں یہ تھا ... صحیح ... بیان کیا اور اقامت میں بھی ... کہ کلمات کی تکرار مطلوب ... [illegible] ... ولی اللہ صاحب دہلوی کا ترجیع کو باب اختلاف قرأت سے سمجھنا ... خیال ہے اور اس کا ثبوت دلیل شرعی کا محتاج ہے — تثویب کے بارے میں سب سے پہلی غلطی ان لوگوں کی ہے جو یہ سمجھے کہ ابن ابی شیبہ[۸۱] کی یہ روایت صحیح اور محفوظ ہے کہ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مؤذن مکہ نے حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آکر بعد اذان حی علی الصلوٰۃ ... [illegible] ... ان صحیح روایتوں کے منافی ہے جو اس بارہ میں ہیں ... منقول ہیں ... ہرگز عقل باور نہیں کر سکتی کہ ... فعل ابو محذورہ ... معروف تھا سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابو محذورہ پر ... کریں اور نہ یہ سمجھ میں آنے کی بات ہے کہ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنکو خود حضور

---

(۸۰) صحیح مسلم شریف حدثنا محمد بن عبد اللہ بن نمیر نا عبدۃ عن طلحۃ بن یحیی عن عمہ قال کنت عند معاویۃ بن ابی سفیان فجاءہ المؤذن یدعوہ الی الصلوٰۃ فقال معاویۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم یقول المؤذنون اطول الناس اعناقا یوم القیامۃ ۱۲

(۸۱) ابن ابی شیبۃ ان ابا محذورۃ مؤذن مکۃ اتی عمر یؤذنہ بالصلوٰۃ فقال الصلوٰۃ الصلوٰۃ فقال عمر ویحک امجنون انت اما کان فی دعائک الذی دعوتنا ما نأتیک ۱۲

[illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حضور بعض نہیں لوگ ان [illegible] اذان [illegible] حضرت ابو محذورہ اذان [illegible]
لوگ ہوں تو تثویب ممنوع ہوتی تو ب سے پہلے سرکار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہ وسلم ایسے ذوق ہی کو مسئلہ شرعی تعلیم فرما دیتے
نہیں حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باخبر فرمایا ورنہ وہ فعل ممنوع کے مرتکب ہوتے۔ عہد رسالت میں جو بات مشہور و معروف ہو
اور سمجھے خلاف۔ ابن ابی شیبہ کی روایت آحاد ہرگز لائق قبول نہیں سیدنا عمر فاروق کی ملاقات ان سے نہیں نظر آتی کہ ہم یہ سمجھنے پر
مجبور ہیں کہ رجال روایت سے کسی صاحب نے اصل قصہ کو روایت بالمعنی کر کے بدمعنی کر دیا ہے ستم ظریفی تو یہ ہے کہ [illegible] ہو کر [illegible] فعل کیلئے
خود فاروق اعظم نے زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو مقرر فرمایا حضرت ابو محذورہ کو اسی فعل پر جو ترک والا راوی ہو اس کی قربتی تو بھی
ایسے بیہوش ہونے کی جرأت نہ کرتا۔ الغرض غلط روایت کو صحیح مانئے تو اس کی دلالت قباحت تثویب پر مسلم نہیں اگر فاروق
اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی فرمایا کہ مجھے بیہوش لیے تم اذان کو کافی نہیں سمجھتے تمہارا آواز نہ دینی تو نہیں بگڑا وہ یہ کلام تو [illegible]
قباحت شرعی کا فتویٰ نہیں بلکہ اسمیں بلکہ اسمیں تصویب تثویب عند الحاجہ کی طرف اشارہ ہے۔ الغرض اسکو شرعی فتویٰ کی [illegible]
تب بھی اس کا مفاد صرف اسقدر کہ صحابہ میں مسئلہ مختلف فیہ تھا یہ تو نہیں کہ اتفاق ہوا بر دیگر یہی نہ فاروق اعظم
کیساتھ اتفاق کیا نہ ابو محذورہ نے اپنے خیال سے رجوع کی ہو اور جب یہ نہیں تو حنفیہ کیلئے ایسا مسائغ اجتہاد (۵۱) امام ابو الحسن
کم فہم حنفی مجتہدات صحابہ کو نہیں مانتے (۵۰) امام الائمہ ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شیخ الائمۃ الحنفیہ قاضی ابو یوسف و امام محمد کا مسائل اجتہادیہ
عمل مختلف۔ کبھی قول صحابی لیتے اور کبھی اپنی رائے پر عمل کرتے ہیں اور خلافیات میں تو اصلاً تقلید صحابی کا کوئی قائل نہیں اور انکار
حضرت ثابتہ رد کر رکھا [illegible] مجبور ہیں کہ ابن ابی شیبہ کا کوئی راوی تثویب کے متعلق کچھ غلط فہمی پیدا
کرنے کا ذمہ دار ہے۔

فتح القدیر و منیہ حاشیہ کنز وغیرہ میں ہے (۵۲) مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے نماز عشا میں موذن کو تثویب کہتے پایا تو فرمایا
اسے بدعتی کو مسجد سے نکال دو [illegible] حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ۱۹ رمضان ۴۰ھ کو واقع ہوئی تو قطعاً یہ واقعہ
اس سے قبل ہی کا ہو سکتا ہے اور اس وقت مجتہد صحابہ بھی تھے اور تابعین ہو لیں و مخضرمین بھی تو اگر یہ قول کسی صحابی یا تابعی فقیہ کا سمجھے
تو [illegible] اجتہاد وسیع صدر الشریعہ نے تنقیح میں فرمایا (۵۳) کہ [illegible] تقلید [illegible]

---

(۵۰) التقليد الصحابي [illegible] اجماعاً فيما ثبت الخلاف بينهم ۱۲ [illegible]
(۵۳) واما التابعي فان قد تسوَّد في زمن الصحابة فهو كالصحابي عند البعض لانه تسليمهم اياه دخل في جملتهم كشريح خالف علياً ورد شهادة الحسن وابن عباس رجع الى فتوى مسروق في النذر بذبح الولد ۱۲ تنقيح صدر الشريعة
(۵۳) واما التابعي فان ظهرت فتواه في زمن الصحابة كشريح كان مثلهم عند البعض وهو الاصح ۱۲ منار النسفي
(۵۱) قال الكرخي لا يجب تقليده الا فيما لا يدرك بالقياس وقال الشافعي لا يقلد احد منهم وقد اتفق عمل اصحابنا بالتقليد فيما لا يعقل بالقياس واختلف عملهم في غيره انتهى مختصراً ۱۲ منار النسفي
(۵۲) روي ان علياً رأى مؤذناً يثوّب في العشاء فقال اخرجوا هذا المبتدع من المسجد ۱۲ فتح القدير

[illegible] ترجمہ اللہ تعالیٰ [illegible]

کیفیت ترتیب نزول اور تفصیل [illegible] مفصول [illegible]

تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی آخر زمانہ [illegible] عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تثویب کی تھی [illegible] استحسان موجود تھے اور [illegible]

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ [illegible] مسجد شریف [illegible] ہوتے تھے اور فرمایا [illegible] بار بار ہونے کی تثویب [illegible]

بیان کی اور [illegible] امام [illegible] شہید عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اجماع کریں گے تو آپ نا ممکن کہ ذات تثویب کے خلاف کوئی فرد

منکر علیہ تثویب کا کوئی وصف خاص تھا جو مجہول ہے اور اس [illegible] ان کے اس انکار کو ہم علی الاطلاق تثویب کا انکار نہیں سمجھتے

محدثین کے وظائف تالیف و مدارک اجتہاد و اصول تنقید یکساں نہ تھے کسی کی غرض حدیث کا محض جمع کر دینا تھا اور [illegible]

جیسے طبقات مسند اور کوئی تنقیح پر موقوف تھا جیسے امام احمد کہ مسند جمع کی مگر تنقید روایات کا وقت نہ پایا اور جنہوں نے تنقید کی ان کے

اصول تنقید و معلومات رجال و علل میں اختلاف تھا اس لئے ان کی تنقیدوں کا نتیجہ مختلف ہے تو محدثین کی تصحیح و تضعیف یا

متعلق مجمل اشارہ اسے فقہاء کی دلیل ان کے مدارک [illegible] سے محدثین کی صحیح حدیث کو کبھی ترک اور ضعیف کو معمول بہ قرار دیتے ہیں

اور راویوں کے مفاد و مدلولات میں بھی باہم اختلاف کرتے ہیں اور ہر مجتہد کا طریق اجتہاد بھی یکساں نہیں شافعی استصحاب کو علی الاطلاق حجت

جانتے ہیں مگر حنفی اس کو دلیل ملزم نہیں جانتے کوئی مفاہیم لقب و عدد کو مناط استدلال ٹھہراتا ہے اور کوئی [illegible] کوئی مرسل

قبول کرتا ہے اور کوئی رد کوئی اجتہاد صحابی کو اپنے اجتہاد پر ترجیح دیتا ہے اور کوئی نہیں غرض ہر مجتہد کی نظر علیحدہ ہے اور ایک کا

قول دوسرے پر حجت نہیں یہاں سے مراتب اجتہاد میں اختلاف کوئی مجتہد کہ طریق اجتہاد و فروع و اصول میں آزاد جیسے ائمہ اربعہ اور

کوئی طریق اجتہاد میں تو مجتہد مطلق کا پابند مگر اصول و فروع میں آزاد جیسے ہر مذہب کے مجتہدین منتسبین مثل امام ابو یوسف و امام محمد

و زفر و حسن وغیرہ کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصول استنباط و اساس و تحصیل اجتہاد کے خلاف نہیں جاتے مگر اصول و فروع فقہ میں اپنی

رائے رکھتے ہیں اور کوئی اس سے بھی نیچے تر کہ مجتہد مطلق و منتسب کی آراء میں ارفق و انسب کی تمیز رکھتے ہیں اور عام کو مخصوص

اور مطلق کو مقید مبہم کو مفصل مجمل کو مؤول اور [illegible] کا مسئلہ منصوصہ پر قیاس کر کے حکم استنباط کر سکتے ہیں یہ لوگ مجتہد فی المسئلہ کہلاتے ہیں

اور امام طحاوی و رازی و خصاف و قاضی خان و برہان الدین مرغینانی و شمس الائمہ حلوانی و شمس الائمہ سرخسی و کمال الدین ابن الہمام وغیرہم

اکابر حنفیہ و مشائخ مذہب اسی طبقہ سے ہیں پھر اہل تخریج و تصحیح ہیں کہ مسئلہ غیر منصوص الحکم کا حکم اصول و قواعد مذہب کے مطابق استنباط

کرتے ہیں یا احکام منقولہ میں بعض کو بعض پر ترجیح دیتے ہیں اور یہ بھی نہیں تو محض مقلد ہیں ان پر واجب کہ طبقات عالیہ کے

فقہاء جو کہہ گئے ہیں [illegible] مجتہد [illegible] یا اکثریت نے جس حکم پر اتفاق کیا اگرچہ

وہ مجتہدین مطلق و منتسب [illegible] ہماری نظر میں [illegible] قابل پابندی سمجھے کہ [illegible] احکام ائمہ [illegible] اور [illegible]

[illegible] حقیقۃً اختلاف نہیں بلکہ اقوال ائمہ [illegible] اجمال و تعمیم و اطلاق کی تشریح و توضیح ہے جو قواعد و ضوابط ائمہ ہی کے مطابق

~~کی گئی ہے~~ اور [illegible] نئی بنا [illegible] اور بعض [illegible] کی گئی ہے ان مقلدین [illegible]

و اجتہاد [illegible] استنباط [illegible] مشائخ [illegible] ترجیح و تخریج [illegible] اختلاف کرنا [illegible] درمختار میں فرمایا

ترجیح و تصحیح [illegible] مسائل کا اتباع کرنا ہم پر واجب ہے اس نکتہ کو پیش نظر رکھ کر ہم ایک واقعہ پر [illegible] جاتے ہیں [illegible]

[illegible] حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا [illegible] فتویٰ [illegible] مسلمانوں کو [illegible] تثویب [illegible]

---

(۵۶) والذی علینا اتباع ما رجحوہ وما صححوہ کما لو افتونا فی حیاتہم ۱۲ درمختار

بیان کرتا ہے ابوعیسیٰ ترمذی نے لکھا بعد ذکر تثویب حادث ہوئی اور علما نے اوسکو مکروہ جانا مجمل یہ تیسری صدی ہے ابوعیسیٰ ترمذی کا قول مجمع یا بہلی صدی کے مجاہد کا بعد کو نہیں سنہ ۱۰۲ھ سے پہلا تثویب حادث ہوئی تو صحابہ کرام اقتدار و خلافت کا عہد تھا اور مجوز نہیں نہ اوسکو مکروہ جانا شسنہ ھ سے پہلے بنی امیہ کی بدعتیں کہاں تہیں جمعیت خلافت سے پہلا فرقہ ناجی کرم طیبہ سے بار کب تشریف لیگئے پہونچ او جگا دار الخلافہ اخروقت تک رہا یہاں مروانیوں اور بنی امیہ کا اذان و اقامت میں دخل کہاں تہا جس تثویب پر آپ نے نکیر کی وہ عہد عثمانی تا خود اکا مقرر کیا ہوا موذن ہوگا اور کیا ایسا ویسا ہوگا عثمان غنی و مولا علی نے دیکھ بہال کر امامت مسلمین کا منصب دیا تہا فاروق اعظم نے الوجہ زرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی کو ممون کہا آپ مقتدر فرائض نگہ جانتے ہیں کہ سب نہ ڈہیند ارصحابی یا صحابی زادہ آپ نے ایک اور کو بہی مولا علی معتقبہ فرمایا تہا یہ آپ کی شان ہے ہمارے تو مقتدر مقتدر ہم ہیں انکو یہ جب کہنگے صحابہ و تابعین میں کوئی عامی نہیں اہل زبان اسرار تنزیل سے کم و بیش واقف سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے متبع انکو اتباع کیلئے جتنی بہی کتاب و سنت کی ہے کتاب و سنت میں جسقدر زیادہ کتاب و سنت کا عالم ہے اوسی قدر بڑا مجتہد ہوگا اور جو جتنا نام ونسا کم ہے حضرت ابو درداء کی قضا پر فاروق اعظم کا یہ قول لیس ہہنا النص والرای مشترک مشہور ہے۔

جیسے بیس رکعت تراویح با جماعت کی اصل ایک رکعت تراویح عہد رسالت میں ثابت یونہیں تثویب عام کی اصل تکرار اذان و اقامت عہد رسالت و صحابہ میں ثابت تو وہ نعمت البدعۃ اور یہ قبحت البدعۃ نہیں ہو سکتی۔

(۷۵) ابوعیسیٰ ترمذی نے جامع میں بطریق ابو اسرائیل حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو سوا فجر کے اور نمازوں میں تثویب سے منع فرمایا (۷۶) ابو عبد اللہ قزوینی مشہور بابن ماجہ اپنی سنن میں انہیں ابو اسرائیل سے قول بلال یہ نقل کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فجر میں تثویب کا حکم دیا اور عشا میں منع فرمایا۔ ترمذی کے رجال احمد بن منیع و ابو احمد زبیری اور ابن ماجہ کے ابوبکر بن ابی شیبہ و محمد بن عبد اللہ اسدی اور بہ دونوں کے ابو اسرائیل عن الحکم عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ عن بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجال کو دیکھئے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ تابعی ثقہ حفظ و ضبط کے لحاظ سے ثقات اثبات کے دوسرے طبقہ کے ہیں حکم بن عتبہ ثقہ ثبت مدلس ہیں اور بلحاظ ...

(۷۱) فتح القدیر کتاب ادب القاضی صح عن عمر انہ لقی اباالدرداء القضاء فاختصم الیہ رجلان فقضی لاحدہما ثم لقی المقضی علیہ عمر فسألہ عن حالہ فقال قضی علی بکذا فقال لو کنت مکانہ قضیت بکذا قال فما یمنعک فقال عمر لیس ہہنا نص والرای مشترک وغیر ذلک ۱۲

(۷۵) جامع ترمذی حدثنا احمد بن منیع نا ابو احمد الزبیری نا ابو اسرائیل عن الحکم عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ عن بلال قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لا تثوبن فی شیء من الصلوات الا فی صلوۃ الفجر ۱۲

(۷۶) سنن ابن ماجہ حدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ ثنا محمد بن عبد اللہ الاسدی عن ابی اسرائیل عن الحکم عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ عن بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان اثوب فی الفجر ونہانی ان اثوب فی العشاء ۱۲

(۷۲) تقریب عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ الانصاری المدنی ثم الکوفی ثقۃ ۱۲

(۷۳) تقریب ثقۃ ثبت فقیہ الا انہ ربما دلس ۱۲

اور بضعیفہ تدلیس روایت کرتے ہیں عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے اپنا سماع بلال سے نہیں رکھتے۔ ابو اسرائیل ملائی کی حالت
متہم بہ غلو تشیع ہیں اس روایت کا سلسلہ بطریق تدلیس حکم بن عتیبہ سے ملایا اور دوسرا ملائی راوی ضعیف حسن بن عمارہ جو
بہی زیادہ بدحال ہے چھپایا ہے اور تدلیس کا پردہ ابو عیسیٰ ترمذی نے کھولا حسن بن عمارہ کو تقریب میں متروک بتایا اور متروک
وہ جسکی توثیق مفقود اور ضعف بعلت قادحہ موجود ہو۔ دارقطنی نے جس سند سے بطریق ابو سعد بقال روایت کی حافظ عسقلانی نے
تقریب میں ابو سعد بقال کو ضعیف مدلس بتایا یہ ملائی سے بھی زیادہ کم حیثیت راوی ہیں ان کمزوریوں پر مستزاد اسناد کا انقطاع ہے
اسلئے کہ ابن ابی لیلیٰ کا زمانہ پیدائش اور سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عہد وفات باہم بہت متقارب ہیں پس حدیث بلحاظ
ضعف اسناد مجموعہ ترے باب تحلیل و تحریم میں قابل اعتماد نہیں ہے اور مزید براں یہ کہ اسکا متن بوجوہ ذیل سقیم و معلول ہے
اولاً یہ کہ ابن ماجہ کی روایت خصوصیت فجر میں تثویب کی نہی ہے اور ترمذی کا صیغہ لاتثوبن فی شیٔ من الصلوات بعمومہ
پس سیاق ملائی بعلت اضطراب ناقابل التفات ثانیاً یہ کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے زمانے کے موذن علاوہ
حضرت بلال کے اور بھی تین ایک ابن ام مکتوم جو مدینہ طیبہ ہی میں اذان دیتے دوسرے سعد قرظ کہ مسجد قبا میں خدمت انجام دینے پر
متعین تھے تیسرے ابو محذورہ کہ خانہ کعبہ کے موذن تھے۔ سوا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان باقی تینوں میں سے کوئی نہیں کہتا
کہ تثویب غیر فجر یا تثویبات کی حضور سرکار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ممانعت فرمائی تھی حالانکہ اس مسئلہ کی حسب ضرورت حضرت بلال کو
کم اور بیشتر ان حضرات ثلثہ کو بھی تھی حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا امیر المومنین فاروق اعظم پر تثویب کرنا بتا رہا ہے
کہ ممانعت تثویب کا انکو علم نہ تھا پس حدیث مذکورہ میں ایسا امر مستقیم ہے کہ جن لوگوں کو اسکا جاننا ضروری تھا وہی اس سے لاعلم تھے
پھر ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ موذنین کے عدم علم میں تفرد بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ قابل قبول نہیں جس طرح کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ
الکبیر باوجود جلالت و تقریب عام امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبول نہ فرمایا ثالثاً تکرار اعلام
باب میں صحابہ نے تکرار اذان جمعہ پر اجماع کیا اور تثویب ~~...~~ منع تکرار اعلام کے باب میں حدیث بلال سے اعراض فرمایا اور اعراض صحابہ
دلیل انقطاع حدیث۔ توضیح ... میں انواع انقطاع باطنی سے اعراض صحابہ کو شمار فرمایا پس حدیث بلال بعلت معارضہ اجماع
و اعراض صحابہ ساقط الاعتبار۔ وما قال ... ہے مسا بعض عمومہ لاتثوبن فی شیٔ من الصلوات کی الا فی الفجر تخصیص کی

---

(۷۴) تقریب ابو اسرائیل الملائی صدوق سیٔ الحفظ نسب الی الغلو فی التشیع ۱۲

(۷۵) سنن ترمذی قال ابو عیسیٰ حدیث لانعرفہ الا من حدیث ابی اسرائیل الملائی وابو اسرائیل لم یسمع ہذا الحدیث من الحکم بن عتیبۃ
قال انما رواہ عن الحسن بن عمارۃ عن الحکم بن عتیبۃ وابو اسرائیل اسمہ اسمٰعیل بن ابی اسحٰق ولیس ہو بذاک القوی ۱۲

(۷۶) تقریب الحسن بن عمارۃ البجلی مولاہم ابو محمد الکوفی قاضی بغداد متروک ۱۲

(۷۷) تقریب من لم یوثق البتۃ وضعف مع ذلک بقادح والیہ الاشارۃ بمتروک ۱۲

(۷۸) تقریب سعید بن مرزبان العبسی مولاہم ابو سعد البقال الکوفی الاعور ضعیف مدلس ۱۲

(۷۹) من لم یوجد فیہ توثیق لمعتبر ووجد فیہ اطلاق الضعف ولو لم یفسر والیہ الاشارۃ بلفظ ضعیف ۱۲ التقریب

(۸۰) فتح القدیر عبدالرحمن ولد لست بقین من خلافۃ عمر ... سنۃ ... سنۃ من الہجرۃ ۱۲

(۸۱) بلال ... مات بالشام سنۃ سبع عشرۃ او ثمان عشرۃ وقیل سنۃ عشرین ۱۲ التقریب

(۸۲) تشیع ... تعالیٰ ... الخاف من الصحابی فیما لا یحتمل الخفاء ... ۱۲

امام ابوداؤد سجستانی سنن میں مجاہد سے راوی کہ میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا ظہر یا عصر کی نماز میں تثویب کسی نے کی تو ابن عمر نے فرمایا چلو یہ بدعت ہے امام محدث ابو عیسیٰ ترمذی نے اپنی جامع میں اس داستان کو وضاحت سے بیان کیا کہ مجاہد عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک مسجد میں داخل ہوئے وہاں اذان ہو چکی تھی انہوں نے وہاں نماز پڑھنا چاہی کہ مؤذن نے تثویب کی تو عبد اللہ بن عمر مسجد سے نکل آئے اور فرمایا مجھے اس بدعتی کے پاس سے نکال لے چلو اور عبد اللہ بن عمر نے وہاں نماز نہ پڑھی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس تثویب کو برا سمجھا جو لوگوں نے بعد کو نکالی تھی۔ ابن حاج مالکی نے مدخل میں ذرا اور وضاحت کی وہ لکھتے ہیں عبد اللہ بن عمر لے کر راستہ میں چلے جاتے تھے کہ اذان سنی فوراً پڑھنے کیلئے مسجد میں داخل ہوئے نماز شروع کی کہ رکوع میں تھے کہ مؤذن نے دروازہ مسجد پر ٹھہر کر آواز لگائی کہ نماز کھڑی ہو گئی یا بیٹ تم پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ابن عمر رکوع سے فارغ ہو گئے مال لیکر چل دئے اور فرمایا واللہ میں بدعت والی مسجد میں نماز نہ پڑھونگا ۔۔۔ ۷۳ھ میں کہ حجاج مبیر نے بحکم عبد الملک بن مروان علیہ ما علیہ سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر چڑھائی کی اور حرم بیت اللہ میں ان سے مقاتلہ کیا اور داخل حرم شہید کیا اس زمانہ میں عبد اللہ بن عمر بھی وہاں موجود تھے جنہیں حجاج نے ایک زہر آلود سے انکو بھی زخمی کرایا اور آپ نے بھی وفات پائی تو قطعاً یہ واقعہ ۷۳ھ سے پہلا کا ہے اسوقت بکثرت صحابہ و تابعی مجتہد موجود تھے اور بنی امیہ کی ستمگاریوں کا سیلاب آرہا تھا نہیں کہا جا سکتا کہ یہ مؤذن مثوب کوئی صحابی تھے یا مجتہد تابعی یا مروانی بدعتی تاریخ اس پردہ کو اٹھائے تو تحقیق میں نتیجہ خیز پہلو پیدا ہو مگر اسکی امید نہیں تو ہم موجودہ حالت ہی میں روایت سے ادلہ عیب و صواب پر روشنی ڈالتے ہیں ۔۔۔ اس واقعہ کو صحیح مانلو تو اسکا سیدھا سادا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ تثویب عام نماز متأخرین احناف کی ایجاد نہیں بلکہ عہد صحابہ کی یادگار ہے اور قرون اولیٰ کا تعامل مختلف تھا کچھ لوگ تثویب نہ کو بدعت سمجھتے تھے اور کچھ لوگ اسکو لا اقل جائز سمجھتے ہونگے تبھی پیر واقعہ گذرا بہر حال ابتدا مان کر بھی کیفیت فتویٰ شرعی ہم حنفیوں پر مؤثر نہیں تعجبی مسائل حنفیہ ایک مستقل علیحدہ فقہ ہیں اور ان کی رائے کو انہی اپنے اتیان نساء فی الدبر عمامہ کی منہب بحالت سفر تکرار اذان فجر تثلیث تکبیر ۔۔۔ اذان نداء فجر میں تثویب حی علی خیر العمل تعذیب میت ببکاء اقارب ہو لی علی و عبد اللہ بن عمر کی نظر سے

(۵۲) سنن ابو داود حدثنا محمد بن کثیر نا سفیان ثنا ابو یحییٰ القتات عن مجاہد قال کنت مع ابن عمر رض فثوب رجل فی الظهر او العصر قال اخرج بنا فان هذه بدعة ۱۲

(۵۳) جامع ترمذی روی عن مجاهد قال دخلت مع عبد الله بن عمر رض مسجدا وقد اذن فيه ونحن نريد ان نصلي فيه فثوب المؤذن فخرج عبد الله بن عمر رض من المسجد وقال اخرج بنا من عند هذا المبتدع ولم يصل فيه وانما كره عبد الله بن عمر رض التثويب الذي احدثه الناس بعد ۱۲

(۵۶) مدخل ابن الحاج مالکی فقد کان عبد اللہ بن عمر رض ۔۔۔ ان طرق بالسوق فسمع المؤذن فدخل الی المسجد لیصلی فیه الفرض فرکع فبینا هو قائما او راکعا اذا المؤذن قد وقف علی باب المسجد وقال حضرت الصلوة رحمکم الله فخرج من ۔۔۔ فاخذ نعليه فخرج وقال والله لا اصلی فی مسجد فیه بدعة ۱۲

(۵۸) صحیح بخاری عن نافع قال قال (ابن عمر رض) تدری فیما انزلت قلت لا قال نزلت فی کذا وکذا ۱۲

(۵۹) قسطلانی شرح صحیح بخاری ای فی اتیان النساء فی ادبارهن کما صرح ابن راهویه ۱۲

(۶۰) فتح القدیر لبسم اللقمة عمامة عندنا قال ۔۔۔ استحسنها بعضهم لما روی عن ابن عمر رض انه کان یعتم ویکمل العذبة علی وجهه ۱۲

(۶۱) موطا امام محمد اخبرنا مالک اخبرنا نافع عن ابن عمر رض انه کان یکبر فی النداء ثلثا ویتشهد ثلثا وکان احیانا اذا قال حی علی الفلاح قال علی اثرها حی علی خیر العمل ۱۲

اور ان حضرات عبد اللہ بن عباس و عبد اللہ بن عمر و امام حسین سبط اصغر کی راہ گئے خلافت یزید سے بیعت [illegible]
اور [illegible] فرقہ وہابیہ غیر مقلدین سے علیحدہ ہے مسئلہ بیع سلم میں اعلام قدر راس المال کے باب میں امام ابو یوسف و امام محمد
قول ہمارا اور اکثر قیاس پر عامل ہوئے امام الائمہ ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ مسئلہ ضمان اجیر مشترک میں مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ کا قول
اور اجیر مشترک کا اجیر خاص پر قیاس کیا نہیں قول صحابہ مدرک بالقیاس کی تقلید علامہ مشائخ حنفیہ کے کشفیہ قوی کی خلاف
جو عامی حنفی کرے گا گنہگار واجب التعزیر ہوگا امام ابو یوسف سے بزازیہ میں منقول ہے کہ عامی کو فقیہوں کی تقلید کرنا واجب اور حدیث
حدیث کی معرفت حاصل نہیں اور فتح القدیر میں ہے عامی پر تقلید مجتہد واجب ہے مجتہد شافعی ہو یا مصیب عملا و ترک مذہب و اخذ مذہب کو
چھوڑ کر دوسرا اختیار کرے گا وہ گنہگار واجب التعزیر ہے علامہ شامی حاشیہ درمختار کتاب القضاء میں لکھتے ہیں [illegible] مشائخ جنھوں نے الکل
جنھوں نے ترجیح دی لازم نہیں کہ علی الاطلاق قول امام ہی کو لیں بلکہ ان پر نظر کرنا اور ترجیح دینا لازم ہے اور مقلد پر ان مشائخ کی تقلید واجب ہے۔

اب حقیقت انتراس پر نظر ڈالیے ابو داؤد کے راوی ابو یحیی قتات ہیں انکو تقریب میں لین الحدیث بتایا اور لین الحدیث کی
تعریف یہ بیان کی کہ تھوڑی سی حدیثیں رکھتا ہو اور اوسکی متابع روایتیں ہوں تو حافظ عسقلانی کے اس بیان سے ظاہر ہوا کہ ابو یحیی قتات کی
روایتیں کسی اور نے بیان نہیں کیں ورنہ وہ لین الحدیث نہیں مقبول کہلاتے پس ابو یحیی کی اس روایت کے متابع کوئی روایت نہیں اور خود
ابو یحیی بھی ثقہ ثبت نہیں نتیجہ یہ نکلا کہ راوی ضعیف متفرد کی روایت شاذ خلاف قطرۃ سنت شریعت کو جاوے متواتر الدواعی و محصوم لوگ ہیں
عقل سلیم قبول نہیں کرتی بلکہ اور زراع میں صدہا صحابہ ہزاروں اہل دیانت و متبعین سنت موجود ہوں اور اون کے خلاف روزانہ مسجد کشی
بدعت فسادی عمل ہو تو ابن عمر اوس پر نکیر کریں مگر ان کی حضرت ذینب حمید میں نہ آئے یہ رواج مدلت و حمایت ابن عمر میں زبان کھولیں
اہل الرضا خلفہ اور لیاقت جمع کرے اوس وقتوں سے چند رقعہ پس حادثات ملبند کرے محدثین نے احادیث و آثار لکھے فقہا نے وفات و فتنہ
تحریر کیے اوزاعی ثوری مکحول مقاتل اعمش احمد شافعی حسن ابراہیم مالک ابن اسحق موسی بن عقبہ شعبی وغیرہم ارکان حدیث
اہل حدیث اصحاب فقہ ارباب سیر و تاریخ میں سے کوئی بھی کتاب نقال سلاسل ضعاف و ناقابل اعتماد رجال کے سوا ان خرافات مبہم کو

---

(۶۲) صحیح بخاری میں عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ قال توفیت بنت لعثمان بمکۃ و جئنا لنشہدہا و حضرہا ابن عمر و ابن عباس
الی ان قال فقال عبد اللہ بن عمر لعمرو بن عثمان الا تنہی عن البکاء فان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم قال ان المیت لیعذب ببکاء اہلہ علیہ
(۶۳) صحیح بخاری میں نافع عن ابن عمر ان رجلا جاءہ فقال یا ابا عبد الرحمن الا تسمع ما ذکر اللہ فی کتابہ و ان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا الخ
فما یمنعک ان لا تقاتل کما ذکر اللہ فی کتابہ فقال یا ابن اخی اغتر بہذہ الآیۃ ولا اقاتل احب الی من ان اغتر بہذہ الآیۃ التی یقول اللہ تعالی و من یقتل
مؤمنا متعمدا الخ ۱۲
(۶۳) قسطلانی شرح صحیح بخاری کان لم یقاتل فی شیء من الحروب الواقعۃ بین المسلمین کصفین والجمل و محاربۃ ابن الزبیر ۱۲
(۶۴) نور الانوار ان ابا حنیفۃ یعنی یشترط الاعلام قدر راس المال فی السلم والکفایۃ اشار الیہ عملا بقول ابن عمر و ابو یوسف و محمد لم یشترط عملا بالرای ۱۲
(۶۵) نور الانوار انہما ای العطوخیین لضمانہ (الاجیر المشترک) لما ضاع فی یدہ فیما یمکن الاحتراز عنہ کالسرقۃ ونحوہ تقلید العلی رضی اللہ عنہ
حیث ضمن الخیاط صیانۃ لاموال الناس و قال ابو حنیفۃ انہ امین فلا یضمن کالاجیر الخاص لما ضاع فی یدہ فیوافقہ بالرای ۱۲
(۶۶) نہایۃ الیجب العموم علی العامی الاقتداء بالفقہاء لعدم الاہتداء فی حقہ الی معرفۃ الاحادیث ۱۲
(۶۷) فتح القدیر کتاب الشہادات ان العامی واجب علیہ تقلید مجتہد و قد فعل اصحاب ذلک المجتہد اذا خفا و قالوا انتقل من مذہب
الی مذہب باجتہاد و برہان اثم یستوجب التعزیر فبلا اجتہاد و برہان اولی ۱۲
(۶۸) شامی کتاب القضاء ان الاصح ان المجتہد فی المذہب من المشائخ الذین ہم اصحاب الترجیح لا یلزمہ الاخذ بقول الامام علی الاطلاق بل علیہ النظر فی الدلیل
و ترجیح ما رجح عندہ دلیلہ و نحن نتبع ما رجحوہ و اعتمدوہ کما لو افتوا فی حیاتہم کما حققہ الشامی فی اول الکتاب بنقلہ عن العلامۃ قاسم و ما تقرر بہ
عن المتقدم انہ لا یمکن مجتہد اعلی تقلیدہم و اتباع رائہم ۱۲

اور عام خص منہ البعض کی تخصیص عند الحنفیہ قیاس سے جائز۔ علامہ بہاری مسلم الثبوت میں لکھتے ہیں جیسا کہ ہمارے امام اور اشعری اور ابو ہاشم اور ابو الحسین کے نزدیک قیاس عام کی تخصیص کر دیتا ہے مگر حنفیہ کے نزدیک عام مخصوص البعض کی۔ توضیح میں علامہ سعد تفتازانی نے فرمایا عام مخصوص البعض کی تخصیص خبر واحد و قیاس سے بالاجماع جائز ہے۔ پس حدیث مانہیت فی غیر الفجر کو لفظ الا الفجر نے خصوص کر دیا خامساً حدیث بوجہ مخصوص البعض ہونے کے مرتبہ خبر واحد سے ادون ہے اور تثویب غیر فجر میں استحسان متاخرین کہ تعلیل ائمہ ثلثہ فی الفجر پر مبنی اور وہ اجماع واقعا صحابہ در بارہ تثویب فجر وغیرہ پر مقیس اور جس قیاس کی علت کا ثبوت خبر معارض کے بالمقابل راجح ہو اور علت کا تحقق فرع میں ضعیف نہ ہو تو ایسا قیاس خبر معارض پر حنفیہ کے مذہب مختار کے بموجب مقدم ہوتا ہے اور یہاں یہی صورت ہے کیونکہ تکرار اذان جمعہ و تثویب فجر کی علت موثرہ کہ احتمال عدم سماع ہے بروایت ثقات و اثبات مروی باب جمعہ میں فلما کثر الناس اور حارثہ الصلوٰۃ خیر من النوم میں فوجدہ نائماً عدم سماع پر نص ہے اور جس طرح جمعہ میں تکرار اذان اور فجر میں کلمہ الصلوٰۃ خیر من النوم کا مقتضی اور وقت کہ وقت قیلولہ و خواب اور عصر میں کہ وقت مشغولی کار و بازار تکرار اعلام کا داعی پس علت تکرار ہوتا جو مانع تثویب سے اقوی اور تاثیراً فرع میں بھی متحد اصل ہے پس بقاعدہ مذکورہ بالا حدیث مذکورہ قابل ترک اور استحسان مجوزین مقبول۔ سادساً حنفیہ کے مسلک پر استثناء وضعاً تکلم بالباقی اور اشارۃً اثبات و نفی ہوتا ہے امام نسفی نے منار میں اسکی تصریح کی ہے پس نہی تثویب غیر الفجر عام ظاہر نص ہے اور حدیث ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ دو حدیث ششم میں ہے در بارہ تثویب ظہر کہ نص خاص مفسر و محکم اور بوقت تعارض مفسر و محکم ظاہر و نص پر مقدم پس تثویب ظہر کی نہی مرجوح اور ثبوت راجح۔ وجوہ بالا سقوط حدیث مذکور با علی الندا ناطق۔ اب اگلی دو حدیث مذکور نے لفظ تثویب کی موضوع شرعی لا اقل اقامت اور کلمہ الصلوٰۃ خیر من النوم کیلئے ثابت۔ اقامت پر اطلاق تثویب فصل سوم میں گزرا اور کلمہ مذکور پر بروایت امام طحاوی سے ثابت شرح معانی الآثار میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مذکور کہ نماز صبح میں حی علی الفلاح کے بعد دو بار الصلوٰۃ خیر من النوم سے تثویب ہوتی تھی پس تثویب لا اقل اقامت و کلمہ مذکورہ میں مشترک اور مجمل یا مشترک بیان تفسیر پر موقوف پس ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ علماء نے لفظ مذکور کی تفسیر کیا ہے کی امام ابو عیسیٰ ترمذی

---

(۸۴) مسلم الثبوت القیاس مخصص عند الائمۃ الاربعۃ والاشعری وابی ہاشم وابی الحسین الا ان عندنا بعد التخصیص بغیرہ ۱۲

(۸۵) لما بقی العام بعد التخصیص قطعیاً جاز فی العام بعد التخصیص من الکتاب والخبر المتواتر معلوماً کان المخصص او مجہولاً ان یخصص بخبر الواحد والقیاس اجماعاً ویعلم من ہذا ان قید بالقیاس انہ دون خبر الواحد فی الدرجۃ ۱۲ توضیح سعد تفتازانی

(۸۶) مسلم الثبوت المختار ان کان ثبوت العلۃ راجحاً علی الخبر ووجودہ فی الفرع لم یضعف فالقیاس ۱۲

(۸۷) منار نسفی انہ تکلم بالباقی لوضعہ واثبات ونفی باشارتہ ۱۲

(۸۸) نور الانوار انما یظہر التفاوت عند التعارض فیعمل بالاعلی دون الادنی ۱۲

(۸۹) شرح معانی الآثار امام طحاوی حدثنا علی بن شیبۃ ثنا یحیی بن یحیی انا ہشیم ح وحدثنا ابن ابی داود ثنا عمرو بن عون انا ہشیم عن ابن عون عن محمد بن سیرین عن انس قال کان التثویب فی صلوٰۃ الغداۃ اذا قال المؤذن حی علی الفلاح قال الصلوٰۃ خیر من النوم ۱۲

روایت ... اہل العلم کا تفسیر تثویب میں اختلاف ہے[89] بعض نے کہا اذان فجر میں الصلوٰۃ خیر

من النوم ہے تثویب ہے ابن مبارک و احمد یہی اور اسحٰق نے کہا وہ جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد لوگوں نے ایجاد کیا کہ جب لوگ

آنے میں دیر لگاتے تو مؤذن درمیان اذان و اقامت قد قامت الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کی آواز لگاتا یہ تثویب ہے

اسحٰق کی بیان کردہ تثویب کو علماء نے مکروہ کہا ہے۔ ابن مبارک امام عبد اللہ بن المبارک شاگرد امام الائمہ ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و استاذ امام احمد

بن حنبل ہیں اور ائمہ حنفیہ سے ایک امام ہیں[90] اور احمد امام احمد بن حنبل امام مذہب و فقیہ مجتہد مطلق ہیں ان سے روایت ہے امام جلیل

ابو عیسیٰ ترمذی نے تثویب کی تفسیر کلمہ الصلوٰۃ خیر من النوم نقل کی اور اسی کو صحیح و مختار اہل علم بتایا اور علامہ محمد اکمل الدین بابرتی صاحب عنایہ نے[91]

اصحاب یعنی کتب امام محمد سے نقل کیا کہ تثویب اول قدیم یہی کلمہ الصلوٰۃ خیر من النوم ہے[92] اور یہی بدائع کاشانی وغیرہ عامہ کتب حدیث و فقہ میں

مذکور کہ تثویب قدیم کلمہ مسلمہ ہے اور اس تفسیر کے صحیح ہونے کی دلیل [illegible] ... و دیگر مؤذنین سے اقامت و تثویب ائمہ

منقول تو ممنوع عنہ نہ اقامت نہ تثویب ائمہ بلکہ وہ تو فجر میں ثابت اور غیر فجر میں معدوم [illegible]

کہ مستثنا ہیں اہل اتصال اور بالاتفاق نقل کہ لفظ یہی الصلوٰۃ خیر من النوم فجر میں شائع اور غیر میں [illegible] اس بیان سے ثابت کہ حدیث مذکور

میں تثویب سے مراد کلمہ الصلوٰۃ خیر من النوم کہ فجر میں مامور اور غیر فجر میں منہی و ممنوع [illegible] تثویب حادث سے کوئی تعلق نہیں

اور ما احدثہ الناس کی کراہت محتاج ثبوت اور اس کا اثبات بقیل یا نقل باطل کہ مکروہ [illegible] ثابت [illegible][93]

مسلم الثبوت میں ہے اگر طلب جازم ثابت ہو تو افتراض و تحریم ہے اور دلیل ظنی سے ثابت ہو تو ایجاب و کراہت تحریم ہے [illegible] کراہت موقوف[94]

نہیں [illegible] تثویب ایک یعنی کلمہ الصلوٰۃ خیر من النوم کی فجر میں سنیت اور غیر فجر میں کراہت منقول تھی

اسحٰق ابن راہویہ [illegible] ترمذی [illegible] تثویب مکروہ [illegible] فقیہ محدث [illegible]

ابن حاج کا [illegible] کلمہ تثویب [illegible] ابن ماجہ [illegible] عبد اللہ بن مبارک حنفی

مسائل فقہ میں [illegible] روایۃ ابن المبارک عنہ [illegible] امام ابو حنیفہ

۹۲ مقولی ۸۶

۹۳ المعتمد [illegible] علی [illegible]

---

(۸۹) جامع ترمذی قد اختلف اہل العلم فی تفسیر التثویب فقال بعضہم ان یقول فی اذان الفجر الصلوٰۃ خیر من النوم وہو قول ابن المبارک واحمد و قال اسحٰق فی التثویب غیر ہذا قال ہو شیء احدثہ الناس بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اذن المؤذن فاستبطأ القوم قال بین الاذان والاقامۃ قد قامت الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح وہذا الذی قال اسحٰق ہو التثویب الذی کرہہ اہل العلم والذی احدثوہ بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی فسرہ ابن المبارک واحمد ان التثویب ان یقول المؤذن فی صلوٰۃ الفجر الصلوٰۃ خیر من النوم فہو قول صحیح ویقال لہ التثویب ایضا وہو الذی اختارہ اہل العلم ورأوہ ۱۲

(۹۰)

(۹۱) عنایہ ذکر فی الاصل ان التثویب الاول کان فی صلوٰۃ الفجر بعد الاذان الصلوٰۃ خیر من النوم فاحدث الناس ہذا التثویب ۱۲

(۹۲) بدائع [illegible] التثویب [illegible] الاول [illegible] عن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ عن بلال قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا بلال ثوب فی الفجر ۱۲ [illegible] التثویب [illegible] الصلوٰۃ خیر من النوم [illegible] ۱۲

(۹۳) [illegible] ۱۲

(۹۴) مسلم الثبوت ان ثبت الطلب الجازم بقطعی فالافتراض والتحریم او بظنی فالایجاب وکراہۃ التحریم ۱۲

روایات ثابت ... میں تثویب ... امام ابو عبد اللہ محمد بن حسن شیبانی المتوفی ۱۸۹ھ
شاگرد امام الائمہ ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مؤطا میں ... روایت کرتے ہیں ... اذان فجر کے بعد کلمہ
الصلوٰۃ خیر من النوم ہے ... کلمہ فجر کی اذان میں ... یہ تثویب بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شروع اور
فعل ابن عمر ... سے مکروہ ہونے کی تصریح ہے ۹۶ امام الائمہ ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی کلمہ الصلوٰۃ خیر من النوم کو مجمع الانہر میں خارج اذان
نقل کیا ہے ... ثابت ہوتا ہے کہ ان دونوں اماموں کے نزدیک فجر میں ... اذان ہی تعقیبیہ ... جائز ہے اجعلہ فی اذانک
~~استعمال بین الاذانین ...~~ ... لیکن امر وجوب کیلئے نہیں اور اسلئے استعمال بین الاذانین جائز ہے ۹۷
اور تثویب فجر کی علت نوم و غفلت تو جہاں یہ نہیں ... تثویب بھی مشروع نہیں یہاں سے امام محمد نے جامع صغیر میں تحریر فرمایا
۹۸ کہ مابین اذان و اقامت فجر بلفظ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح تثویب حسن ہے اور باقی نمازوں میں مکروہ ہے امام حسن بن زیاد
متوفی ۲۰۴ھ تلمیذ امام الائمہ ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فتح القدیر میں منقول ۹۹ کہ اذان و تثویب کے مابین بقدر تلاوت بیس
آیات کا وقفہ ہونا چاہئے تو یہ بھی مجوزین تثویب سے ہیں پس فجر میں بین الاذانین قول تثویب عامہ امام الائمہ ابو حنیفہ و امام محمد
و امام حسن سے کہ دوسری صدی کے اجلہ علماء کوفہ سے ہیں ثابت ہے ۱۰۰ امام برہان الدین مرغینانی ہدایہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ علمائے کوفہ نے
اذان و اقامت فجر کے مابین بالفاظ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح تثویب نکالی وہ ائمہ اور ان کے ہم قول مجتہدین کی طرف اشارہ
یہ تثویب اگرچہ ... میں حادث ہے لیکن باعتبار مفاد و معنی قدیم ہے اسی تثویب حادث پر اسحٰق بن راہویہ متوفی ۲۳۸ھ
جو شاکی ہیں کہ احدثہ الناس بعد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وکرہہ اہل العلم ابو عیسیٰ ترمذی کے ظاہر الفاظ کا مفاد یہی کہ ان کو ذکر کا
استشعار نہیں اور ... ممکن کہ اسحٰق بن راہویہ مجوزین تثویب کے ... امام محمد کے ہم خیال ہوں یا کلمہ دوسری صدی
میں تثویب فجر بالفاظ مبدل بین الاذانین امام محمد کی ... دیگر اوقات میں مکروہ بتائی اور اسحٰق بن راہویہ دیگر تمام
علماء سے ~~...~~ ... مکروہات تثویب بین الاذانین علی الاطلاق نقل کی ۱۰۱
جمیع علمائے کوفہ کہ بین الاذانین فجر میں تثویب ... تثویب قدیم ... قائم رکھا چنانچہ امام طحاوی شرح معانی الآثار میں
کلمہ الصلوٰۃ خیر من النوم کا محل ... اذان امام الائمہ ابو حنیفہ و امام محمد و امام ابو یوسف کا قول بتاتے ہیں اور نہایہ میں ۱۰۲

---

(۹۵) قال محمد الصلوٰۃ خیر من النوم یکون ذلک فی نداء الصبح بعد الفراغ من النداء ولا یجب ان یزاد فی النداء ما لم یکن منہ ۱۲

(۹۶) مجمع الانہر روی عن الامام ان قولہ الصلوٰۃ خیر من النوم بعد الاذان لا فیہ ۱۲

(۹۷) ہدایہ حسن لانہ وقت نوم وغفلۃ ۱۲

(۹۸) جامع صغیر امام محمد التثویب فی الفجر حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح بین الاذان والاقامۃ حسن وکرہ فی سائر الصلوات ۱۲

(۹۹) فتح القدیر عن الامام

(۱۰۰) ہدایہ ہذا تثویب احدثہ علماء الکوفۃ بعد عہد الصحابۃ لتغیر احوال الناس ۱۲

(۱۰۱) شرح معانی الآثار امام طحاوی کان التثویب فی صلوٰۃ الغداۃ اذا قال المؤذن حی علی الفلاح قال الصلوٰۃ خیر من النوم مرتین ... عن ابن عمر وانس ... بعد ذلک ما کان المؤذن یؤذن بہ فی اذان الصبح فثبت بذلک ما ذکرنا وہو قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمہم اللہ تعالیٰ ۱۲

(۱۰۲) نہایہ ... کان التثویب الاول بعد الاذان الصلوٰۃ خیر من النوم ... فی اذان الفجر ... واحدث ... حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح فی صلوٰۃ الفجر ... [illegible]

[illegible] ۱۳۱۱ھ [illegible] حضرت [illegible]

علماء کو خاص تنبیہ مخاطب فرمایا ہے حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح مع [illegible] یا ان کے مثل کے احداث کی

الحاصل دوسری صدی میں علماء کوفہ نے فجر میں بین الاذان والاقامہ کلمہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح سے تثویب [illegible] دوسری صدی

امام محمد بھی ان میں شامل تھے لیکن امام ابو یوسف نے کل نمازوں میں علی الاطلاق تثویب ائمہ کو جائز رکھا [illegible] فرمایا

ان دونوں کے قاعدہ [illegible] سبحان اللہ آپ نے پڑھے کہ ہر دو کے مسلک پر قاطع براہین موجود ہیں اور قول کراہت کا کہاں

ثبوت قائل الحافظ [illegible] موجود نہیں جامع صغیر میں امام ابو یوسف نے تجویز تثویب ائمہ [illegible] کے بعد امام محمد نے سکوت فرمایا [illegible]

فرماتے ہیں کہ امام محمد نے تثویب ائمہ کو مساوات مسلمین فی امر الجماعۃ سے مستبعد تصور کیا متون متداولہ کے ظاہر الروایات کی طرف

المسبق اور امام محمد سے خالی [illegible] روایت استبعاد قبیل نوادر سے ہو تو یہ کہنا کہ امام محمد نے قیاس امام ابو یوسف کو مع الفارق کہا

افتراء عظیم ہے ہمکو تو امید نہیں مگر بعض لوگ کہتے ہیں کہ امام محمد نے کہا اف لابی یوسف مال الی الامراء امام ابو یوسف امام محمد کے استاد

اور استاد کی توقیر و تعظیم شرعاً [illegible] تبجیل پر قرآن مجید نے والدین کیلئے اف کہنے سے نہی صریح فرمائی تو کیونکر کہا جائے کہ [illegible] امام محمد

افتراء کیا ہے امام محمد کی شان اس سے پاک [illegible] کہ وہ اپنے شیخ الفقہ کو [illegible] امراء کا [illegible] امامت ہے اور وہ امور سلطنت

میں مہتم [illegible] توجیہ امر مساوات [illegible] ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ [illegible] جائز تھا [illegible] عامل ہی [illegible] مستحق [illegible] میلان الی الدنیا [illegible] امام محمد

ایسی کلمات لکھتے ہیں امام برہان الدین نے ہدایہ میں قول امام ابو یوسف کی توجیہ بیان فرمائی اور [illegible] کہ امام ابو یوسف [illegible]

بجملہ امور عامہ میں مصروف رہتے ہیں [illegible] جماعت فوت ہوجانے کا اندیشہ ہو [illegible] امام محمد [illegible] اور استبعاد [illegible]

---

(۹۰۳) جامع صغیر امام محمد قال ابو یوسف لا اری باسا ان یقول المؤذن للامیر فی الصلوات کلہا السلام علیک ایہا الامیر ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح الصلوٰۃ یرحمک اللہ ۱۲

(۹۰۴) ہدایہ امام برہان الدین واستبعدہ محمد لان الناس سواسیۃ فی امر الجماعۃ ۱۲

(۹۰۵)

(۹۰۶)

(۹۰۷) ہدایہ امام برہان الدین [illegible] ابو یوسف خصہم بذلک لزیادۃ اشتغالہم بامور المسلمین کیلا تفوتہم الجماعۃ ۱۲

دوسری صدی کو امام الائمہ ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ متوفی ۱۵۰ھ اور ان کے تلامذہ مثل شیخ الائمۃ الحنفیہ قاضی ابویوسف متوفی ۱۸۲ھ
و امام محمد بن حسن شیبانی متوفی ۱۸۹ھ و امام زفر متوفی ۱۵۸ھ و ابوعصمہ نوح بن ابی مریم مروزی متوفی ۱۷۳ھ و امام عبداللہ
بن مبارک متوفی ۱۸۱ھ و اسد بن عمرو بجلی متوفی ۱۸۸ھ و یوسف بن خالد متوفی ۱۸۹ھ و وکیع بن الجراح متوفی ۱۹۷ھ
و امام حسن بن زیاد متوفی ۲۰۴ھ وغیرہم کا عہد تھا [illegible] وقت تھا پہلی صدی میں تبع تابعین ائمہ نے بلا نزاع جاری کیا
لیکن تثویب عامہ پر عمر و علی و ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ناپسندیدگی و انکار کیا گیا [illegible] نماز کی آپ پر [illegible]
دوسری صدی میں علمائے کوفہ نے خصوصاً امام ابویوسف و امام محمد نے مسئلہ کی تنقیح [illegible] و خصوصاً اصول [illegible] کو زمانہ مابعد کے
و اسحاق بن راہویہ اور ان کے ہم خیال علماء کیلئے قول کراہت ثابت کرنا ممکن ہو گیا [illegible] اجتہادی تو ضیح ان [illegible]
آئندہ آنیوالی پیمان تثویب کی صرف تاریخی حیثیت [illegible] مقصود تھی

اب تیسری صدی کو دیکھئے اسکا افتتاح ان ائمہ مذکورین [illegible] اور [illegible] امام
ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے لفظ ائمہ و اصحاب استعمال کیا جاتا ہے ان تلامذہ ائمہ و مشائخ لکھتی ہیں اور ان کے مابعد
و مابعد مابعد سب مشائخ کہلاتے ہیں مگر تلامذہ ائمہ [illegible] سلف و متقدمین اور [illegible] صدی اور اوسط
بعد کے متاخرین ان متقدمین و متاخرین میں تقریباً کل مشہور مشائخ [illegible] جو [illegible] مسائل و توضیح
و تعقیب محامد و ترجیح راجح و تصحیح صحیح پر قادر اور [illegible] اختلاف [illegible] رکھتے تھے [illegible]
متوفی ۲۲۱ھ تلمیذ امام محمد و ابوبکر مروزی [illegible] ابن رستم متوفی ۲۱۱ھ تلمیذ امام محمد و ابوحفص کبیر متوفی [illegible]
تلمیذ امام محمد و محمد بن سماعہ متوفی ۲۳۳ھ تلمیذ امام ابویوسف و امام محمد و ہلال بن [illegible] متوفی [illegible] تلمیذ [illegible]
خالد السمتی و ابوبکر احمد بن عمر خصاف متوفی ۲۶۱ھ تلمیذ بشر بن ولید تلمیذ امام ابویوسف [illegible] تلمیذ امام [illegible]
و ابوعبداللہ حسن بن احمد زعفرانی مرتب زیادات کتاب [illegible] متوفی [illegible] عبدالحمید بن [illegible] متوفی [illegible]
تلمیذ ہلال بن یحییٰ و عیسیٰ بن ابان و بکر بن محمد العمی تلمیذ محمد بن سماعہ و ابوجعفر احمد طحاوی مولد ۲۲۹ھ [illegible]
و قاضی عبدالحمید [illegible] و ابوجعفر احمد بن عمران [illegible] و مقاتل بن [illegible] و حسن [illegible] و ابوعلی [illegible]
تلامذہ شیخ الائمہ قاضی ابویوسف ــ پھر چوتھی صدی کا افتتاح [illegible] متوفی [illegible]

~~[illegible]~~ زیادات [illegible] ابوسعید بردعی احمد بن [illegible] متوفی [illegible]
و ابوالمنصور محمد ماتریدی متوفی ۳۳۳ھ تلمیذ ابوبکر جوزجانی تلمیذ ابوسلیمان جوزجانی تلمیذ امام محمد و علی بن [illegible] متوفی [illegible]
تلمیذ ابوالمنصور محمد ماتریدی و ابوعلی دقاق تلمیذ موسیٰ بن نصر رازی [illegible] ابوعمرو احمد بن محمد طبری متوفی [illegible] تلمیذ ابوسعید بردعی [illegible]
و ابوجعفر محمد بن عبداللہ ہندوانی بلخی ملقب بابوحنیفہ خورد متوفی ۳۶۲ھ تلمیذ ابوبکر اعمش تلمیذ ابوبکر [illegible] تلمیذ محمد بن سلمہ تلمیذ
ابوسلیمان تلمیذ امام محمد و ابوبکر احمد بن علی جصاص رازی متوفی ۳۷۰ھ تلمیذ ابوالحسن کرخی تلمیذ ابوسعید بردعی [illegible]
و امام الہدیٰ فقیہ ابواللیث نصر بن محمد سمرقندی متوفی ۳۷۳ھ تلمیذ ابوجعفر ہندوانی و ابو [illegible] محمد بن فضل فاری متوفی
تلمیذ استاد عبداللہ سبذمونی تلمیذ ابوحفص صغیر تلمیذ ابوحفص کبیر [illegible] ابوعبداللہ محمد بن یحییٰ جرجانی متوفی ۳۹۸ھ تلمیذ

تلمیذ [illegible]

و ابوالفضل محمد بن محمد حاکم شہید مروزی
شہید ۳۳۴ھ
۳۴۰ھ و ابوالحسن عبیداللہ کرخی متوفی
تلمیذ [illegible]
بن ابی حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابوبکر جصاص رازی اور ان کے امثال پر ختم ہو گیا ہے مثلاً ہدایہ امام برہان الدین متوفی ۵۹۳ھ [illegible] کہ
لکھتے ہیں چنانچہ کتاب الصوم مسئلہ قضاء مجنون میں فرمایا یہ بعض متاخرین کا مختار ہے علامہ عینی نے بنایہ میں [illegible]
جرجانی وزاہد صفار کو شمار کیا اور اکمل الدین بابرتی نے عنایہ میں ان چہرہ امام علی رستغفنی کو اور اضافہ کیا تو ثابت ہوا کہ [illegible]
صدی کے علماء کو اکابر ارباب نظر و اجتہاد متاخرین مثل رستغفنی و امام ابو عبد اللہ محمد جرجانی و زاہد صفار وغیرہ بلفظ متاخرین [illegible]
لکھا کرتے ہیں — پھر پانچویں صدی کے فقہاء جیسے ابوالحسین احمد قدوری متوفی ۴۲۸ھ تلمیذ ابو عبد اللہ محمد بن یحیی جرجانی و امام
شمس الائمہ ابو محمد عبد العزیز بن احمد حلوانی متوفی ۴۴۸ھ یا ۴۴۹ھ یا ۴۵۲ھ تلمیذ ابو علی حسین نسفی تلمیذ ابوبکر محمد بن فضل بخاری و قاضی [illegible]
ابو زید دبوسی متوفی ۴۳۰ھ تلمیذ ابو جعفر استروشنی تلمیذ ابوبکر رازی و صدر الاسلام ابوالیسر محمد بزدوی متوفی ۴۹۳ھ
تلمیذ ابو یعقوب یوسف سیاری تلمیذ ابو اسحٰق نوقدی تلمیذ ابو جعفر ہندوانی و امام فخر الاسلام ابوالحسن علی بزدوی برادر ابوالیسر [illegible] تلمیذ شمس الائمہ سرخسی
و امام ابوبکر محمد بن احمد شمس الائمہ سرخسی متوفی ۴۹۰ھ تلمیذ امام شمس الائمہ حلوانی و شیخ الاسلام ابوبکر محمد بن حسین خواہرزادہ بخاری
متوفی ۴۸۳ھ — اور چھٹی صدی کے فقہاء مثل مفتی الثقلین امام زاہد نجم الدین ابو حفص عمر نسفی تلمیذ صدر الاسلام ابوالیسر بزدوی
و امام صدر شہید ابو محمد حسام الدین عمر بن عبد العزیز شہید ۵۳۶ھ و امام بہاء الدین علی بن محمد اسبیجابی متوفی ۵۳۵ھ و امام فخر الدین
حسن بن منصور معروف بقاضی خان اوزجندی متوفی ۵۹۲ھ و امام برہان الدین ابوالحسن علی بن ابی بکر مرغینانی متوفی ۵۹۳ھ
تلمیذ مفتی الثقلین و صدر شہید [illegible] علی تلمیذ شمس الائمہ سرخسی و امثالہم — [illegible] فتح القدیر نے [illegible]
مسائل کی ترجیح و اقرار کی علامہ شامی نے [illegible] علامہ [illegible] فخر الدین رملی سے نقل [illegible] [illegible]
[illegible] احمد بن سلیمان بن کمال پاشا رومی صاحب اصلاح و ایضاح سے نقل کیا [illegible] اور
و خصاف و کرخی و طحاوی و سرخسی و بزدوی [illegible] اور شامی نے [illegible] بحر [illegible] ہوا — قول صاحبین کی ترجیح
[illegible] قول صاحبین [illegible] کی دلیل [illegible] کی [illegible] شامی [illegible] مگر فتح [illegible]
[illegible] دی اور [illegible] دلیل کو [illegible] ہیں [illegible] دی اور قول امام کی ترجیح علامہ قاسم بھی کافی و مجنونی [illegible] و صدر الشریعہ سے نقل کی
حموی کی حاشیہ اشباہ میں تحریر کیا [illegible] کہ امام اور [illegible] نے [illegible] تصحیح نقل [illegible] اصول و
قواعد سے و [illegible] [illegible] کی ضرورت رکھتا ہو جیسے نصیر بن یحیی اور فقیہ ابو اللیث اور محمد بن فضل وغیرہم

(۱۰۸) فتح القدیر [illegible] مسئلہ [illegible] فالقاضی اذا [illegible] عنہ ابی حنیفۃ و [illegible]
و انما ان [illegible] روایتان عنہ [illegible] لانہ [illegible] وان کان [illegible]
[illegible] [illegible] فی محل مجتہد فیہ [illegible]
[illegible] [illegible] شمس الائمۃ [illegible]
والامام [illegible] الشہید ۱۲

(۱۰۹) رد المحتار باب [illegible] ذکر فی [illegible] ان [illegible] الخانیہ [illegible] والترجیح ۱۲

(۱۱۰) طحطاوی حاشیہ در مختار [illegible]

(۱۱۱) رد المحتار کتاب [illegible] الطحاوی [illegible] الکرخی والحلوانی والسرخسی والبزدوی [illegible]
وفی النہر [illegible] المذاہب [illegible] فی الشرنبلالیہ [illegible]
[illegible] دلیلہا [illegible] الفتاوی [illegible] قاسم [illegible] فی الکافی [illegible] ۱۲

اور رد المحتار میں ہے کہ مجتہدین مذہب و مشائخ ہیں جو اہل ترجیح ہیں امام کی تقلید نہیں کرتے جسکی دلیل راجح ہو اوسکو ترجیح دیتے ہیں
اور رد المحتار میں یہ بھی ہے کہ واقعات وہ مسائل ہیں کہ ان کے متعلق سوال ہوا اور روایت میں نہ پائے گئے
تو مجتہدین متاخرین نے ان کا استنباط کیا یہ مجتہدین متاخرین امام ابو یوسف و امام محمد کے اصحاب ہیں اور ان اصحاب کے تلامذہ
اور تلامذہ کے تلامذہ وغیرہم تک اور یہ بہت ہیں مثلاً عصام بن یوسف و ابن رستم و محمد بن سماعہ و ابو سلیمان جوزجانی و ابو حفص
بخاری اور ان کے بعد مثلاً محمد بن سلمہ و محمد بن مقاتل و نصیر بن یحییٰ و ابو النصر قاسم بن سلام یہ لوگ بر بنائے دلائل و
اسباب کہ ان پر ظاہر ہوتے ہیں اصحاب مذہب سے اختلاف بھی کرتے ہیں پہلی کتاب جو اسمیں جمع کی گئی ہمارے علم میں ابو اللیث کی
کتاب النوازل ہے پھر مشائخ نے بعد کو اور کتابیں لکھیں جیسے مجموع النوازل اور واقعات ناطفی و واقعات صدر شہید
پھر متاخرین نے ان مسائل کو ملا جلا بیان کیا جیسا فتاوی قاضی خان وغیرہ میں اور بعض نے علیحدہ کیا جیسا محیط رضی الدین سرخسی میں
الی آخرہ صاحب ہدایہ کا صاحب نظر و اجتہاد ہونا خود کتاب ہدایہ ہی سے ظاہر ہے اور صدر شہید بھی مجتہدین
اور قاضی خان تو قاضی خان ہیں ان کی تصحیح کو دوسروں کی تصحیح پر ترجیح دی جاتی ہے اور یہ قاضی خان و زین الدین عتابی صاحب ہدایہ سے
متقدم ہیں [illegible] الغرض تین مجتہد اس مسئلہ صدر شہید و قاضی خان و صاحب ہدایہ اور جملہ مہرہ و کملہ فقہاء کہ اصحاب شروح
و متون ہیں بیک زبان اجتہاد امام ابو یوسف و امام محمد کو مانتے اور برقرار رکھتے چلے آئے اور ان ائمہ کے تلامذہ در تلامذہ
در تلامذہ مشائخ مجتہدین کی تفریعات کو بھی بلا رد و انکار نقل کرتے ہیں اور [illegible] بتاتے چلے اور فتوی نقل کر
ممارس کتب فقہ پر یہ جملے خفا یا بدیہی ہیں ان مقدمات ممہدہ کے بعد اب نفس مسئلہ پر غور کیجئے امام برہان الدین فرغانی

---

(۳۲۱) اتفق القولان علی ان الاصح ہو ان المجتہد فی المذہب من المشائخ الذین ہم اصحاب الترجیح لا یلزمہ الاخذ بقول الامام علی الاطلاق بل علیہ النظر فی الدلیل و ترجیح ما رجح عندہ دلیلہ ۱۲ رد المحتار کتاب القضاء

(۳۲۲) رد المحتار الواقعات ہی مسائل استنبطہا المجتہدون المتاخرون لما سئلوا عنہا ولم یجدوا فیہا روایۃ وہم اصحاب ابی یوسف و محمد و اصحاب اصحابہما وہلم جرا وہم کثیرون فمن اصحابہما مثل عصام بن یوسف وابن رستم و محمد بن سماعۃ وابی سلیمان الجوزجانی وابی حفص البخاری ومن بعدہم مثل محمد بن سلمۃ و محمد بن مقاتل و نصیر بن یحیی وابی النصر القاسم بن سلام وقد یتفق لہم ان یخالفوا اصحاب المذہب لدلائل واسباب ظہرت لہم واول کتاب جمع فی فتاواہم فیما بلغنا کتاب النوازل لابی اللیث ثم جمع المشائخ بعدہ کتبا اخر کمجموع النوازل والواقعات للناطفی والواقعات للصدر الشہید ثم ذکر المتاخرون ہذہ المسائل مختلطۃ کما فی فتاوی قاضیخان وغیرہ ومیز بعضہم کما فی محیط رضی الدین السرخسی انتہی ملخصاً

صاحب ہدایہ کے شیخ و صاحب فتاوی امام صدر شہید حسام الدین شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں هو التثویب المحدث وانما كان
بالفجر اختصاصه لانه وقت نوم وغفلة ... الاسلام ولم ير بأسا ... النعلات لتغير احوال الناس
امام صدر شہید کے اس عبارت سے چند امور ظاہر ہوئے اول یہ کہ امام محمد کی تثویب قدیم نہیں بلکہ نو ایجاد ہے دوم یہ کہ علت تثویب
استحباب نوم ہے سوم یہ کہ زمانہ صدر شہید کے عامہ مشائخ حنفیہ تثویب کو باقی نمازوں میں بھی مستحسن سمجھتے تھے چہارم یہ کہ حکم شرعی کی
وجہ تغیر احوال ناس ہے پنجم یہ کہ تثویب بھی ان مسائل میں سے ہے جن میں تغیر احوال ناس سے حکم تبدیل ہوتا ہے ششم یہ کہ استحسان
تثویب جمہور مشائخ کا مذہب ہے۔ امام صدر شہید نے مسئلہ کا ہر پہلو آشکارا کر دیا امام محمد کے مناط حکم کی طرف لفظ ﴿لانه وقت نوم﴾
اشارہ کیا صاحب ہدایہ نے ﴿وقت نوم و غفلت﴾ کہا تھا تغیر احوال ناس بھی ذکر کیا مطلب یہ ہوا کہ لوگوں میں نماز کی طرف سے
بے پرواہی پیدا ہو گئی تو صبح کی وقت اونگھ سونا محبوب ہوا تو امام محمد نے الصلوۃ الصلاۃ کو مستحب و مستحسن جانا اصل دینی
تثویب قدیم تو حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اقتدا سے زبانی کی تھی اور علت تغیر احوال
تصنیف امام محمد نے لوگوں کی بے پرواہی کی اصلاح تثویب تجویز کیا مگر باوجود قیام استحباب ان کو نماز میں نہ آیا کہ اس کا علم ہو
~~تاکید بھی نہ تثویب ... امام محمد ... کہ اذان کی تجدید ... یہ بھی ... تثویب ... جامع صغیر کی~~
عبارت نقل مشائخ کے ہے کہ تثویب بھی امام الائمہ ابو حنیفہ و شیخ الائمہ ابو یوسف بھی امام محمد کے ہمنوا ہیں تعجب کہ ان اکابر کو
بھی خیال نہ آیا کہ تجویز تثویب سے ابطال اہمیت اذان ہے اذان فرض تھی تثویب قدیم کی اور پھر دور رکوع تلاوت کرتے کہ بعد مسجد تک
حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح کی آوازیں لگانا شروع کیں تو اب اذان کی کیا عزت و حرمت باقی رہی اور عہد رسالت و زمانہ صحابہ میں
یہ دستور کب تھا اذان صبح میں حی علی الفلاح کے بعد دوبارہ حضرت بلال الصلوۃ خیر من النوم کا اضافہ تھا نہ اذان کے بعد مسجد میں لوٹ کر
حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح کی تکرار کرتے تھے نہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی ہو کہیں ثابت تو کلمات حی علی الصلوۃ
حی علی الفلاح دعائے نماز کیلئے داخل اذان مشروع ہوئے خارج اذان نہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کلمہ الصلوۃ خیر من النوم کا محل
داخل اذان بتایا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی ہدایت نے اسکو اور موکد فرمایا تو ان کلمات ثلثہ سے بیرون اذان تثویب
کرنا بیرون مسنون و مشروع محل کی نہ ہوئے کیونکہ یہ بدعت ہوگی نہ حسنہ فاعتبروا یا اولی الالباب والی اللہ المشتکی

اب امام الائمہ ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ اور شیخ الفقیہ امام ابو یوسف و امام محمد و دیگر تلامذہ امام کے بعد مشائخ کا دور آیا جو
مجتہد ہیں اور مجتہدین فی المسئلہ اہل تخریج و ترجیح کو مضمون نے امام کا زمانہ نہ پایا ... نوادر، تحفۃ، فقیہ ابو اللیث و اولاد میں ملا
قاسم نے متوسط وقف نہر سے منقول کہ اطلاق مشائخ ان علماء کو کہتے ہیں جنہوں نے امام کو نہ پایا اور لفظ عامہ کے معنی اکثر
اکثر تو امام صدر شہید نے لفظ عامہ مشائخ کہا یعنی جمہور فقہاء حنفیہ شاہ ولی اللہ دہلوی عقد الجید میں تحریر فرماتے ہیں تمام وہ کی
تخریج پر کہ جمہور متفق ہیں بہر حال فتوی دیا جاتا ہے بالجملہ صدر شہید کے جمہور مشائخ نے جنکو صاحب ہدایہ بلفظ متاخرین تعبیر کرتے ہیں

(۲۱۵) امام محمد کا بیان کردہ تثویب نئی چیز ہے جو خاص فجر پر اصلاً و تثویب ... اور تثویب زیادت امام ... اعلام ...
امام محمد نے تثویب کو فجر کیساتھ مخصوص کیا اور آج ہمارے مشائخ کی اکثریت لوگوں مائلہ کی حاجت کی وجہ سے کل نمازوں میں کچھ برائی نہیں سمجھتی
یہ ترجمہ ہوا ہے بالا عربی عبارت کا جو بعد بلفظ تحریر کی گئی ۱۲ شرح جامع صغیر صدر شہید

(۲۱۶) ہدایہ ... تثویب الصلوۃ ... لانه وقت نوم وغفلة
(۲۱۷) رد المحتار فصل وقف الاولاد اما المشائخ ... ان المراد بهم ... الاصطلاح من لم يدرك الامام ۱۲
(۲۱۸) فتح القدير ... عامة ... الى ان العامة ... وذكر الشارح انه اكثر ... قال
عامة المشائخ ونحوه انتهى ۱۲
(۲۱۹) عقد الجيد شاہ ولی اللہ دہلوی ... المتاخرين ... عليه جمهور الاصحاب ... على كل حال ۱۲
(۲۲۰) والمتاخرون ... الدينية ۱۲ ہدایہ

وتثویب ... تثویب ... جائز

اکابر حنفیہ میں اتنا علم کہاں
کہ وہ دیوبند میں تعلیم پاتے
تو یہ غلطی نہ فرماتے

امام محمد نے اجتہاد کو متعدی پایا تو عزم فجر میں بھی علم تثویب کا استحسان ظاہر کیا امام محمد فجر میں اسکو حسن بتایا تھا اور اسکی علت ان
جمہور مشائخ نے غفلت ناس تھی ان الناس [illegible] اور مسئلہ کو تغیر احوال ناس سے وابستہ سمجھا اور اپنے زمانہ کے لوگوں کی بے توفیقی
غفلت مند کو دیکھے تو غفلت مند و رہا علم دیگر اوقات میں لوگوں کی بے توجہی پر بھی جاری کیا اور اس کا وہ مجاز [illegible]
مجتہد و صاحب نظر تھے یہاں نہ تنقیح مبانی اجتہاد نہ [illegible] قیاس الفاظ اجتہاد صرف اتنا کہ کلام مجتہدین کو سمجھا اور اوسے [illegible] کے مطابق
[illegible] فجر [illegible] لگایا بدائع [illegible] حقیقت کو بخوبی روشن کیا فرماتے ہیں ہمارے مشائخ نے تثویب
جدید کو باقی نمازوں میں برا نہ سمجھا اسکی وجہ ہمارے زمانہ میں لوگوں پر غفلت کا بافراط غلبہ ہو جانا اور [illegible]
ملنے اور دینی باتوں کو ہلکا جاننا ہے نتیجہ یہ کہ باقی سب نمازیں اصل ہمارے زمانہ میں قدر باذنی نماز فجر کے مثل ہو گئیں تو
اعلام کی زیادتی بھلائی اور بیداری میں تعاون کرنے کا باعث ہو گئی پس وہ مستحسن ہوئی پھر صاحب بدائع نے اس اجتہاد کی
تائید میں اجتہاد امام ابو یوسف کو ذکر کیا فرماتے ہیں یہاں ہی سے امام ابو یوسف نے فرمایا موذن السلام علیک ایہا الامیر کہے
تو اسے برا نہیں سمجھا اسکی وجہ یہ کہ امور رعیت [illegible] پر غور و فکر کرنے کا شغل زیادہ [illegible] ساتھ امراء مخصوص ہیں
تو انہیں مشغولی کی وجہ سے یہ زیادتی اعلام کے محتاج ہیں دیکھئے امراء کو مشغولی امور سلطنت کی وجہ سے تثویب خاص کے محل میں [illegible]
عوام مشغولی [illegible] خانہ داری [illegible] تثویب عام کے مستحق ہیں حاصل یہ کہ نظم مالی ہو یا منزلی حدود شرعی کے اندر مطلوب
شرعی ہیں اور ہر ایک [illegible] ہیں ان کی کمیت و کیفیت [illegible] حالات زمانہ [illegible] و احوال کے تصور کے تابع [illegible] روپیہ
سرمایہ سے تجارت جائز کرنے والا تاجر اپنی کاروبار کا جائزہ نہ لیتا رہیگا تو نام نہ چلیگا اور جائزہ لیتا رہے تو [illegible]
اسکا سبب دوسرے امور [illegible] نہ کریگا سلطان اگر ملت مسلم کی خدمت کرتا [illegible] تو یہ تاجر بھی ملت [illegible] کی خدمت میں معروف ہے
بیت المال کی آمدنی کا سبب [illegible] کی پرورش کا باعث ہے [illegible] ادائے حقوق کی سبیل میں مشغول ہے —

الحاصل تیسری چوتھی پانچویں صدی [illegible] مشائخ میں سے جنہوں نے بھی مسئلہ کی تعدیہ اور علت کا تعدیہ کیا اور بعد
آنے والوں نے اوس میں کوئی [illegible] نہ پائی اور اوسکو قبول کیا حتی کہ متون میں داخل کیا جو ظاہر المذہب [illegible] تخریجات [illegible]
بیان کرنے کیلئے موضوع ہیں امام [illegible] شارح جامع صغیر کا قول آپنے دیکھا اب ہدایہ بھی ملاحظہ ہو امام برہان الدین مرغینانی اسکو
[illegible] متاخرین نے تثویب محدثہ امام محمد کو کل نمازوں میں مستحسن بتایا دینی باتوں میں سستی ظاہر ہو [illegible]
[illegible] کافی [illegible] امام محمد [illegible] متوفی ۶۱۰ھ [illegible] نے استحسان متاخرین کو مدونظر [illegible] قرار رکھا حسام الدین حسن [illegible]
متوفی [illegible] شارح ہدایہ خاتمہ ہدایہ والا [illegible] بابرتی مصنف عنایہ متوفی ۷۸۶ھ وجلال الدین خوارزمی [illegible]
استحسان متاخرین کو قبول کرتے رہے۔ امام [illegible] فقیہ النفس فخر الدین حسن [illegible] قاضی خاں [122] فرمایا باقی سب نمازوں میں ہمارے زمانہ میں

---

(۱۲۱) بدائع ان مشائخنا قالوا لا باس بالتثویب المحدث فی سائر الصلوات لفرط غلبة الغفلة علی الناس فی زماننا
وشدة رکونهم الی الدنیا وتهاونهم بامور الدین فصار سائر الصلوات فی زماننا مثل الفجر فی زمانهم فکان زیادة الاعلام من باب التعاون
علی البر والتقوی فکان مستحسنا ولهذا قال ابو یوسف لا اری باسا ان یقول المؤذن السلام علیک ایها الامیر ورحمة الله وبرکاته
حی علی الصلوة حی علی الفلاح الصلوة یرحمک الله لاختصاصهم بزیادة شغل بسبب النظر فی امور الرعیة فاحتاجوا الی زیادة اعلام [illegible]
(۱۲۲) شامی باب الاول [illegible] ان المتون موضوعة لنقل ما هو المذهب ۱۲
(۱۲۳) کفایہ جلال الدین ما استحسنه المتاخرون من التثویب فی سائر الصلوات لزیادة غفلة الناس وقل ما یقومون عند سماع الاذان فیستحسن التثویب للمبالغة [illegible]

تثویب میں اکثر برائی نہیں یہ حنفی مذہب کا متن مجتہد تثویب الکل للکل کو تجویز کر رہا ہے ان کے بعد اصحاب
مختصر قدوری جو متون معتبرہ متداولہ سے ہے تثویب کا اثباتاً و نفیاً کچھ ذکر نہیں ممکن کہ یا تو یہ صرف منیا جو قدوری کا ماخذ
[illegible] مسئلہ ان میں مختلف فیہ ہو اور اسی وجہ سے امام ابوالحسن قدوری نے اسکا ذکر [illegible]
بھی ذکر نہیں کیا جو امام محمد سے ظاہر الروایۃ ہے اور متون میں سے ایک [illegible] ماتن ابوالفضل مجد الدین عبداللہ متوفی [illegible]
جمال الدین حصیری ہیں انہوں نے ایک متن مسمی مختار بنایا پھر اسکی شرح اختیار تصنیف فرمائی۔ شامی نے درمختار کی تعداد حسین [illegible]
(۱۲۵) اکابر مشائخ مذہب و اصحاب متون سے ہیں اور دوسرے ماتن تاج الشریعہ محمود انہوں نے ہدایہ سے وقایۃ الروایہ [illegible]
اور تثویب الکل للکل کو علی الاطلاق متن میں ذکر کیا پھر ان کے پوتے عبیداللہ بن مسعود متوفی [illegible] نے وقایہ کا
اور مختصر وقایہ موسوم بہ نقایہ میں تثویب علی الاطلاق قائم رکھی تیسرے ماتن امام حافظ الدین عبداللہ بن احمد نسفی متوفی [illegible]
متن کنز تصنیف [illegible] شمس الائمہ کردری تلمیذ صاحب الہدایہ اپنے متن کنز میں تثویب کو مطلق رکھا چوتھے مظفر الدین احمد [illegible]
تلمیذ تاج الدین علی تلمیذ ظہیر الدین صاحب فتاویٰ ظہیریہ تلمیذ قاضیخان کا متن مجمع البحرین [illegible] شیخ ابراہیم حلبی
ہدایہ اور قدوری اور ان چاروں متنوں سے انتخاب کر کے ایک متن ملتقی الابحر تالیف کیا اور اسمیں تثویب کو [illegible]
الاطلاق [illegible] ہدایہ [illegible] وقایہ و نقایہ و کنز تو موجود ہیں مگر قاضی خان کے تلمیذ مجد الدین [illegible]
مظفر الدین کا مجمع البحرین موجود نہیں [illegible] مگر ان سب کا [illegible] اور اسمیں تثویب کا استحسان بلا ذکر خلاف موجود ہے اگر مختار و مجمع [illegible]
کنز و وقایہ [illegible] تثویب کو مکروہ لکھا ہوتا تو [illegible] اختلاف متون [illegible] بلا ذکر خلاف [illegible]
اب ان کے بعد شراح متون [illegible] قول استحسان [illegible]
باقی ہے [illegible] عموم استحسان [illegible] لفظ تثویب مطلق [illegible]
حاشیہ عینیہ [illegible] ذکر اختلاف [illegible] اور [illegible] امام نووی [illegible] جمہور کا یہی قول ہے امام یحییٰ نووی
[illegible] صدر شہید [illegible] شرح جامع صغیر میں [illegible] قول تجویز تثویب الکل [illegible]
[illegible] مفید استغراق تو ثابت [illegible] کا قول استحسان تثویب [illegible]

(۱۲۴) لا باس بالتثویب فی سائر الصلوات استحسان فی زماننا [illegible] ۱۲ [illegible]
(۱۲۵) وقایہ تاج الشریعہ استحسن [illegible] تثویب الصلوات کلہا ۱۲
(۱۲۶) نقایہ صدر الشریعۃ التثویب حسن فی کل صلاۃ ۱۲
(۱۲۷) کنز امام ابوالبرکات نسفی ویثوب ۱۲
(۱۲۸) ملتقی الابحر علامہ ابراہیم بن محمد بن ابراہیم [illegible] علاء الدین حصکفی صاحب درمختار استحسن [illegible]
(۱۲۹) [illegible] استحسن [illegible] التثویب فی سائر الصلوات لزیادۃ غفلۃ الناس [illegible] والیہ اشار المصنف [illegible]
(۱۳۰) [illegible] ویثوب [illegible] من التثویب فی کل الصلوات [illegible]
[illegible] التثویب [illegible] الصلاۃ [illegible] عند المتقدمین [illegible] مکروہ فی غیر الفجر وہو قول الجمہور کما حکاہ النووی [illegible]

کہ قول جمہور پر رہا ہے اور یہ مسئلہ محل متعدد متون میں بھی ائمہ حنفیہ سے منقول تھا، حنفیہ مذہب کی متعدد زمانہ میں معروف مسائل سے تک جا پہنچا مسائل شہیر
امام برہان الدین صاحب ہدایہ نے تصنیف فرمایا جس میں ۱۳۲ متون اور اس میں بلا اختلاف متاخرین کا قول استحسان تثویب بیان کیا، تو دوسری
صدی میں تاج الشریعہ محمود کا متن وقایہ تصنیف ہو کر ... صدر الشریعہ شہید ... اور مالا بد منہ الدین کا
مختار ہوا اور مظفر الدین احمد کا مجمع البحرین اغلب ہے کہ تیار ہو چکا ہوگا اور اسی زمانہ میں قریب امام ابو البرکات نسفی نے کنز تالیف فرمائی ہوگی
کنز و وقایہ کا وثوق بیان کیا جا چکا ہے کہ جس وقت ان متون نے استحسان تثویب اپنے مصنفات میں داخل کیا اس وقت
مسئلہ کی تنقیح و تحقیق ہو کر قبولیت عامہ کا مرحلہ طے ہو چکا تھا تو امام نسفی جیسے مہذب مذہب اگر اس کو جمہور مشائخ حنفیہ
کی طرف منسوب نہیں کیا تو اس کا ذکر بھی نہ کیا اور یہ جملہ کیا کہ یہ امر نو پید ہے اور کیا تو وہی حقیقت حال
نا واقف تھے آپ دیکھیں متن وقایۃ الروایہ کو بھی اسی طرح صدر الشریعہ نے تصنیف کی اور مسئلہ تثویب پر کوئی
نوٹ نہیں لکھا پھر اس متن کا انتخاب کیا اور مسئلہ کو بدستور قائم رکھا اس منتخب نقایہ کی شرح ابو المکارم نے لکھی اس میں بدستور رکھا اور
کل صلوات میں تثویب کو مستحسن بتایا اسی طرح الی المکارم نے فتاوی عالمگیری میں تثویب الکل کو نقل کیا، منتقی کی شرح در منتقی میں
علامہ حصکفی نے استحسان تثویب بلا خلاف ۱۳۳ ذکر کیا نیز تثویب کے مصنف اس کے ملتقی کی شرح مجمع الانہر میں بھی علی ہذا القیاس
تثویب کو بلا ذکر خلاف ... مراقی الفلاح شرح نور الایضاح میں اسی کو اصح بتایا علامہ غزی نے تنویر الابصار میں ۱۳۶
الکل مؤذن تثویب کرے علاء الدین حصکفی نے اسی کو مدلل بین الاذان والاقامۃ ... ۱۳۷ سب نے تثویب کرے
ان سب کو ... مستحسن متاخرین ذکر کیا اور مولانا تاج العلماء مفتی ... ۱۳۸ سے حدیث بلال
... مولوی ... وحید الزمان خان مرحوم وقایہ کے ترجمہ میں متاخرین بلا خلاف
مسئلہ ... الجامع ... محققین ... استحسان تثویب کے قائل اور وہی کتب معتبرہ
... بلا ذکر اختلاف متاخرین منقول و مقرر ... صدر شہید ... کہ کوئی مخالف ۱۴۰ مولوی ...

---

(۱۳۱) ترجمہ ابو المکارم (والتثویب حسن) و تثویب کہ اعلام نمودن است در میان اذان و اقامت یا نحو الصلوۃ الصلوۃ یا قامت قامت میگویند ... است یعنی مستحب است نزد متاخرین در کل صلوۃ و در نماز مغرب و در نماز جمعہ ... تثویب نیست ۱۲

(۱۳۲) ہندیہ التثویب حسن عند المتاخرین فی کل صلوۃ الا فی المغرب ... فتاوی شرح النقایہ للشیخ ابی المکارم ۱۲

(۱۳۳) منتقی ... والمستحسن ... التثویب ہو العود الی الاعلام بین الاذان والاقامۃ بما تعارفوہ فی کل الصلوات لظہور التوانی فی الامور الدینیۃ

(۱۳۴) مجمع الانہر استحسن المتاخرون التثویب فی الصلوات ... الاعلام بعد الاذان بما تعارفہ اہل کل بلدۃ بین الاذانین ۱۲

(۱۳۵) مراقی الفلاح (ویثوب) بعد الاذان فی جمیع الاوقات لظہور التوانی فی الامور الدینیۃ فی الاصح ۱۲

(۱۳۶)

(۱۳۷) در مختار یثوب بین الاذان والاقامۃ فی الکل للکل بما تعارفوہ ۱۲

(۱۳۸) استحسن المتاخرون التثویب للصلوۃ کلہا لظہور التوانی فی جمیع الناس ۱۲

(۱۳۹) حاشیہ شرح وقایہ ... ما اختارہ المتاخرون ان التثویب مستحسن فی جمیع الاوقات لجمیع الناس لظہور التکاسل فی امور الدین لا سیما فی الصلوۃ ۱۲

(۱۴۰) ترجمہ شرح وقایہ اگر بعد اذان تثویب کردہ باشد ... و متاخرین تثویب را مستحسن داشتہ اند ۱۲

دیکھا ہو اور ممکن کہ لفظ عامۃ المشائخ بمعنی جمیع مشائخ استعمال فرمایا ہو بہر کیف [illegible] جمہور مشائخ [illegible]
قائل ہوں اور یہ ہے واقعہ اور یہی لحاظ نظر دیکھیں تو مسئلہ تثویب الکل للکل فی الصلوات کلہا ہے بعض ائمہ و مشائخ قدیما و حدیثا [illegible]
ایک ہی مسلک کہ للضرورت مندوب و مستحسن اور بلا ضرورت مکروہ تنقیح مقام یہ کہ فجر میں جسے حضور پر نور صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم
خواب استراحت میں تھے سیدنا بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے ندائے الصلوۃ خیر من النوم بلند فرمائی حضور والا صلی اللہ تعالی
علیہ و آلہ وسلم نے یہ کلمہ پسند فرمایا ~~[illegible]~~ اور اجعلہ فی اذانک ارشاد فرمایا
یہ واقعہ دو معنی کا محتمل ہے ایک یہ کہ نفس تثویب کو رد فرمایا اور یہ صحیح نہیں کہ آخر زمانہ میں حضرت بلال نے تثویب کی دوسرے
یہ کہ تثویب کو مشروع [illegible] متعلق کلمہ ندا کا محل داخل اذان تجویز فرمایا اور یہی فعل فاروق اعظم سے ظاہر
پس یہاں سے تثویب کی تشریع محل اجابت میں ثابت اور اسی پر فاروق اعظم و مولی علی و امیر معاویہ و ائمہ حنفیہ و مشائخ
متاخرین کا تعامل ہے الحاصل سب متفق مگر تعدد و تعیین حاجت میں صحابہ و ائمہ و مشائخ سب باہم مختلف [illegible] صحابہ میں
کہ مابین اذان و اقامت اصلا تثویب عامہ بکلمات حی علی الصلوۃ وحی علی الفلاح مشائخ نے تھا امام [illegible]
کوفہ نے فجر کی اذان و اقامت کے درمیان مستحسن تھا کہ یہ پہلی بدعت تھی جو باب تثویب میں بعد صحابہ اضافہ ہوئی
اور اس اختلاف عمل کی وجہ وہی ہے کہ صحابہ کے زمانہ میں ضرورت نہ تھی اذان کو ہر شخص سنتا سمجھتے اور وقت اقامت تک لوگ
مسجد میں آجاتے کوئی غفلت نہ کرتا [illegible] مگر لوگوں کا حال متغیر ہوا [illegible] جب
علمائے کوفہ نے پایا جیسا کہ صاحب ہدایہ نے فرمایا (۱۴۱) تو تثویب فجر ملی اور یہی محل الذکر
میں تجویز کی جہاں سے سائر رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم نے داخل اذان فرمادی تھی اور تثویب بھی [illegible]
نہیں مگر اون کے پاس جاکر ہماری جماعات کی اطلاع [illegible] بلکہ مسجد ہی میں صدائے الصلوۃ بلند کرنا تجویز کیا جسکو
سیدنا ابن عمر و مولی علی نے فتوی بدعت [illegible] مجتہدین کوفہ نے ضابطہ جواز تثویب بالضرورت کہیں سے مستنبط کیا ہو تو مشائخ
مذہب نے اسکو تاڑ لیا اور اوس کے مطابق الضرورت محسوس کرتے ~~[illegible]~~ اوسی تثویب کو جو امام محمد کی اجازت کی تھی
غیر فجر میں بھی جاری کیا اور امام محمد کے قول کراہت فی غیر الفجر کو عدم حاجت پر محمول کیا اسی لئے کہ الحکم [illegible] بقدر ضرورت تحقق علت و
عدم موانع مقتضیہ عقلیہ و نقلیہ اسکا نام [illegible] اور یہ [illegible] کتاب و سنت و اجماع کیطرح رکن شریعت (۱۴۲)
اور [illegible] منکر نہیں مگر ظاہری [illegible] اور مسائل مذہب میں مجتہدین [illegible]
یہ [illegible] اجتہاد ان شاء اللہ تعالی [illegible] زمانہ میں اس مرتبہ کے صاحب اجتہاد و نظر فقیہ [illegible] استاد و مولی حضرت
[illegible] امام اہل سنت [illegible] علیہم
الی من حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وسلم کو بحال نوم مکرر تثویب کی تھی اور [illegible] تمام صحابہ کی
ولا سیما) قلبی حضور کی نوم نوم عوام کے مثل [illegible] بعض صحیح روایات سے ثابت ہے کہ حضور نوم سے اوٹھکر بلا تجدید وضو نماز ادا فرماتے تو ایسی نیند [illegible]
کہ ناقض وضو نہو [illegible] حس سماع بھی ضعیف تر تھا کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے تثویب مختلف صیغوں میں [illegible] اور سرکار رسالت صلی اللہ تعالی
علیہ و آلہ وسلم نے [illegible] اوسکی تقریر فرمائی [illegible] حس سماع و نوم میں نسبت مساوات نہیں کہ احتمال [illegible] بلکہ [illegible] حس سماع [illegible] علیہ
و سکوت [illegible] میں بھی متحقق مگر نوم مفقود [illegible] حس سماع نوم کیلئے [illegible] متعارض قریب تثویب [illegible] سماع [illegible]

---

(۱۴۱) ہدایہ احدثہ علماء الکوفۃ بعد عہد الصحابۃ لتغیر احوال الناس ۱۲

(۱۴۲) تلویح [illegible]

اصلاً اگر بالفرض کوئی رکود سماع معدوم فرض کیجئے تو تثویب کی ضرورت باقی نہیں رہتی تو تثویب کی علت مؤثرہ قریبہ منتظرہ یہی رکود سماع ہے نہ نوم
کہ وہ علۃ العلۃ ہے اور اہل اصول مؤثر فی القیاس علت قریبہ مشترطہ ہی کو مانتے ہیں نہ علۃ العلۃ کو امام حافظ الدین ابو البرکات نسفی
منار میں فرمایا[۱۴۳] علت وہ جس کی طرف وجوب حکم ابتداءً مضاف ہو علامہ ابن نجیم نے فتح الغفار میں کہا[۱۴۴] یعنی جس کی طرف ثبوت حکم کی نسبت
جس کی طرف وجوب حکم یعنی ثبوت ابتداءً مضاف ہو نور الانوار میں ابتداء کے معنی بتائے[۱۴۵] بلا واسطہ اور قید ابتداء کو احتراز بتایا سبب وعلامت
وعلۃ العلۃ سے اور قولہ یضاف علت کو علل موضوعہ و علل مستنبطہ بالاجتہاد دونوں کو عام بتایا
پھر علت مؤثرہ کی جنس قریب بھی اہل اصول کے نزدیک باب تعلیل و تعدیہ حکم میں معتبر ہے چنانچہ حکم امر و ولا فرع کی علت
عجز عن الاتمام قرار دیکر عجز لعتق الوقل کیونکہ جنس ہے کون ہر بھی تعدیہ حکم کو محققین اصول جائز رکھتے ہیں [illegible] ضعف حس سماع [illegible] کا حکم
[illegible] مشتغل بالعبادۃ [illegible] میں بھی متعدی ہوگا دیکھو امام صدر الشریعہ عبید اللہ کی تنقیح و توضیح[۱۴۶] پھر فرع میں علت کا ضعف بھی ہو تو
تعدیہ حکم کا مانع نہیں ہو سکتا کہ فحر [illegible] اور نبیذ میں [illegible] تعدیہ حکم خمر بہ نبیذ ہر گز ممنوع نہیں دیکھو مسلم الثبوت تو یہ کھلا کہ تثویب [illegible]
نوم غیر اختیاری ہی نہیں ہے اور توالی اختیاری میں امام محمد کا اجتہاد مستقل ہے امام محمد نے [illegible] معقول ہے ہاں وہ توالی اختیاری ہی میں حکم نوم غیر اختیاری
جاری فرمایا کہ تعدیہ تثویب الفجر بین الاذانین کو مستحسن قرار دیا تاخیر ہو یہ ملازمت و حاجت مشترک کہ منیۃ الحنفیہ ملا[۱۴۷] وقیاس تعدیہ ضروری نہیں
کہ نوع علت بھی فرع میں موجود [illegible] علت بھی فرع میں تعدیہ حکم کا [illegible] ہوگا [illegible] علت کرار کالم
نوم و غفلت غیر اختیاری کی نہیں بلکہ جاکثر الناس ہے تھا یا کہ احتمال عدم سماع بوجہ بعد منازل بھی مؤثر ہے سیدنا عثمان غنی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد سے دور بازار مدینہ طیبہ میں اذان ثالث کہ یہی غفلت ناس از اذان ہے کا اعتبار فرمایا اور مجتہدین نے
اتفاق کیا فقہائے تابعین رحمہم اللہ نے زیادہ ایجاد اذان جوق کر کے تثویب فی الفجر ہے متوارث ہوئی اور متقدمین و متاخرین
کے لئے بھی اس کو بدعت ضلالت نہ بتایا پس سنت متوارثہ امت نے استحسان متاخرین مشائخ حنفیہ کو [illegible]
اور لا تثوب فی شیء من الصلوات و تکبیر فاروق وابن فاروق و مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا حکم قبل التسمیۃ [illegible]
فتویٰ اور مجتہدین سکوت و اتفاق متوارثہ سنت کردی اور مشائخ حنفیہ کا الصلوٰۃ
تثویب متاخرین کا اشتغال بہتر ہے تتبع کیجئے تو بکثرت ملیں گے تغیر حال وعرف سے تغیر احکام کا کثرت سے ہے
امام الائمہ ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قبول نکاح عامہ میں [illegible] فتح القدیر میں منتقض فرمائی کہ یہ اختلاف
زمانے کا ہے تغیر احوال سے یوہیں تعلیم قرآن وغیرہ و امامت و اذان پر اخذ اجرت کا اتفاق الائمہ و ائمہ مذہب مشائخ نے اسی تغیر احوال کو

---

(۱۴۳) [illegible] وجوب الحکم [illegible]
(۱۴۴) فتح الغفار شرح منار ابن نجیم ذی شرح الشریعۃ عبارۃ مما یضاف الیہ وجوب الحکم ای ثبوتہ ابتداءً ۱۲
(۱۴۵) نور الانوار ابتداءً ای بلا واسطۃ احترازاً عن السبب والعلامۃ وعلۃ العلۃ وبعم العلل المنصوصۃ کالبیع والنکاح والعلل المستنبطۃ بالاجتہاد ۱۲
(۱۴۶) تنقیح توضیح امام صدر الشریعۃ المناسب عندنا ان یثبت بنص او اجماع اعتبار نوعہ او جنسہ فی نوعہ او جنسہ ای نوع الوصف او جنسہ فی نوع الحکم
او جنسہ فالمراد بالجنس ہہنا الجنس القریب کالسکر فی الاشربۃ اذ انظیر اعتبار النوع فی النوع و کقولہ علیہ السلام ارایت لو تمضمضت الحدیث نظیر
اعتبار الجنس فی النوع فان للجنس موجود وادخال شیء اعتبار او عدم فساد الصوم ۱۲
(۱۴۷) کما نبیذ للخمر فی الشدۃ المطربۃ وہی بعینہا فیہما ولو اختلفت قوۃ وضعفاً ۱۲

ہمارے عرف کی جواز [illegible] استیجار [illegible] اصل [illegible] تعلیم [illegible]

[illegible] تعلیم قرآن [illegible] فوت [illegible]

اشاعت قرآن کی حفاظت [illegible] ہوتی ہے ویسی ہی [illegible] بعض مشائخ [illegible] ہے ردالمحتار کتاب الاجارہ میں ہے ہمارے

جن متاخرین مشائخ نے جواز استیجار بر تعلیم قرآن وغیرہ کا فتوی دیا وہ بھی [illegible] مذہب امام و صاحبین کے خلاف گئے ہیں اور

بیک زبان یہ علت الضرورۃ یعنی خوف ضیاع قرآن بیان کرتے ہیں اور باب الوتر [illegible] مسئلہ [illegible] علی [illegible] 150

[illegible] اس مسئلہ میں متاخرین نے علماء مذہب کے خلاف علت مذکورہ (فساد بیت المال) کی وجہ سے فتوی دیا جیسا کہ اسکی نظیر مسئلہ

الاستیجار علی تعلیم القرآن [illegible] خلاف خوف ضیاع قرآن فتوی دیا اور [illegible] اور نظائر بھی ہیں

[illegible] امام محمد سے یہاں غلطی ہوئی اور [illegible] یہ کہ جب صحابہ [illegible] مستحق [illegible]

کوئی لازمی امر [illegible] تعداد [illegible] ہو سکتے ہیں [illegible] ترتیب کا [illegible] قاعدہ [illegible] مگر [illegible]

[illegible]

151 اب [illegible] ترتیب [illegible] اولی [illegible] اور [illegible] مسئلہ [illegible] ہدایہ میں فرمایا

152 [illegible] مسئلہ [illegible] تعالی [illegible] ابو یوسف [illegible] اور [illegible]

[illegible]

[illegible] ابو یوسف [illegible] الفارق [illegible] اجتہاد [illegible] جماعت [illegible] خلفاء کے استحقاق امامت

[illegible] صحابہ [illegible] امت مسلمہ [illegible] ابو یوسف [illegible]

[illegible] ابو یوسف [illegible] قرآن [illegible] موجود [illegible]

[illegible] امام محمد [illegible] سرزد ہوئی ہو

امام محمد [illegible] امام ابو یوسف [illegible] ترتیب [illegible] ابو حنیفہ [illegible] تو [illegible]

[illegible] استعمال [illegible] اطلاق [illegible]

امام ابو یوسف [illegible] مسئلہ بیان فرمایا [illegible] باب المغنم [illegible] القسمۃ [illegible] 153

مستقل [illegible] اقامت [illegible] الاطلاق [illegible] موجود [illegible]

[illegible]

---

(۱۴۸) ہدایہ [illegible] الاستیجار علی تعلیم القرآن [illegible] الاستیجار [illegible] القرآن [illegible]

(۱۴۹) ردالمحتار [illegible] الاستیجار [illegible] الامام [illegible]

[illegible] القرآن [illegible]

(۱۵۰) ردالمحتار باب الوتر [illegible] المذہب [illegible]

[illegible] المذہب [illegible] الاستیجار علی تعلیم القرآن [illegible] ضیاع القرآن [illegible]

[illegible]

(۱۵۱) ہدایہ [illegible]

(۱۵۲) [illegible] ابو یوسف [illegible]

اسی میں ثبوت مقاومت کی تحریر ابطال ہے کوئی دلیل ثابت نہیں ہے متعدد میں ہیں اور سبب سے بدعت ہی ہیں [illegible]
یعنی مقام کی نہیں بنایۂ باب مالفسد الصلوۃ میں فرمایا یہ استدلال بالنفی ہے اور وہ باطل ہے کیونکہ وہ کراہت کا حکم شرعی ہے اور اس کیلئے خطاب شرعی درکار اور صیغۂ یا استقلالاً یا کسی طرح خطاب نفوری حکم کراہت کی ثابت ہو گا [illegible]
~~[illegible]~~ ہوتا متفرع علی الاطلاق کما صرح به فی الاصداد کمال الدین ابن الہمام فتح القدیر میں دوگانہ عمل قول مذہب اور ابن امیر حاج شرح منیہ کا قول یہ بینا نہ محض بدعت ہی دوگانہ حقیر ہے کسی کو نہ کیا [illegible] تو ثابت شد
نو ہے کراہت کا ثبوت نہیں جیسا کوئی اور دلیل دلالت کرے پس امام کا قول کراہ [illegible] سائر الصلوات تحریمۃ علوم [illegible]

اب یہ بھی مسئلہ قطعی ہے کہ قدیماً و حدیثاً متاخرین حنفیہ کے نزدیک بالاتفاق تثویب کیلئے کوئی جملہ وکلمہ معین نہیں بنایہ [illegible]
[illegible] الصلوۃ علی الفلاح کا مثنی ہونا مشروط نہیں[160] ہدایہ میں ہے تثویب حسب رواج ہوتی ہے[159] پھر بنایہ میں ہے تثویب
عرف کے مطابق حاصل ہوتی ہے فانہ منوط بعرف اہل بلدہ کی تثویب وہ جو متعددان شہ مقرر کریں تو وہ یہ ہی ہے تثویب [illegible] وہ
جو مقرر کریں یہ مگر صاف کر[162] کی آواز تنحنح یا الصلوۃ الصلوۃ یا قامت قامت ہے کہ تثویب اعلام میں مبالغہ [illegible]
اور اعلام میں مبالغہ عرف کے مطابق ہوتی ہے شامی ہے [illegible] بنایہ قول صحیح در مختار میں ہے تثویب حسب عرف ہوتا ہے [illegible]
اگرچہ کسی جدید شی کے ذریعے ہو جیسا کہ بحر الرائق میں ہے[163] شامی میں تھا اگر [illegible] خلاف کوئی اور نیا اعلام نکالیں تو وہ جائز ہے
مدائع میں ہے تثویب ہر شہر کی وہ جسکی عادت کرلیں تنحنح (گلا صاف کرنا کی آواز) یا قول بلفظ الصلوۃ الصلوۃ یا قامت قامت یا
[illegible] کہ تثویب اعلام ہے اور اعلام ہر ایک عرفی طریق ہے فرق تثویب کیلئے کسی قوم وقدیم
فقہ کی مستند کتاب میں مشائخ متقدمین و متاخرین سے کسی نے الفاظ کو معین و مخصوص نہ فرمایا بلکہ اہل عرف کو ان کے مقرر کرنے کا
مجاز بنایا حتی کہ تنحنح جو اعلام کیلئے ہرگز موضوع نہیں اگر اہل عرف تثویب اعلام [illegible] اختیار کرلیں تو وہ بھی درست تو یہ بتایا
کہ تثویب میں ایسے ہی الفاظ درست ہوسکتے ہیں جو دال علی الاعلام والدعوۃ ہوں الصلوۃ والسلام علیک یا رسول الله [illegible] و
مقصود تثویب کے قریب بھی نہیں کیونکہ مقصود ایسا نہیں ہے تثویب کیلئے وہ الفاظ ہوں جو عرفی اعلام پر دال ہوں
[illegible] یہاں مشروط نہیں کیا نہ دیکھا کہ تنحنح لغۃ آواز نکلنا عرفا اعلام بھی [illegible] درست ٹھہرا پس معمول عرفی [illegible]
[illegible] الصلوۃ والسلام [illegible] ہوتا ہے تو [illegible] تثویب بھی درست ہوگی تثویب عبادت مقصودہ [illegible]
[illegible] طہارت لباس و مکان و ستر عورت مقدمات [illegible] اور [illegible] مقصود بالذات نہ اس کی [illegible]
[illegible] بالنیت [illegible] صحیح ودرست پس تثویب بھی الا نیت [illegible]
صلاۃ وسلام کیا یہ کیوں نہ صحیح ہوگی غیر عبادت غیر مقصودہ بالذات ~~[illegible] عبادت~~ دوسری عبادت کی صورت میں بھی درست صحیح
[illegible] عبادت [illegible] پس صحیح پس تثویب کا ادغام عبادت صلاۃ وسلام میں درست جب اہل عرف اس کو تثویب کا
افادہ [illegible] ~~[illegible]~~ صلاۃ وسلام کا ایسے عام مجازی معنی [illegible] استعمال جو [illegible] صلاۃ وسلام
[illegible] اسلام دونوں کا معنا اخذ [illegible] الحنفیہ قطعاً صحیح ودرست [illegible] اذان ذکر اور محل اعلام
مشروع صلاۃ وسلام اگر [illegible] نہیں تو [illegible] کیا اذان شرعی
اطلاق [illegible] مقصود اور اس کا نام اذان نہیں اگرچہ اور [illegible] تو [illegible] اعلام میں مستعمل ہوا۔

(۱۵۶) بنایہ باب مالفسد الصلوۃ ہذا استدلال بالنفی وہو باطل ۱۲
(۱۵۷) ثم الثابت بعد ذلک ہو نفی المشروعیۃ اما ثبوت الکراہۃ فلا الا بدلیل آخر ۱۲ فتح القدیر
(۱۵۸) لم یشترط احد من ذلک اللفظ الذی ہی علی الصلوۃ [illegible] ۱۲ [illegible]

[illegible]

[illegible] میں [illegible] نہر الفائق علامہ عمر ابن نجیم متوفی [illegible] [illegible]

[illegible] میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صدوث [illegible] سلطان عادل غازی صلاح الدین ایوبی کے زمانہ میں ہوئی

[illegible] تاریخ الخلفاء سیوطی میں سنہ ۵۸۹ھ میں سلطان صلاح الدین نے وفات پائی یعنی سنہ ۵۸۹ھ میں

[illegible] میں لکھا ہے کہ سلطان ملک ناصر صلاح الدین یوسف بن ایوب نے ۱۷ صفر ۵۸۹ھ میں دمشق میں وفات پائی تو گویا

[illegible] سے سلطان [illegible] تک [illegible] جن میں جیسے صدر شہید و برہان الدین و فخر الدین وغیرہم ائمہ اجتہاد تھا یا

اور [illegible] امام ابوالبرکات نسفی و امام صدر الشریعہ و کمال الدین ابن الہمام وغیرہم اکابر فقہاء وارباب نظر و اجتہاد [illegible]

[illegible] السلام بحکم سلطان اسلام عادل و غازی جاری ہوئی اور [illegible] نے دیگر اختلاف کو قطع کر دیا

تو اجماع [illegible] صحت [illegible] ہوگیا یہ ہی معنی ہیں حدیث صحیح مرفوع ما راٰہ المومنون حسنا فھو عند اللہ حسن [illegible] محمد [illegible]

صاحب درمختار نے سیوطی کی حسن المحاضرہ سے نقل کیا ہے کہ [illegible] ربیع الاول [illegible] عن [illegible] در سنہ [illegible] حادث ہوئی

[illegible] میں حادث ہوئی اسکا کچھ ذکر [illegible] سیوطی متوفی سنہ ۹۱۱ھ نے [illegible] کسی خاص واقعہ [illegible] اشارہ کیا ہو

[illegible] سلطان غازی صلاح الدین ایوبی سے کچھ نسبت نہیں مگر [illegible] کی نظر [illegible] اس [illegible]

[illegible] سلطان غازی کا انتقال سنہ ۵۸۹ھ میں ہو چکا تھا سیوطی اول [illegible] واقعہ بیان کر رہے ہیں اس [illegible] سے کہ [illegible]

[illegible] حنفیہ ابو حنیفہ [illegible] اور شروح و متون فقہ [illegible] کمال الدین [illegible]

متوفی [illegible]ھ کمال الدین ابن الہمام مصنف فتح القدیر متوفی سنہ ۸۶۱ھ ابراہیم بن محمد حلبی صاحب ملتقی الابحر و غنیۃ المستملی متوفی

سنہ ۹۵۶ھ زین ابن نجیم مصری صاحب بحر الرائق متوفی سنہ ۹۷۰ھ محمد آفندی برکلی صاحب الطریقۃ المحمدیۃ متوفی سنہ ۹۸۱ھ

عبد الغنی بن اسمعیل نابلسی صاحب [illegible] شرح طریقہ محمدیہ متوفی [illegible] و علی قاری متوفی سنہ ۱۰۱۴ھ و الشیخ حسن شرنبلالی

صاحب نور الایضاح و مراقی الفلاح [illegible] کسی نے بھی نہیں لکھا کہ سنہ ۵۸۱ھ میں سلطان صلاح الدین نے یہ احداث کیا اور نہ اس پر

رد کیا اور بدعت ضلالہ بتایا فالحمد للہ [illegible] سلطان [illegible] وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ [illegible] محمد و آلہ و اصحابہ [illegible]

اجمعین الیٰ یوم الدین برحمتک یا ارحم الراحمین اللہم تقبل منا ہذہ الاوراق وارزقنا محبۃ حبیبک [illegible] یوم التلاق [illegible]

بجاہ [illegible] محمد المصطفیٰ نبی الرحمۃ شفیع الامۃ [illegible] علیہ صلوٰۃ و سلاماً دائماً ابداً

مفتی ابو سعود [illegible]

(۱۶۹ و ۱۷۰ و ۱۷۱) [illegible] نہر الفائق ابن نجیم [illegible] درمختار [illegible] ابتداء [illegible] صلاح الدین بن [illegible] ایوب [illegible]

(۱۷۲) تاریخ الخلفاء سیوطی [illegible] سنہ تسع و ثمانین [illegible] صلاح الدین [illegible]

(۱۷۳) [illegible] سلطان الملک الناصر صلاح الدین یوسف بن ایوب توفی فی ۱۷ صفر سنہ ۵۸۹ھ دمشق [illegible] الکثیرۃ [illegible]